377

خطباتِ نبوی

مرتبہ
مولانا محمد ادریس طوروی

Marfat.com

19139

DATA ENTERED

ناشر

ادبستان۔ بیرون موچی دروازہ۔ لاہور

ستمبر ۱۹۴۶

قیمت دو۲ روپے

DATA ENTERED

خطابت

خطابت انسان کے ان مخصوص اوصاف میں سے ایک صفت ہے، جس کی بدولت وہ اپنے مافی الضمیر کو اچھے پیرائے میں ظاہر کر کے سامعین کے دلوں پر فتح پاتا اور اُن کی سوئی ہوئی طاقتوں کو بیدار کر کے دُنیا میں عظیم الشان انقلابات برپا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ تاریخ عالم میں کوئی داعیٔ مذہب اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے فصاحت و بلاغت کے بیش بہا جوہر سے نوازا نہ ہو، اور اسی لئے جب خداوند ذوالجلال والاکرام نے کوہ طور پر حضرت موسیٰؑ کو پیغمبری عطا کی، اور حکم دیا کہ ملک مصر میں جا کر وہاں کے مغرور اور بر خود غلط بادشاہ کو ہمارے احکام سُنا دو۔ تو اُن کو اپنی تتلاہٹ کا احساس ہوا، اور یہ دُعا مانگی:۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ

میرے پروردگار، میرا سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے

Marfat.com

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ تاکہ وہ لوگ میری بات کو سمجھ لیں ۝

آپ کی یہ دُعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی، اور ارشاد ہوا :۔

لَقَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يَا مُوْسٰى ۝ اے موسٰی تیری درخواست منظور ہوئی ۝

چنانچہ موسیٰؑ فرعون کے دربار میں پہونچے اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں لگ گئے کہا جاتا ہے کہ عام گفتگو میں ان کی زبان میں بعد میں بھی لکنت پائی جاتی تھی لیکن جب خطبہ دینے لگتے، یا بحث شروع کردیتے، تو دریا کی طرح رواں چلتے تھے ۝

آنحضرتؐ کی فصاحت

ہمارے آقائے نامدار جس زمانہ میں مبعوث ہوئے، اُس وقت اہل عرب کو اپنی فصاحت پر بے حد ناز تھا۔ ہر ہر قبیلہ میں زبان آور شعراء اور آتش بیان خطباء موجود تھے۔ وہ لوگ اپنی محدود معلومات کی بناء پر اپنے سوا تمام دنیا کو عجم یعنے گونگے سمجھتے تھے، اس لئے اگر اُن کے سامنے وعظ وارشاد کی کوئی بات پیش کی جاتی، تو وہ معنوی لطافتوں کے علاوہ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی بے نظیر ہونی چاہئیے تھی۔ تاکہ اس کی شیرینی اور حلاوت دوست و دشمن، عالم و جاہل سب کو یکساں فریفتہ کرلیتی، یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصف کامل طور پر عطا ہوا تھا اور اس وقت کے بڑے بڑے مقرر آپ کی تقریر سُن کر دنگ رہ جاتے تھے چنانچہ آپنے بارہا اس امر کا اظہار فرماکر باری تعالےٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ کہ "میں فصیح ترین عرب ہوں" ۝

فصاحتِ قریش

یُوں تو عرب کا ہر ایک قبیلہ فصاحت و بلاغت کا

Marfat.com

مدّعی تھا. مگر قریش اور ہوازن کے دو قبیلے اس بارے میں نمایاں امتیاز حاصل کر چکے تھے، جن میں سے قریش خود آپ کا قبیلہ تھا، اور ہوازن کی ایک شاخ بنو سعد میں آپ نے پرورش پائی تھی، اور دونوں لہجوں کی خوبیاں آپ میں جمع تھیں، اس لئے ارشاد فرماتے ہیں :-

اَنَا اَفْصَحُكُمْ . اَنَا مِنْ قُرَيْشٍ وَ لِسَانِيْ لِسَانُ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ۔	میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں، کیونکہ قریشی ہوں۔ اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے ؛

روایات چونکہ احادیث کی اکثر روایتیں بالمعنے ہیں یعنی راوی ہمیشہ آنحضرتؐ کے اپنے الفاظ نقل نہیں کر سکے ہیں بلکہ جو کچھ سنتے تھے اس کا مفہوم یاد کر لیتے تھے، اور پھر اس مفہوم کو اپنے لفظوں میں روایت کر دیتے تھے۔ اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا، کہ جو الفاظ کتب احادیث میں منقول ہیں، وہی ہیں جو آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں، لیکن بایں ہمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر خطبے دستیاب ہوئے ہیں، اُن کے زور و اثر کو دیکھ کر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے، کہ یہ انسان کا کلام نہیں ہے ؛

دو قسمیں خطبات دو طرح پر دیئے جاتے ہیں مختصر اور طویل بعض لوگ ایک چھوٹی سی بات کو پھیلانا اور ایک ہی مطلب کو مختلف پیرایوں سے بیان کرنا فصاحت کی علامت اور خطیب کی قادر الکلامی کی نشانی سمجھتے ہیں، اور بعض لوگ اس کو بہتر جانتے ہیں، کہ خطبات کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔ ہر دور ملک میں ہر ایک زمانہ میں یہ دونوں طریقے جاری رہے ہیں۔ اس لئے قطعی طور پر

Marfat.com

یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، کہ ان دونوں میں سے کون سا طریقہ زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ طوالت اور اختصار کے مواقع جُداگانہ ہیں اگر تقریر میں کسی کی مخالفت مقصود ہو، یا عوام کے سامنے کسی اہم اور انوکھی تجویز کو پیش کرنا ہو، یا ایک پژمردہ اور دل برداشتہ جماعت کو کسی کٹھن کام پر آمادہ کرنا ہو یا بہت سی ضروری باتیں بیک وقت بیان کرنی ہوں، تو تطویل مفید ہوتی ہے، اور اگر کسی فوری اور اہم معاملہ پر انگیخت مقصود ہو، یا مقرر چاہتا ہو، کہ اس کے الفاظ سامعین کے ذہن میں جم کر رہ جائیں، اور سُننے والوں کے لئے قانون اور فرمان کا کام دیں، تو اختصار سے کام لینا مفید ہوتا ہے۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمات جامعہ کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے، چھوٹے سے فقرے میں بڑے بڑے مطالب کا ادا کرنا آپ کا معجزہ تھا، اس لئے آپ کے اکثر خطبات نہایت مختصر ہیں، کبھی کبھی ضرورت کے مطابق آپ نے لمبے اور طویل خطبے بھی ارشاد فرمائے ہیں، مگر افسوس ہے کہ ان میں سے خطبہ حجّتہ الوداع کے سوا کوئی خطبہ ہم تک نہیں پہنچ سکا، جس کی وجہ غالباً یہ ہے، کہ متعدّد سامعین کو آپ کی تقریر کے مختلف حصّے یاد رہ گئے، جو انہوں نے روایت کر کے ہم تک پہونچا دیئے۔ چنانچہ آگے چل کر معلوم ہو جائے گا، کہ سرکار دو عالم کے کئی ایک خطبے ایسے ہیں، جو باہم مل کر ایک مکمّل وعظ بن جاتے ہیں۔ ہیں نے ان کو باہم ملا دینے سے قصداً احتراز کیا ہے۔

آنحضرتؐ کا طرز بیان

آپ نہایت سادہ طریقہ پر خطبہ دیا کرتے تھے جب کبھی مسجد میں خطبہ دینے کھڑے ہوتے، تو دست مبارک میں عصا ہوتا تھا

Marfat.com

اور میدانِ جنگ میں کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جمعہ اور عیدین کے علاوہ خطبہ کے لئے کوئی مقرر وقت نہ تھا، جب ضرورت پیش آتی، آپ خطبہ دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔ فرش پر، منبر پر، اونٹ پر، بحالت سواری جہاں جیسا مناسب ہوا، آپ نے خطبہ دیا ہے۔

جوش دورانِ خطبہ میں جوش بیان کا یہ حال ہوتا تھا، کہ آنکھیں سُرخ اور آواز بلند ہو جاتی تھی۔ حاضرین کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ایسا موقعہ بھی پیش آیا ہے کہ ہاتھوں کو حرکت دینے سے پٹھوں کے چٹخنے کی آواز آنے لگی ہے، ایسے جوش کی حالت میں جسم مبارک دائیں بائیں جھومنے لگتا تھا۔ زیادہ جوش کی حالت میں اشارہ کرتے وقت کبھی مُٹھی بند کر لیتے تھے، اور کبھی کھول دیتے تھے، اس جوش کی حالت میں منبر شریف بھی ہل جاتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں کو اس کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو جاتا تھا۔ یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں، کہ جسم کی مناسب حرکت اور ہاتھ، گردن، آنکھوں اور سر کے اشاروں سے تقریر کا اثر دوبالا ہو جاتا ہے۔

انداز بیان اس قدر مؤثر تھا۔ کہ سخت سے سخت اشتعال انگیز اوقات میں آپ کے چند فقرے معاملہ کو رفع دفع کر دیتے تھے، اور لوگ ایسے خاموش اور تسلیم ہو جاتے تھے، گویا دُھکتے ہوئے انگارے تھے جن پر پانی ڈال دیا گیا۔ اوس و خزرج کی پُرانی عداوتیں اسی اعجاز کی بدولت محبت سے بدل گئیں اور وہ آپس میں شیر و شکر ہو کر رہنے لگے۔ اوس و خزرج ہی پر کیا موقوف ہے آپ کے معجزانہ انداز بیان نے عربستان کے خونخوار دشمنوں کو سگے بھائیوں کی طرح ملا دیا۔

خطبات چونکہ آپ پیغمبر تھے، ایک لاثانی شریعت کے مؤسس تھے فاتح

Marfat.com

تھے۔ واعظ تھے۔ امیر لشکر تھے۔ امام تھے۔ قاضی تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک حیثیت سے آپ کو خطبات دینے پڑتے تھے۔ اس لئے آپ کے خطبات کی تعداد بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ لیکن سیر و احادیث کی کتابوں میں بہت کم خطبے روایت ہوئے ہیں۔ اور ان میں بھی اس قدر اختلاف موجود ہیں کہ کسی ایک روایت پر بھی پورے خطبہ کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ہر ایک روایت میں جستہ جستہ فقرے ہیں، جو بغیر کسی خاص ترتیب کے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور اکثر خطبوں میں موقع اور محل کی تعین بھی مذکور نہیں ہے جس کی مدد سے اس خطبہ کا صحیح نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ ہم مصنف "جمہرۃ خطب العرب" کے ممنون ہیں، جنہوں نے بڑی کوشش کر کے ایک حد تک خطباتِ نبویہ کو جمع کر دیا ہے اور کہیں کہیں ان کے موقع و محل کی تعیین بھی کر دی ہے۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں، جو ایک خاص موقعہ پر کسی خاص غرض کو پیش نظر رکھ کر کہی جاتی ہیں۔ اگر اس موقعہ کا علم نہ ہو، تو چاہے وہ باتیں اپنے اندر کتنی ہی سچائی رکھتی ہوں، سننے والوں کے دلوں میں وہ اثر پیدا نہیں کر سکتیں، جو صحیح حالات کے معلوم ہو جانے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

اب ہم آپ کے وہ معجزنما خطبے پیش کرتے ہیں، جنہوں نے مشرکوں کو موحّد، بدویوں کو مجسمۂ اخلاق، اور اُمّیوں کو فلسفہ آموز بنا دیا تھا، اور جن کے متعلق غیر مسلم بھی کہتے تھے، کہ ہم نے شاعروں کے بہترین قصیدے اور کاہنوں کی مقفیٰ اور مسجع عبارتیں سُنی ہیں، مگر یہ تو چیز ہی اور ہے۔

خُطبات

(۱)

نبوت کے ابتدائی زمانہ میں تین سال تک آنحضرتؐ فریضہ تبلیغ نہایت رازداری کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ کیونکہ مکہ بُت پرستی کا مرکز تھا۔ اور وہاں کے باشندے مشرک تھے، ان کے لئے توحید کا مسئلہ نہایت پیچیدہ اور دقیق بن گیا تھا۔ اس لئے وہ آپ کی آواز سننے کے لئے تیار نہیں تھے چنانچہ تین سال تک آپ کی تعلیم صرف اس طبقہ تک محدود تھی، جن کے دل کفر و شرک کی آلائشوں سے پاک تھے۔ لیکن جب یہ حکم نازل ہوا:۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو خدا سے ڈرائیں۔

تو آپ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا "وَاصَبَاحَاهُ" (یہ وُہ نعرہ ہے، جو عرب میں صرف اُس وقت بلند کیا جاتا ہے، جب کوئی قبیلہ کسی دوسرے قبیلہ پر ڈاکہ زنی کے لئے ٹوٹ پڑا ہو۔) یہ آواز سُن کر قریش سب چونک پڑے اور تھوڑی دیر میں آپ کے گرد جمع ہو گئے، جو لوگ خود نہ آسکے اُنہوں نے بھی تفتیشِ حال کے لئے کسی کو بھیج دیا، آپ نے ان سب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

Marfat.com

اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ خَیْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَکُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ ۔

بتاؤ! اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے ایک لشکر آرہا ہے تو تم کو یقین آئے گا؟

سب نے جواب دیا :۔

نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَیْكَ اِلَّا صِدْقًا ۔

ہاں ۔ کیونکہ ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا پایا ہے ؛

تب آپ نے فرمایا :۔

فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۔

تو میں تم کو ایک آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں ۔

یہ سن کر آپ کے چچا ابولہب نے برہم ہو کر کہا :۔

تَبًّا لَّکَ ۔ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ؟

تجھ پر ہلاکت ہو ۔ کیا ہم سب کو صرف اس لئے جمع کیا تھا ؟

اس کے بعد مجمع منتشر ہو گیا ۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو باتیں بناتے ہوئے چلے گئے ؛

اگرچہ ابولہب کی ناشائستگی نے اس خطبہ کو پورا کرنے کا موقع نہیں دیا ، تاہم ان دو فقروں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ پیرایۂ بیان نہایت مؤثر تھا ۔ اور اگر وہ لوگ باپ دادا کی اندھی تقلید میں گرفتار نہ ہوتے ، تو یہی ایک جملہ ان کو اسلام کے آغوش میں لانے کے لئے کافی تھا ۔ کیونکہ انہوں نے اسی جگہ آپ کے سچے ہونے کا اقرار کیا تھا اور یہ بات

قیاس سے بعید ہے، کہ جو شخص انسانوں سے جھوٹ نہ بولے، وُہ خدا پر جھوٹ باندھے۔

Marfat.com

(۲)

جب یہ آیت اُتری۔ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝ اپنے قریبی رشتہ داروں کو خدا کے عذاب سے ڈراؤ، تو آپ نے ایک دعوت کا انتظام کیا، اور اس میں اپنے رشتہ داروں کو بُلا کر کھانا کھلایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور مہمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ۔ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ۔ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ۝	اے قریش کے لوگو! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ میں خدا کے سامنے تمہیں کوئی نفع نقصان نہیں پہونچا سکتا۔
یَا مَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ۔ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ۝	اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیونکہ میں خدا کے سامنے تم کو کسی قسم کا نفع نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

Marfat.com

يَا مَعْشَرَ بَنِيْ قُصَيٍّ۔ اَنْقِذُوْا مِنَ النَّارِ۔ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۔

اے قصی کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ کیونکہ میں تم کو نفع نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۔

اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے نفسوں کو آگ سے چھڑاؤ۔ کیونکہ میرا رشتہ تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ۔ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا۔ اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَ سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا ۔

(ترمذی کتاب التفسیر)

اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ! دوزخ سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرو، کیونکہ میرا رشتہ تجھ کو خدا کے ہاں مفید ثابت نہیں ہوسکتا۔ ہاں دُنیا میں تو میری رشتہ دار ہے اور میں اس کا حق ادا کرتا رہوں گا۔

(۳)

اس کے بعد دُوسرے موقع پر آپ نے مکہ معظمہ میں قریش کے سامنے یہ خطبہ دیا ہے جس میں موت کی یاد دلا کر ان کو احکام خداوندی کے سامنے جُھک جانے کی تلقین کی ہے اور حیات بعد الممات کا مسئلہ جو اُن کے اعتقاد میں بالکل ناممکن اور محالات میں سے تھا۔ اِس خُوبی سے سمجھایا ہے جس کے سامنے فلاسفہ کی ساری مُوشگافیاں دھری رہ گئی ہیں۔ حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا:۔

إِنَّ الرَّائِدَ لَا يَكْذِبُ	قافلے کا چارہ جُو اپنے ساتھیوں کو جھوٹی
أَهْلَهُ۔ وَاللّٰهِ لَوْ كَذَبْتُ	خبر کبھی نہیں دیتا۔ خدا کی قسم۔ اگر میں سب لوگوں
النَّاسَ جَمِيْعًا مَا كَذَبْتُكُمْ	سے جھوٹ کہنے پر تیار ہو جاتا تب بھی تم سے
وَلَوْ غَرَرْتُ النَّاسَ جَمِيْعًا	خلاف واقعہ بات نہ کرتا۔ اور اگر سب لوگوں کو دھوکہ
مَا غَرَرْتُكُمْ۔ وَاللّٰهِ الَّذِيْ	دینے پر آمادہ بھی ہوتا۔ تو تم کو ہرگز دھوکہ نہ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ	دیتا۔ اس خدا کی قسم جو وحدہٗ لاشریک ہے
إِلَيْكُمْ خَاصَّةً، وَإِلَى النَّاسِ	کہ میں تمہاری طرف خصوصاً اور باقی تمام لوگوں کی طرف

Marfat.com

كَافَّةً وَاللّٰهِ لَتَمُوْتُنَّ كَمَا تَنَامُوْنَ وَلَتُبْعَثُنَّ كَمَا تَسْتَيْقِظُوْنَ وَلَتُحَاسَبُنَّ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ وَلَتُجْزَوُنَّ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَبِالسُّوْٓءِ سُوْٓءً ۔ وَاِنَّهَا لَجَنَّةٌ اَبَدًا اَوْ لَنَارٌ اَبَدًا ۔

پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ بخدا تم کو ضرور ایک دن مرجانا ہے بالکل اس طرح جیسا کہ روز سوتے ہو اور پھر بلاشبہ زندہ ہونا ہے جیسا کہ روز خواب سے بیدار ہوتے ہو۔ اور تمہارے اعمال کا ضرور محاسبہ ہوگا نیکی کا بدلہ نیکی اور برائی کا بدلہ برائی مل کر رہے گا اس وقت یا ہمیشہ کے لئے جنت ملے گی یا ابدی جہنم ۔

(جمہرۃ الخطب صفحہ ۵)

موت کے بعد زندہ ہونے کا مسئلہ کافی حد تک پیچیدہ ہے۔ اور انسان نے ہر ہر زمانے میں اس بارے میں ٹھوکریں کھائی ہیں، عرب کا ایک پرانا شاعر بدمست ہو کر کہتا ہے :-

حَیٰوۃٌ ثُمَّ مَوْتٌ ثُمَّ بَعْثٌ، حَدِیْثُ خُرَافَۃٍ یَا اُمَّ عَمْرٍو

زندگی کے بعد موت اور پھر دوبارہ زندگی! اے اُم عمرو! یہ واہی تباہی باتیں ہیں؟

آنحضرت ؐ نے خواب اور بیداری کی مثال دے کر اس مسئلے کو ایسا واضح کر دیا ہے، کہ ایک گنوار اور ایک فلسفی اس کو یکساں طور پر سمجھ سکتے ہیں ۔

Marfat.com

خُطباتِ جُمعہ

جمعہ کے دن آپ جو خطبہ دیا کرتے تھے وُہ عمُوماً تعلیم وارشاد ہدایت وتلقین تہذیب وتزکیہ عذاب قبر، جزا وسزا، اور توحید وتنزیہ صفات کے مضامین پر مشتمل ہوتا تھا کبھی کبھی حالات حاضرہ پر روشنی ڈال کر اس کے مناسب ہدایات دیتے تھے جمعہ کی نماز کا کوئی مقرر خطبہ نہیں تھا۔ اور نہ خطبہ ایسی چیز ہے جسے زبانی یاد کر لیا جائے اور موقعہ ومحل کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے سُنا دیا جائے۔

(۴)

مدینہ میں پہلا جمعہ جب کفار مکہ نے آپ کو بہت ستایا، اور آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس وقت انتشار خیالات کا یہ عالم تھا کہ ہر گلی اور ہر کوچہ میں مدینہ اور انصار کے مستقبل کے متعلق چہ میگوئیاں اور قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں۔ کوئی کہتا تھا کہ انہوں نے چند بے نوا مسلمانوں کو جگہ دے کر قریش کی دشمنی مول لی ہے۔ کسی کی رائے تھی، کہ ان چند آدمیوں کو پناہ دینا تمام قبائل عرب کی آتش غضب کو بھڑکانا ہے۔ بعض کہتے تھے، کہ ان چند ملک بدر بے نان ونفقہ لوگوں کو بسیرا دینا یہودیوں کی سرمایہ دار اور پُر طاقت جماعت سے اعلان جنگ کرنا ہے۔ غرض جتنے مُنہ اتنی باتیں۔ انصار بھی آخر بشر تھے۔ ان کو تو اندیشوں کی نکتہ چینیوں سے کچھ نہ کچھ متاثر ہوتے ہوں گے۔ اس لئے آپ نے جمعہ کے دن جو خطبہ دیا۔ اس میں ان کو تسلی دی، کہ لوگوں کی خیالی باتوں اور سوقیانہ خیال آرائیوں سے دلوں کو پریشان نہ کرو۔ بلکہ نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے کام

Marfat.com

کرتے رہو۔ کیونکہ جو شخص لوگوں کو چھوڑ کر اُن کی شرارتوں اور مفسدہ پردازیوں سے یکسو ہوا، اور یادِ الٰہی میں منہمک ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہر ہر معاملے میں اس کی امداد کرے گا، اور اس کی جان، اس کے مال اور اُس کی آبرو پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ آپ نے فرمایا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَ	تعریف خدا کی ہے، میں اس کی تعریف کرتا
اَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ	ہوں۔ اس سے مدد، مغفرت اور ہدایت
وَاَسْتَھْدِیْہِ۔ وَاُوْمِنُ	طلب کرتا ہوں۔ میرا اس پر ایمان ہے
بِہٖ وَلَا اَکْفُرُہٗ۔ وَاُعَادِیْ	میں اس کے کسی حکم کا انکار نہیں کرتا اور
مَنْ یَّکْفُرُہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ	انکار کرنے والوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہوں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا	میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود
شَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ	نہیں، وہی تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں،
وَرَسُوْلُہٗ۔ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی	اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کا بندہ
وَالنُّوْرِ وَالْمَوْعِظَۃِ عَلٰی	اور رسول ہے جس کو خدا نے ہدایت نور اور
فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَقِلَّۃٍ	موعظت دیکر ایسے زمانہ میں بھیجا کہ بعثت
مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَۃٍ مِّنَ	انبیاء کا سلسلہ ایک مدت سے منقطع ہو
النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ	چکا تھا۔ علم کی روشنی دھیمی پڑ گئی تھی،
وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ وَقُرْبٍ	گمراہی کا بازار گرم تھا۔ یہ نظامِ عالم برہم
مِّنَ الْاَجَلِ۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ	ہوا چاہتا تھا۔ قیامت آ گئی تھی۔ اور ہر شخص کا
وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ	فرشتۂ اجل اس کے سر پر منڈلا رہا تھا۔ پس جس نے خدا

Marfat.com

يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا ۝

اور اس کے بھیجے ہوئے رسول کی اطاعت کی اُس نے ہدایت پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہی اور کوتاہ اندیشی میں گھر گیا اور راہ راست سے بھٹک کر دور جا پڑا۔

اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ۔ فَاِنَّهٗ خَيْرُ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ اَنْ يَّحُضَّهٗ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ نَّفْسِهٖ۔ وَلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ نَصِيْحَةً وَّلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرًا ۝

میں تم کو خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بس یہی عمدہ وصیت کر سکتا ہے کہ اسے ذخیرہ عقبےٰ فراہم کرنے کی تلقین کرے۔ اور خدا سے ڈرتے رہنے کا حکم دے۔ پس خدا سے ڈرو۔ جیسا کہ اس نے خود اپنی ذات سے تم کو ڈرنے کا حکم دیا ہے، اس سے بہتر کوئی نصیحت نہیں۔ اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی وعظ۔

وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ عَلٰى وَجَلٍ وَّمَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ عَوْنُ صِدْقٍ عَلٰى مَا تَبْغُوْنَ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّصْلِحِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ اَمْرِهٖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ

اور یاد رکھو کہ خشیت الٰہی کی بدولت متقی بن کر رہنا اخروی نعمتوں کو حاصل کرنے میں معاون ہے اور جو شخص اپنا معاملہ صدق دل سے خدا کے ساتھ درست کرے۔ تو وہ دنیا میں نیک نام ہوگا۔ اور آخرت کی اس سخت گھڑی میں مالا مال ہوگا۔ جبکہ ہر شخص کو اپنے اعمال کی بے حد ضرورت

لَا يَنْوِيْ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَ
اللّٰهِ۔ يَكُنْ لَهٗ ذِكْرًا فِيْ
عَاجِلِ اَمْرِهٖ وَذُخْرًا فِيْمَا
بَعْدَ الْمَوْتِ حِيْنَ يَفْتَقِرُ
الْمَرْءُ اِلٰى مَا قَدَّمَ وَمَا
كَانَ مِنْ سِوٰى ذٰلِكَ يَوَدُّ
لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا
بَعِيْدًا۔ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۞

ہو گی۔ اور اس کے سوا جس قسم کے
بھی (برے یا بھلے) اعمال ہوں گے
تو اُن کی مضرتوں کو دیکھ کر تمنا
کرے گا۔ کہ کاش۔ یہ اعمال مجھ سے
بہت دُور فاصلے پر پڑے ہوتے
اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات
سے ڈراتا ہے۔ اور وہ اپنے
بندوں پر بے حد مہربان
ہے ۞

وَالَّذِيْ صَدَقَ قَوْلَهٗ۔ وَ
اَنْجَزَ وَعْدَهٗ۔ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ
فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ۔ مَا
يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا
اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِكُمْ وَ
اٰجِلِهٖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ
فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ
اَجْرًا۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ

قسم ہے اُس ذات کی۔ جس کی
بات سچی اور وعدہ پورا ہو کر رہتا
ہے۔ کہ یہ بات اٹل ہے کیونکہ
خود اس کا ارشاد ہے کہ میرے حضور بات
نہیں بدلی جاتی۔ اور نہ میں بندوں پر کچھ
بھی ظلم کرنے والا ہوں۔ پس تم اپنے دنیوی
اور اُخروی معاملات میں ظاہر و باطن میں
اللہ کی ناراضگی سے بچو۔ کیونکہ جو خدا کے غضب سے
ڈرتا ہے خدا اس کے گناہ معاف کرتا ہے اور
اس کو بڑھا کر اجر دیتا ہے اور جو کوئی خدا سے ڈرا

Marfat.com

فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۔ وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰہِ یُوَقِّیْ مَقْتَہٗ، وَیُوَقِّیْ عُقُوْبَتَہٗ وَیُوَقِّیْ سُخْطَہٗ وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ یُبَیِّضُ الْوُجُوْہَ ۔ وَیُرْضِی الرَّبَّ وَیَرْفَعُ الدَّرَجَۃَ ؞	وہ پُورا پُورا کامیاب ہُوا ۔ اور یاد رکھو کہ خدا کا خوف انسان کو اس کی خفگی، عذاب اور ناراضگی سے بچاتا ہے ۔ پرہیزگاری چہرہ کو روشن اور چمکدار بنا دیتی ہے، اللہ عزّوجل کو خوش اور مراتب کو بلند کرتی ہے ؞
خُذُوْا بِحَظِّکُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَقَدْ عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ کِتَابَہٗ ۔ وَ نَھَجَ لَکُمْ سَبِیْلَہٗ ۔ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَیَعْلَمَ الْکَاذِبِیْنَ ۔ فَاَحْسِنُوْا کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ۔ وَعَادُوْا اَعْدَاءَہٗ ۔ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَسَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ ۔ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؞	احکام الٰہی پر عمل پیرا ہو کر اپنا اپنا نصیب حاصل کر لو، اور اس کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرو ۔ جب کہ اُس نے تمہیں اپنی کتاب کے ذریعے تعلیم دے کر رستہ صاف کر دیا ہے تاکہ وہ پُوری طرح راستبازوں اور دروغ گو لوگوں کو جان لے پس تم بھی احسان کرو، جیسا کہ خدا نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے ۔ اور اُس کے دشمنوں سے دشمنی کرو ۔ اور اس کی راہ میں ایسا جہاد کرو، کہ حق ادا ہو جائے ۔ اسی نے تم کو برگزیدہ بنایا ہے اور تم کو مُسلم کا خطاب دیا ہے ۔ تاکہ جو ہلاک ہوتا ہے وہ کھُلی دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ ہوتا ہے وہ کھُلی دلیل سے زندہ رہے اور قوّت و طاقت تو صرف خدا کے پاس ہے ؞

فَاذْكُرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ وَاعْمَلُوا لِمَا بَعْدَ الْيَوْمِ۔ فَإِنَّهُ مَنْ يُصْلِحْ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ ۝	پس بکثرت اللہ کا ذکر کرو اور کل کے لئے کچھ عمل کر کے اندوختہ رکھو، کیونکہ جس نے خدا کے ساتھ لو لگائی اور اس کے ساتھ معاملہ صاف رکھا۔ اللہ اس کے لئے تمام دنیوی اور معاشرتی معاملات میں کافی ہو جائے گا۔

جن لوگوں کی نظریں اسباب ظاہری پر لگی رہتی ہیں۔ اور وہ ہر معاملہ کو صرف ظاہری ساز و سامان کے نقطۂ نظر سے جانچنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کو اس پر شبہ ہو سکتا تھا کہ صاحب! مانا کہ خدا ہمارا مددگار اور معاون ہوگا۔ لیکن جو لوگ قلیل التعداد نہتے، کمزور اور بے مال و زر ہیں۔ وہ قریش جیسی جنگ آزمودہ جماعت، صحرانشین بدوؤں جیسے خونخوار گروہ اور یہود جیسی متموّل قوم کا مقابلہ کیونکر کر سکتے ہیں، آپ نے اس جلیل القدر خطبہ کے آخری الفاظ میں اس کا جواب ایک عجیب پیرایہ میں دیا ہے۔ جس کو پڑھ کر ایک ان پڑھ اُمّی اور بہت بڑا حکیم اور فلسفی دونوں اپنی تسلّی کر سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقْضِي عَلَى النَّاسِ وَلَا يَقْضُونَ عَلَيْهِ وَيَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ ۝ (طبری ج ۲ ص ۱۲۵۵)	کیونکہ خدائے برتر لوگوں سے بات منواتا ہے، لوگ اس سے کوئی بات نہیں منوا سکتے، وہ سب کا مالک ہے کسی کا مملوک نہیں، خدا سب سے بڑا ہے۔ اور ہر قسم کی قوت اسی کے قبضہ میں ہے ؎

19139

(۵)

کسی دوسرے موقعہ پر آپ نے یہ خطبہ دیا ہے جس میں پند و نصیحت کے بعد جمعہ کے متعلق چند ضروری احکام بیان فرمائے ہیں۔ اور آنے والے فتن کے پیش نظر مسلمانوں کو سمجھایا ہے، کہ جو چیزیں حالت خود اختیاری میں حرام اور ناجائز ہوتی ہیں۔ وہ اضطرار اور مجبوری کی حالت میں جائز ہو جاتی ہیں، اور یہ پیشگوئی فرمائی ہے، کہ ایک وقت آئے گا۔ جب کہ شریر، مفسد اور دین سے بالکل بے خبر لوگ مصلح اور نیک نہاد ارباب دیانت پر مسلط ہو کر امام بننے کے مدعی ہوں گے۔ اور مختلف طریقوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ ان خاک نشینوں اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے والوں سے ہم زیادہ نیابت رسول کے حقدار ہیں۔ کیونکہ دین کے مشکل اور پیچیدہ مسائل کی گتھی کو بس ہم ہی سلجھا سکتے ہیں۔ چہ داند آنکہ اشتر می چراند!!

حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا :-

اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ۔ تُوْبُوْا اِلَی — حاضرین آگاہ رہو! مرجانے سے پیشتر

رَبِّکُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ وَ
بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا۔ وَصِلُوْا
الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ
بِکَثْرَةِ ذِکْرِکُمْ لَهٗ وَکَثْرَةِ
الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ
تُرْزَقُوْا وَتُؤْجَرُوْا وَتُنْصَرُوْا ۔
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ
قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَةَ
فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا فَمَنْ تَرَکَهَا
وَلَهٗ اِمَامٌ۔ فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ
لَهٗ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَکَ لَهٗ فِیْ
اَمْرِهٖ۔ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهٗ اَلَا وَلَا
صَوْمَ لَهٗ۔ اَلَا وَلَا صَدَقَةَ لَهٗ۔
اَلَا وَلَا بِرَّ لَهٗ۔ اَلَا وَلَا یَؤُمَّنَّ
اَعْرَابِیٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا
یَؤُمُّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ
یَقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ یُخَافُ سَیْفُهٗ
اَوْسَوْطُهٗ۔ (اعجاز القرآن ص۵۱ وابن ماجہ)

خدا کے سامنے تمام گناہوں سے توبہ کرلو
اور قبل اس کے کہ موت تم کو اپنی طرف متوجہ
کرلے، نیک عمل اختیار کرو۔ اور خدا سے
اپنا تعلق کثرت ذکرواذکار اور خفیہ و
علانیہ خیرات کے ذریعہ مضبوط کرلو،
تمہارے رزق میں فراخی ہوگی، اجر پاؤگے
اور دشمن پر غلبہ حاصل کرلوگے۔
اور جان رکھو کہ اللہ تعالےٰ نے
اس جگہ تم پر جمعہ فرض کردیا ہے۔
پس جس کو امام میسّر ہو اور پھر بھی
جمعہ ادا نہ کرے، تو خدا اس کی جتھہ بندی
ہرگز قائم نہ رکھے۔ نہ اس کے کسی کام
میں برکت ڈالے، آگاہ رہو کہ ایسے شخص
کا حج، روزہ، زکوٰۃ اور تمام نیکیاں
ناقابل قبول ہیں۔ کوئی اجڈ گنوار
کسی مہاجر کا امام نہ بنے۔ نہ کوئی فاجر
شخص کسی پارسا مومن کا۔ ہاں اگر یہ گروہ
غالب آجائے اور جان جانے یا مار کھانے
کا خطرہ ہو، تو بدرجہ مجبوری جائز ہے۔

Marfat.com

(۶)

اِس خطبہ میں آپنے تلاوت کلام اللہ کی ترغیب نہایت زوردار الفاظ میں دی ہے۔ اور مسلمانوں کو سمجھایا ہے، کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اس قدر شغف اور انہماک سے کام لو، کہ اس سے طبیعت اُکتا جانے کا اندیشہ ہی مٹ جائے کیونکہ قرآن شریف ایسی دلچسپ اور بے نظیر کتاب ہے کہ اس میں غور و تدبر سے جتنا بھی کام لیا جائے۔ اس کے مضامین کی گہرائیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ نیز خدا کی ذات کا واسطہ دے کر مسلمانوں کو باہمی الفت و محبت کی تلقین کی ہے آپ فرماتے ہیں :۔

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَ	بے شک تعریف خدا کے لئے ہے میں اس
اَسْتَعِیْنُهٗ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ	کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد کا طالب ہوں
اَنْفُسِنَا وَسَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ	اور ہم اس کے دامن میں اپنی نفسانی شرارتوں اور
یَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ	عمل کی خرابیوں سے پناہ چاہتے ہیں جسکو خدا ہدایت
یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ	دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے خدا

Marfat.com

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ۔

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهِ وَأَدْخَلَهُ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهُ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّاسِ۔ إِنَّهُ أَصْدَقُ الْحَدِيْثِ وَأَبْلَغُهُ۔ أَحِبُّوْا مَنْ أَحَبَّ اللّٰهَ۔ وَأَحِبُّوا اللّٰهَ مِنْ كُلِّ قُلُوْبِكُمْ۔ وَلَا تَمَلُّوْا كَلَامَ اللّٰهِ وَذِكْرَهُ۔ وَلَا تَقْسُوْا عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَصَدِّقُوْا صَالِحَ مَا تَعْمَلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ۔ وَتَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ بَيْنَكُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

(اعجاز القرآن)

راہ راست پہ نہ لائے اس کی راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا لا شریک ہے۔

سب سے بہتر کلام خدا کی کتاب ہے، جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے محاسن آراستہ کئے۔ اور کفر کے بعد اس کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دی اور انسانی باتیں چھوڑ کر اس نے خدا کا کلام پسند کیا، وہ بلاشبہ کامیاب ہوا، کیونکہ خدا کا کلام سب سے سچا اور زیادہ پُر اثر ہے جو خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو تم بھی دوست رکھو اور خدا کے ساتھ دلی محبت پیدا کرو۔ اور اس کا کلام پڑھنے اور نام لینے سے ملول نہ ہو۔ نہ تمہارے دل اس کی طرف سے سخت ہوں بس خدا ہی کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اس سے پورا پورا ڈرتے رہو، اور اپنے نیک اعمال کی تصدیق زبان سے کیا کرو، (زبان کو قابو میں رکھو) اور رحمت خداوندی کے واسطہ سے آپس میں پیار و محبت سے رہو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(۷)

اس خطبہ میں دُنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی لازوال زندگی پر تبصرہ فرمایا ہے۔ آپ نے مُسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے، اور دنیوی جھمیلوں میں پھنسے رہنے کے باوجود ہر وقت آخرت پر نظر رکھیں، اور اسی کو اپنا منتہائے نظر بنائیں۔ اس طرح اُن کی دونوں زندگیاں سنور جائیں گی دنیا میں بھی عزت و آبرو کے ساتھ رہیں گے۔ اور آخرت میں بھی شادمانی اور کامرانی نصیب ہوگی۔ فرماتے ہیں :-

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ	لوگو! تمہارے لئے شرعی حدود مقرر ہو
فَانْتَهُوا إِلَى مَعَالِمِكُمْ۔ وَإِنَّ	چکی ہیں پس ان تک پہنچ کر تم کو رک جانا چاہئے
لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَى	اور تمہارے لئے (عالم آخرت) ایک منتہیٰ ہے
نِهَايَتِكُمْ۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ	پس تم عمل صالح کر کے وہاں پہنچو۔ مسلمان کو
بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ۔ بَيْنَ أَجَلٍ	چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دو خوفناک حالتوں
قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا اللهُ	سے گھرا ہوا سمجھے۔ ایک گذری ہوئی مدت

Marfat.com

صَانِعٌ بِهٖ وَبَيْنَ اَجَلٍ
قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ
قَاضٍ فِيْهِ - فَلْيَاْخُذِ
الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ
وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَ
مِنَ الشَّبِيْبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ
وَمِنَ الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَوْتِ -
فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ
مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ
الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ
اَوِ النَّارُ ط

المواہب الفتحیہ ج ۲ ص ۲۰۶
البیان والتبیین ج ۱ ص ۱۶۰

نہ معلوم ان اعمال کو خداوند تعالےٰ قبول فرماتا ہے کہ نہیں۔ ایک آنے والی حالت، سو معلوم نہیں اس وقت عمل صالح کی فرصت ملتی ہے یا نہیں پس انسان اپنے لئے اپنا توشہ تیار کرے اور دنیا میں رہ کر اپنی عاقبت سنوار لے۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی میں اور موت سے پہلے زندگی میں عمل صالح کرے پس قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ مر چکنے کے بعد عتاب اور خجالت دُور کرنے کا کوئی موقع نہ ملے گا۔ نہ دُنیا کے بعد جنت یا دوزخ کے سوا کوئی تیسرا ٹھکانا ہوگا۔

Marfat.com

(۸)

مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطبہ کسی میت کو دفن کرنے کے موقعہ پر ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس میں موت کی یاد دلا کر مسلمانوں کو نیک عمل کی نصیحت کی گئی ہے:

أَيُّهَا النَّاسُ كَأَنَّ الْمَوْتَ	حاضرین! (ہماری غفلت کا یہ حال ہے)
فِيهَا عَلَىٰ غَيْرِنَا قَدْ كُتِبَ	گویا موت ہمارے لئے نہیں بلکہ دوسروں
وَكَأَنَّ الْحَقَّ فِيهَا عَلَىٰ	کے لئے مقرر ہو چکی ہے اور گویا حقوق کی
غَيْرِنَا قَدْ وَجَبَ وَكَأَنَّ	ادائیگی ہم پر نہیں بلکہ تنہا دوسرے لوگوں پر
الَّذِي نُشَيِّعُ مِنَ الْأَمْوَاتِ	واجب ہے۔ اور جن مُردوں کے ساتھ ہم قبرستان
سَفْرٌ عَمَّا قَلِيلٍ إِلَيْنَا	تک آتے ہیں گویا وہ چند دن کے مسافر ہیں
رَاجِعُونَ نُبَوِّئُهُمْ أَجْدَاثَهُمْ	جو واپس ہو کر ہم سے ملیں گے ہم ان کو قبر
وَنَأْكُلُ مِنْ تُرَاثِهِمْ	میں دفن کر دیتے ہیں اور ان کا مال ایسے
كَأَنَّا مُخَلَّدُونَ بَعْدَهُمْ	اطمینان سے کھاتے ہیں گویا ہم ان کے بعد دنیا میں

وَنَسِينَا كُلَّ وَاعِظَةٍ
وَاَمِنَّا كُلَّ جَائِحَةٍ. طُوْبٰى
لِمَنْ شَغَلَهٗ عَيْبُهٗ عَنْ
عُيُوْبِ النَّاسِ. طُوْبٰى
لِمَنْ اَنْفَقَ مَالًا اكْتَسَبَهٗ
مِنْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ - وَ
جَالَسَ اَهْلَ الْفِقْهِ وَ
الْحِكْمَةِ - وَخَالَطَ اَهْلَ
الذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ. طُوْبٰى
لِمَنْ ذَكَتْ وَحَسُنَتْ
خَلِيْقَتُهٗ وَطَابَتْ
سَرِيْرَتُهٗ - وَعَزَلَ
عَنِ النَّاسِ شَرَّهٗ. طُوْبٰى
لِمَنْ اَنْفَقَ مِنْ مَالِهٖ -
وَاَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ
قَوْلِهٖ - وَوَسِعَتْهُ السُّنَّةُ
وَلَمْ تَسْتَهْوِهِ الْبِدْعَةُ ۔
(جمهرة خطب العرب ص۵۲)

ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے نصیحت کی ہر بات
ہم بھلا بیٹھے، اور ہر آفت کی طرف سے
مطمئن ہو چکے۔ مبارکباد ہے اس شخص
کے لئے جو اپنے عیوب پر نظر کر کے دوسروں
کی عیب جوئی سے بچ رہا۔ مبارکباد ہے
اس کے لئے جس نے حلال کی کمائی خدا کی
راہ میں خرچ کی۔ علماء اور عقلمندوں کی
ہمنشینی اختیار کی اور غریبوں، اور
مسکینوں کے ساتھ ملتا جلتا رہا۔ مبارک
ہے وہ شخص جس کے اخلاق اچھے
ہوں۔ دل پاکیزہ ہو، اور لوگوں کو
اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ مبارک
ہے وہ شخص جو ضرورت سے بچا
ہوا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا کرے
اور فضول گفت گو سے پرہیز رکھے،
راہِ شریعت پر عمل کرنا اس کے لئے
آسان ہو اور بدعت اسے اپنی طرف
راغب نہ کر سکے۔

(۹)

ابن ہشام کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ مدینہ منورہ میں دیا تھا۔ مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے لئے یا غریب مہاجرین کی امداد کے لئے چندہ طلب کر رہے ہیں۔ حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا:-

أَمَّا بَعْدُ ـ أَيُّهَا النَّاسُ فَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ـ تَعْلَمُنَّ وَاللهِ لَيُصْعَقَنَّ أَحَدُكُمْ ـ ثُمَّ لَيَدَعَنَّ غَنَمَهُ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ رَبُّهُ وَلَيْسَ لَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ دُونَهُ ـ أَلَمْ يَأْتِكَ رَسُولِي فَبَلَّغَكَ وَآتَيْتُكَ مَالًا ـ وَ

اما بعد۔ پس حاضرین! مرنے سے پہلے اپنے لئے کچھ سامان کرلو۔ تم کو معلوم ہو جائے گا بخدا تم میں سے ہر ایک شخص پر موت کی بیہوشی طاری ہو جائے گی اور اپنی بکریوں (مال مویشی) کو بغیر نگہبان کے چھوڑ جائے گا پھر خدا اس سے پوچھے گا جس کو نہ ترجمان کی ضرورت ہے نہ دربان کی حاجت۔ کیا میرے رسول نے آ کر تمہیں میرے احکام نہیں پہنچائے تھے

Marfat.com

أَفْضَلْتُ عَلَيْكَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَلَيَنْظُرَنَّ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَلَا يَرَىٰ شَيْئًا۔ ثُمَّ لَيَنْظُرَنَّ قُدَّامَهُ فَلَا يَرَىٰ غَيْرَ جَهَنَّمَ۔ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ۔ وَلَوْ بِشِقٍّ مِنْ تَمْرَةٍ۔ فَلْيَفْعَلْ۔ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنَّ بِهَا تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا۔ إِلَىٰ سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ﴿

(جمهرة خطب العرب ص۵۵)

اور میں نے تم کو دولت نہیں دی تھی اور اپنے فضل وکرم سے نوازا نہیں تھا پس بتاؤ تم نے اپنے لئے آگے کیا بھیجا ہے؟ اُس وقت وہ حیران ہو کر دائیں بائیں دیکھے گا۔ مگر کسی چیز پر نظر نہیں پڑے گی پھر سامنے کی طرف آنکھ اُٹھائے گا، تو دوزخ ہی دکھائی دے گا۔ پس جس کو توفیق ہو، وہ اپنے آپ کو اس آگ سے بچالے۔ گو کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور جس کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچالے۔ کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گناہ سے لے کر سات سَو تک دیا جائے گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

Marfat.com

(۱۰)

یہ خطبہ آنحضرت نے عصر کے وقت ارشاد فرمایا تھا۔ دیکھیے۔ وقت کی مناسبت سے دُنیا کے فانی ہونے کی کتنی اچھی مثال دی ہے:۔

اَلَا وَاِنَّ الدُّنْیَا	آگاہ رہو! یہ دُنیا (بظاہر)
خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ۔ اَلَا	سبزہ زار اور شیریں ہے۔ آگاہ رہو
وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ	کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس دُنیا کی بادشاہت
فِیْھَا کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ۔	عطا فرمائے گا۔ پھر تمہاری آزمائش کرے گا
فَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ وَاتَّقُوا	کہ اس وقت تم کیا عمل کرتے ہو، پس خدا سے
النِّسَآءَ۔ اَلَا لَا یَمْنَعَنَّ	ڈرو اور عورتوں کے حقوق تلف کرنے سے بچو
رَجُلًا مَخَافَۃُ النَّاسِ	آگاہ رہو جس کسی کو حق بات معلوم ہو جائے
اَنْ یَّقُوْلَ الْحَقَّ اِذَا	تو وہ لوگوں کے ڈر سے اس کے ظاہر کرنے
عَلِمَہٗ ۔	میں پس و پیش نہ کرے۔

راوی کہتا ہے، کہ آپ نے سلسلۂ بیان کو برابر جاری رکھا، یہاں تک کہ

Marfat.com

درختوں کی شاخوں پر کچھ کچھ سُرخی باقی رہ گئی، تو آپ
فرمایا :۔

اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ	باقی دُنیا کے عمر کی نسبت گزرے
الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى	ہوئے زمانہ سے فقط اتنی ہے۔
اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ	جتنی اس باقی ماندہ وقت کو
هٰذَا فِيْمَا مَضٰى ؛	گزُرے ہوئے دِن سے ؛

(جمہرۃ الخطب ص۵۴)

یعنے زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ گزُر گیا۔اور بہت تھوڑا وقت با
ہے ۔اِس لئے جو نیکی کے کام کرنے ہیں۔جلدی کر لو۔تاکہ بعد میں پچھت
نہ پڑے ؛

(۱۱)

اس خطبے میں مسلمانوں کو بدعت سے روکا گیا ہے۔ بدعت کے معنی ہیں۔ دین میں اپنی طرف سے کوئی نیا طریقہ رائج کرنا، جو دین کے لئے مفید نہیں، اور پھر اس کو عبادت سمجھا جائے۔ اسلام ایک مکمل مذہب ہے، اور اس میں کسی قسم کے اضافہ یا جدت کی گنجائش نہیں ہے، جو لوگ اس میں جدت پیدا کرتے ہیں، وہ اسلام کے دوست نہیں، بلکہ دشمن ہیں، آپ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ:	(کامیابی کے لئے) صرف دو چیزیں
اَلْکَلَامُ وَالْهَدْیُ	درکار ہیں۔ قول اور طریقۂ عمل،
فَاَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ	سو عمدہ کلام، کلام الٰہی ہے،
اللّٰهِ۔ وَاَحْسَنُ الْهَدْیِ	اور بہتر طریقہ محمد (صلے اللہ
هَدْیُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ	علیہ وسلم) کا طریقہ ہے،
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا وَ	خبردار! دین میں نئی باتیں
اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ	پیدا کرنے سے پرہیز کیا کرو،

فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ
مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ - وَ
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
أَلَا لَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ
الْأَمَدُ فَيَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ -
أَلَا إِنَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيْبٌ
وَإِنَّ الْبَعِيْدَ مَا لَيْسَ
بِآتٍ - أَلَا إِنَّمَا الشَّقِيُّ
مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ -
وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ
أَلَا إِنَّ قِتَالَ الْمُؤْمِنِ
كُفْرٌ وَسِبَابُهٗ فُسُوْقٌ
وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ أَلَا
وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ ؞
(ابن ماجہ)

کیونکہ (دین میں) نئی باتیں بدترین
چیزیں ہیں، ہر نئی بات
بدعت ہے۔ اور ہر بدعت
گمراہی ہے۔ خبردار ایسا نہ ہو، کہ
امتدادِ زمانہ سے تمہارے دل
سخت ہو جائیں۔ جو چیز آنے والی
ہو، اُسے قریب سمجھنا چاہیے،
دُور وہ چیز ہوتی ہے جو آنے والی
نہ ہو۔ آگاہ رہو۔ بدبخت، ماں کے
پیٹ میں بدبخت ہوتا ہے، اور
نیک بخت وہ ہے جو دُوسروں سے
عبرت حاصل کرے۔ خبردار مسلمان
سے لڑنا کفر اور اُس کو گالی دینا
فسق کی علامت ہے۔ مسلمان کے لئے
جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے
بھائی سے رنجیدہ رہے۔ اور دیکھو!
جھوٹ بولنے سے ہمیشہ بچتے رہو؞

(۱۲)

قدرت الٰہیہ کبھی کبھی کسی بندہ کی آزمائش اس طرح پر کرتی ہے کہ اس کے وسائل معاش کو تنگ کردیتی ہے۔ اس وقت بعض لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرکے ان مضائق سے خلاصی چاہتے ہیں۔ اس خطبہ میں اس مضمون کو نہایت عجیب پیرایہ میں بیان فرمایا ہے :-

اَیُّھَا النَّاسُ۔ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَ یُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ۔ وَلَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَ یُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ	لوگو! میں نے تمہیں ہر اُس کام کے کرنے کا حکم دے دیا ہے، جو جنت دِلانے اور دوزخ کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہیں۔ اور ہر اُس کام سے روک چکا ہوں، جو جنت سے محروم کرنے اور دوزخ میں

اَلَا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ ۔
وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ
نَفَثَ فِيْ رَوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا
لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ
رِزْقَهَا ۔ اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَ
لَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَآءُ
الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي
اللّٰهِ ۔ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ
مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ ۔
(مشکوٰۃ ص۴۵۲)

پہنچا دینے کا باعث ہیں۔
اور رُوح الامین نے میرے دل
میں یہ بات ڈال دی ہے، کہ اپنا
نصیبہ پُورا کرنے سے پہلے کوئی
جاندار نہیں مرے گا۔ پس تم خدا سے
ڈرو، اور مناسب طریقوں سے
(ضروریات) طلب کیا کرو۔ ایسا
نہ ہو، کہ رزق کی تاخیر تمہیں
ارتکابِ معاصی پر آمادہ کردے کیونکہ
خدا کے ہاں کی چیزیں صرف اس کی
اطاعت سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

۱۳)

ایک مرتبہ آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ دیکھا، کہ لوگ کسی بات پر ہنستے ہیں۔ چونکہ مسجد تھی۔ اور سب لوگ نماز کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ کو ناگوار گزرا۔ ایسے موقعہ پر تو اُن کو خشوع وخضوع کا پیکر اور خوف وخشیت کا مجسمہ بننا چاہیئے تھا۔ آپ نے اس وقت خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا:۔

اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ	اگر تم لذتوں کا قلع قمع کرنے
ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ	والی (موت) کو پیش نظر رکھتے
لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى۔	تو آج میں تم کو ہنستے نہ دیکھتا
فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَا	سو موت کو اکثر اپنے
ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔	سامنے رکھو۔ کیونکہ قبر سے
فَاِنَّهٗ لَمْ يَاْتِ عَلَى	ہر روز آواز آتی ہے، کہ میں
الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ	غربت اور تنہائی کا گھر ہوں،

Marfat.com

فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ۔
اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ۔ وَ
اَنَا بَيْتُ التُّرَابِ۔ وَ
اَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ۔ فَاِذَا
دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا
وَّاَهْلًا۔ اَمَا اِنْ كُنْتَ
لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
ظَهْرِيْ اِلَىَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ
الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَىَّ۔
فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ۔
فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ۔
وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى
الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ
الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ
لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ
لَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ
لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
ظَهْرِيْ اِلَىَّ۔ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ

مَیں خاک میں ملا کر خاک بنا
دینے والا مکان ہوں۔ مَیں
کیڑوں والا مسکن ہوں۔ پس
جب کوئی مومن قبر میں دفن
کیا جاتا ہے۔ تو اس سے کہتی
ہے۔ مرحبا! آنا مبارک ہو
میری پُشت پر چلنے پھرنے والوں
میں سے تم مجھے زیادہ محبوب
تھے۔ آج جب کہ تم مجھے ملے
ہو۔ میرا سلوک دیکھ لوگے۔ پھر
اس کے لئے حدّ نظر تک فراخ
ہوجاتی ہے۔ اور اس کے لئے
جنّت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا
جاتا ہے۔ اور جب کوئی بدعمل یا
کافر دفن ہوتا ہے، تو قبر اُسے
دھتکار کر کہتی ہے۔ تجھے فراخی
اور آرام نصیب نہ ہو۔ میری پُشت
پر چلنے والوں میں تو مجھے
سب سے زیادہ مبغوض تھا۔

Marfat.com

اَلْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ	آج جب کہ تُو میرے قابُو میں
فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ	آیا ہے۔ تجھے میرا سلوک معلوم
فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی	ہو جائے گا۔ پھر قبر سمٹ کر
یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَتَخْتَلِفَ	اسے بھینچتی ہے۔ حتّٰی کہ اس کی
اَضْلَاعُهٗ فَاَدْخَلَ	پسلیاں توڑ پھوڑ کر ایک دوسری
بَعْضُهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ	میں داخل کر دیتی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے، کہ اس موقعہ پر آپ نے ہاتھوں کی اُنگلیاں ایکدُوسری میں ڈال کر بتایا، کہ اس کی پسلیاں ایکدُوسرے میں اس طرح داخل ہو جائیں گی۔ پھر آپ نے فرمایا:۔

وَیُقَیَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ	اور اس کے لئے ستّر ایسے
تِنِّیْنًا لَوْاَنَّ وَاحِدًا	زہریلے اژدھا مقرّر کئے جاتے
مِّنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ	ہیں، کہ ان میں کا ایک بھی اگر
مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا	دُنیا میں پُھنکار مار جائے،
مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا	تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین کی
فَیَنْهَشْنَهٗ وَیَخْدِشْنَهٗ	قوّتِ نامیہ ختم ہو جائے گی،
حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی	حشر تک وہ اژدھے اسے ڈستے
الْحِسَابِ	اور نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ	قبر یا تو جنّت کے باغیچوں میں سے

Marfat.com

مِنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ایک باغیچہ ہے۔ یا دوزخ
اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ کے گڑھوں میں کا ایک گڑھا
النَّارِ ۔ (ترمذی) ہے ۔

(۱۴)

یہ خطبہ غالباً مدینہ منوّرہ کی ابتدائی زندگی کے دوران میں دیا گیا ہے۔ پہلے آپ نے شیطان کی دسیسہ کاریوں اور اغوا کے طریقوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر مسلمانوں کو ان کی استقامت پر مبارکباد دی ہے پھر قریش کا ذکر ایک خاص انداز میں کیا ہے۔ جس میں کسی قدر ظرافت بھی موجود ہے۔ آخر میں نیک و بد کی پہچان کرائی ہے فرماتے ہیں :۔

اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ	آگاہ ہو جاؤ میرے پروردگار نے مجھے
اُعَلِّمَکُمْ مَا جَهِلْتُمْ	حکم دیا ہے، کہ جو باتیں آج مجھے سکھائی
مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ هٰذَا۔	گئی ہیں۔ وُہ تمہیں بتا دُوں +
کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ	(خدا نے فرمایا ہے) کہ جو مال میں نے اپنے
عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ	بندے کو عطا کیا ہے وہ اس کے لئے
خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ	حلال ہے میں نے اپنے بندوں کو راہِ حق

Marfat.com

كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ	پر پیدا کیا تھا۔ مگر شیطان نے اُن کو
الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ	دینِ حنیف سے دُور ڈال کر میری
عَنْ دِيْنِهِمْ ۔ وَحَرَّمَتْ	حلال کردہ چیزوں کو اُن کے لئے
عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ	(بحیرہ، سائبہ، وسیلہ اور حامی کے نام
لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ	سے) حرام کر دیا۔ اور اُن کو شرک
يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ	کرنے کی ہدایت کی۔ جس کے لیے
بِهٖ سُلْطٰنًا ۝	مَیں نے کوئی سند نہیں اُتاری تھی ؛
اِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى	(پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے اہلِ
اَهْلِ الْاَرْضِ نَمَقَتَهُمْ	زمین کی طرف دیکھا، تو چند اہلِ کتاب
عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا	(مسلمانوں) کے سوا تمام انسانوں کو
بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ	خواہ وُہ عرب ہوں یا عجم ناپسند فرمایا۔
وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ	اور کہا (اے انسان) مَیں نے تجھے اِس لئے
لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ	بھیجا تھا، کہ تم کو اور تمہارے ذریعہ
وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا	دُوسری مخلوق کو آزماؤں۔ اور تم پر ایسی
لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَأُهٗ	کتاب اُتاری جو پانی سے محو نہیں ہو سکتی
نَائِمًا وَيَقْظَانَ ۝	(بلکہ سینوں میں محفوظ ہے) اسے تم بیداری
وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ	اور اللہ نے مجھے حُکم دیا، کہ
اُحَرِّقَ قُرَيْشًا ۔ فَقُلْتُ	قریش کو جلا ڈالو میں نے کہا الٰہی،
رَبِّ اِذًا يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ	وُہ بڑی طاقتور قوم ہے، مجھے توڑ کر

اور خواب کی دونوں حالتوں میں پڑھ سکتے ہو۔

فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً ؕ	رکھ دے گی ؕ
قَالَ اِسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا	خُدا نے فرمایا۔ ان کو ایسا نکال دو
اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ	جیسا اُنہوں نے تجھ کو نکال دیا ہے۔ ان
نُغْزِكَ ۔ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ	سے لڑو۔ اسباب ہم فراہم کریں گے۔ تم خرچ
عَلَيْكَ ۔ وَابْعَثْ جَيْشًا	کرو۔ ہم دیں گے۔ تم ایک لشکر روانہ کرو
نَبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهٗ	ہم اس کا پنج گنا بھیجدیں گے۔ اور اپنے
وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ	مطیع اور فرمانبردار لوگوں کو لے کر نافرمانوں سے
مَنْ عَصَاكَ ؕ	(خدا کی راہ میں) غزا کرو ؕ

پھر آپ نے فرمایا :۔

وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ۔	تین قسم کے لوگ جنتی ہیں ۔
ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ	منصف سخی اور نیک حاکم۔ اور
مُتَصَدِّقٌ وَّ مُوَفَّقٌ ۔ وَ	رشتہ داروں اور عام مسلمانوں
رَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ	کے ساتھ مہربانی کرنے والا۔
الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى	نرم دل آدمی۔ اور عیال دار،
وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ وَ	باعفت۔ سوال سے بچنے والا
مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ ؕ	شخص ؕ
وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ	پانچ قسم کے لوگ دوزخی ہیں :
اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ	کمزور، بے شعور، آوارہ گرد،
لَهٗ ۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا	جو دوسروں پر بوجھ ہو، اور

Marfat.com

لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا۔ وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ۔ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ ۔
وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ ۔
(مسلم ج ۲ ص ۳۸۵)

بال بچوں کے جھمیلوں سے الگ رہے۔ وہ جو[2] خیانت کے کسی موقع سے نہیں چوکتا وہ شخص[3] جو تمہیں تمہارے مال و منال اور اہل و عیال کے بارہ میں دھوکہ دیتا ہے ۔
نیز آپ نے بخیل یا جھوٹے اور بد[4]زبان آدمی کو بھی ان میں شمار کیا ۔

(۱۵)

یہ خطبہ کھڑے ہو کر دیا گیا تھا۔ اس میں آپ نے مُسلمانوں کو افتراق اور دنیوی عیش و عشرت میں منہمک ہونے سے بچنے کی تلقین کی ہے اور بتایا ہے کہ ان کو شفاعت کی اُمید صرف اس وقت تک رکھنی چاہئے جب تک وُہ احکام شریعت کی پیروی کرتے رہیں۔ اگر ان کے ہاتھوں سے آنحضرتؐ کا دامن چھوٹ جائے، تو پھر کوئی طاقت خدا کی گرفت سے ان کو نہیں بچا سکتی :-

یَا اَیُّھَا النَّاسُ۔ اِنَّکُمْ	اے لوگو! تم اللہ کے پاس
مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ حُفَاۃً	ننگے پیر، برہنہ تن، بے ختنہ ہوئے
عُرَاۃً غُرْلًا۔ کَمَا بَدَاْنَا	زندہ ہو کر جمع ہو گے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔
اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ وَعْدًا	جس طرح ہم نے پہلی پیدائش شروع کی تھی،
عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ ہ	ہم اسے دوبارہ پیدا کریں گے یہ وعدہ ہے
اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ	آگاہ ہو جاؤ! قیامت کے
یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ	دن سب سے پہلے حضرت

Marfat.com

إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔
أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ
بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ
مِنْهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ۔
فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِيْ
فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ
مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ
فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ
الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۔ إِنْ
تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَيُقَالُ
لِيْ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ
عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ آگاہ رہو! میری اُمّت کے کچھ لوگ بائیں طرف سے لائے جائیں گے۔ تو مَیں کہوں گا۔ اے پروردگار۔ یہ میرے ساتھی ہیں جواب ملے گا، تو نہیں جانتا کہ اُنہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا ہے۔ تو مَیں بھی وہی کہوں گا، جو خدا کا نیک بندہ (حضرت عیسیٰؑ) کہیگا کہ جب تک مَیں ان میں موجود تھا اُن کے اعمال دیکھتا رہا۔ جب تو نے مجھے ان سے بالکل جُدا کر لیا پھر آپ اُن کے نگہبان تھے، اور آپ ہر چیز پر شاہد ہیں۔ اگر ان کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر بخش دے تو تُو غالب حکمت والا، مجھے جواب ملے گا۔ کہ تیرے بعد یہ لوگ برابر ایڑیوں کے بل پیچھے کو پھر گئے تھے۔

Marfat.com

(۱۶)

ذیل کے خطبے میں رقاق کا مضمون مختصر الفاظ میں نہایت بلیغ پیرائے میں بیان ہوا ہے۔ فرماتے ہیں :۔

اَیُّهَا النَّاسُ۔ حَلُّوْا	لوگو! اطاعت کے زیور سے
اَنْفُسَکُمْ بِالطَّاعَةِ وَ	آراستہ ہو جاؤ۔ اور خوف کی
اَلْبِسُوْا قِنَاعَ الْمَخَافَةِ۔	اوڑھنی اوڑھ لو۔ آخرت کو
وَاجْعَلُوْا اٰخِرَتَکُمْ	اپنا بنا لو۔ اور اپنے ٹھکانے
لِاَنْفُسِکُمْ۔ وَسَعْیَکُمْ	کے لئے کوشش کرلو۔ اور
لِمُسْتَقَرِّکُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ	اچھی طرح سمجھ لو، کہ تمہیں
عَنْ قَلِیْلٍ رَاحِلُوْنَ وَ	عنقریب یہاں سے رحلت کر
اِلَی اللّٰهِ صَائِرُوْنَ۔ وَلَا	کے خدا کے سامنے پہنچنا ہے
یُغْنِیْ عَنْکُمْ هُنَالِكَ اِلَّا	وہاں سوائے نیک عمل یا
صَالِحُ عَمَلٍ قَدَّمْتُمُوْهُ	صدقہ جاریہ کے کوئی چیز

Marfat.com

أَوْ حُسْنُ ثَوَابِ آخِرَتِهٖ إِنَّكُمْ إِنَّمَا تَقْدَمُوْنَ عَلٰى مَا قَدَّمْتُمْ وَتُجَازُوْنَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتُمْ. فَلَا تَخْدَعَنَّكُمْ زَخَارِفُ دُنْيَا دَنِيَّةٍ. عَنْ مَرَاتِبِ جَنَّاتٍ عَلِيَّةٍ. فَكَانَ قَدْ كُشِفَ الْقِنَاعُ. وَارْتَفَعَ الْاِرْتِيَابُ. وَلَاقٰى كُلُّ امْرِءٍ مُسْتَقَرَّهٗ وَعَرَفَ مَثْوَاهُ وَمُنْقَلَبَهٗ

(کشکول ص۱۰۶)

فائدہ نہیں دے گی۔ تم اپنے اعمال کے پاس پہونچو گے، اور ان کا بدلہ پاؤ گے۔ سو دُنیا کی چمک دمک پر دھوکا کھا کر جنّت کے بلند رُتبوں سے محروم نہ رہنا۔ حقیقت کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا گیا ہے۔ شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ہر آدمی کو اپنا ٹھکانا اور انجام اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔

Marfat.com

(۱۷)

اس خطبے میں اقوام گذشتہ کی قوت و قدرت اور پھر ان کے عبرت ناک انجام کو یاد دلا کر آنحضرت نے مسلمانوں کو نصیحت کی ہے :-

اَیُّھَا النَّاسُ۔ اِنَّمَا اَنْتُمْ خَلَفُ مَاضِیْنَ۔ وَبَقِیَّۃُ مُتَقَدِّمِیْنَ۔ کَانُوْا اَکْثَرَ مِنْکُمْ بَسْطَۃً وَّاَعْظَمَ سَطْوَۃً۔ اُزْعِجُوْا عَنْھَا اَسْکَنَ مَا کَانُوْا اِلَیْھَا۔ فَغَدَرَتْ بِھِمْ اَوْثَقَ مَا کَانُوْا بِھَا فَلَمْ تُغْنِ عَنْھُمْ	لوگو! تم گذشتہ قوموں کے جانشین اور باقی ماندہ نشانیاں ہو۔ وہ تم سے تعداد اور طاقت میں بڑھ کر تھے۔ وہ اس کی حالت پر پورے مطمئن تھے، کہ اچانک اٹھا لئے گئے۔ زمانے نے اُن کے ساتھ اس وقت بے وفائی کی۔ جب ان کو زمانے پر پورا اعتماد تھا۔ قبیلہ اور مال اُن کے

Marfat.com

قُوَّةُ عَشِيْرَةٍ - وَلَا يُقْبَلُ	کام نہ آئے ۔
مِنْهُمْ بَدَلُ فِدْيَةٍ	اچانک پکڑے جانے
فَارْحَلُوْا نُفُوْسَكُمْ بِزَادٍ	سے پہلے جنّت تک پہونچنے
مُبَلِّغٍ قَبْلَ اَنْ تُؤْخَذُوْا	کا سامان کرلو۔ اور تم تیاری
عَلٰى فُجَاءَةٍ - فَقَدْ	سے غافل ہو۔ حالانکہ تُدنی
غَفَلْتُمْ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ	امور کے بارہ میں قلم تقدیر
فَقَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا	نافذ ہو چکا ہے ۔
هُوَ كَائِنٌ ۔	

(کشکول صفحہ ۱۰۶)

(۱۸)

ایک دفعہ آپ نے ذیل کا مختصر خطبہ دیا ہے۔ جس میں لوگوں کو اپنے اعمال جانچنے کی تلقین نہایت بلیغ طریقہ سے دی گئی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

حَاسِبُوا اَنْفُسَکُمْ	حساب خداوندی سے پہلے
قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا۔	اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کر لو۔
وَمَهِّدُوا لَهَا قَبْلَ	اور عذاب سے پہلے اس دن
اَنْ تُعَذَّبُوا ۔ وَ	کے لئے راستہ تیار کر لو۔ اور
تَزَوَّدُوا لِلرَّحِيْلِ	وقت سے پہلے کوچ کا
قَبْلَ اَنْ تُزْعَجُوا	سامان مہیا کر لو۔ کیونکہ
فَاِنَّمَا هُوَ مَوْقِفُ	وہ عدل وانصاف اور سچ
عَدْلٍ وَقَضَاءِ حَقٍّ	کے فیصلے کا مقام ہے،
وَلَقَدْ اَبْلَغَ فِي الْاِعْذَارِ	جس نے پہلے سے ڈرا دیا اس نے

Marfat.com

مَنْ تَقَدَّمَ بِفِی الْاِنْذَارِ ۔

کسی قسم کی کوتاہی کئے بغیر اپنا کام پورا کر دیا ۔

(کشکول ص۱۰۶)

Marfat.com

(۱۹)

دنیا کی بے ثباتی اور زندگی کی بے اعتباری کے متعلق ایک خطبہ میں فرماتے ہیں :-

اَیُّھَا النَّاسُ۔ لَا تَکُوْنُوْا	لوگو! تم اُن کی طرح نہ بنو،
مِمَّنْ خَدَعَتْہُ الْعَاجِلَۃُ	جو دُنیا اور آرزوؤں کی خواہش
وَغَرَّتْہُ الْاُمْنِیَّۃُ وَ	میں پھنس گئے۔ بدعتوں کی
اسْتَھْوَتْہُ الْبِدْعَۃُ	طرف مائل ہوئے۔ اور جلد فنا
فَرَکَنَ اِلٰی دَارٍ سَرِیْعَۃِ	ہونے والی دُنیا کی طرف جھک
الزَّوَالِ۔ وَشِیْکَۃِ الْاِنْتِقَالِ	پڑے۔ گذرے ہوئے وقت کے
اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ دُنْیَاکُمْ	مقابلے میں دُنیا کا اتنا کم حصّہ
ھٰذِہٖ فِیْ جَنْبِ مَا مَضٰی	باقی رہ گیا ہے۔ جیسے ساربان
اِلَّا کَاِنَاخَۃِ رَاکِبٍ اَوْ	اونٹنی کو بٹھاتا ہے۔ یا گوالا ایک
صَرَّۃِ حَالِبٍ۔ فَعَلَامَ	دُودھ کی دھار لیتا ہے۔ تم کس

Marfat.com

تَعْرُجُوْنَ وَمَا تَنْتَظِرُوْنَ
فَكَأَنَّكُمْ۔ وَاللّٰهِ بِمَا
أَصْبَحْتُمْ فِيْهِ مِنَ
الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ ۔
وَبِمَا تَصِيْرُوْنَ إِلَيْهِ
مِنَ الْآخِرَةِ لَمْ يَزَلْ۔
فَخُذُوا الْأُهْبَةَ لِاَدْوَاتِ
النَّقْلَةِ۔ وَأَعِدُّوا
الزَّادَ لِقُرْبِ الرِّحْلَةِ۔
وَاعْلَمُوْا أَنَّ كُلَّ امْرِئٍ
عَلٰى مَا قَدَّمَ قَادِمٌ وَ
عَلٰى مَا خَلَّفَ نَادِمٌ ۔
(کشکول ص ۱۰۶)

بھروسے پر ہو۔ اور کس بات کا
انتظار کر رہے ہو۔ خدا کی قسم دُنیا
کا یہ موجودہ وقت ایسا گذر جائیگا
گویا کبھی تھا ہی نہیں ۔
اور جس آخرت کی جانب تُم
جا رہے ہو، غیر فانی ہے،
سو یہاں سے انتقال کے لیئے
سامان تیار کر لو۔ اور کوچ کے
لیئے توشہ مہیّا کر لو۔ اور
یاد رکھو، کہ جو کچھ آگے بھیجدوگے
اس کا اجر مل جائے گا۔ اور جو
پیچھے چھوڑ جاؤ گے اس پر نادم
ہو جاؤ گے ۔

(۲۰)

عام طور پر لوگ متاعِ دنیوی کو اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کی نشانی سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کا مال و متاع وہ چیز ہے جو انسان کے دل میں تکبّر اور رعونت پیدا کرتا ہے اور اس نشہ میں سرمست ہو کر اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کو بھول جاتا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :-

اَلدُّنْیَا دَارُ فَنَاءٍ وَمَنْزِلُ	دُنیا فانی ہے۔ اور رنج و تعب کا
قِلْعَةٍ وَعَنَاءٍ قَدْ نَزَعَتْ	گھر ہے۔ نیک لوگ اس سے
عَنْهَا نُفُوْسُ السُّعَدَاءِ وَ	دل نہیں لگاتے، اور بُروں
انْتُزِعَتْ بِالْكُرْهِ مِنْ	سے زبردستی کھینچ لی جاتی
قِبَلِ الْاَشْقِيَاءِ۔ فَاَسْعَدُ	ہے۔ سعید وہ ہے جو اس سے
النَّاسِ فِيْهَا اَرْغَبُهُمْ عَنْهَا	مُنہ موڑ لے۔ اور بدبخت وُہ ہے
وَاَشْقَاهُمْ بِهَا اَرْغَبُهُمْ فِيْهَا	جو اس کے پیچھے لگ جائے

هِيَ الْغَاشَّةُ لِمَنِ انْتَصَحَهَا۔ وَالْمُغْوِيَةُ لِمَنْ اَطَاعَهَا وَالْجَائِرَةُ لِمَنِ انْقَادَ لَهَا وَالْفَائِزُ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهَا وَالْهَالِكُ مَنْ هَوٰى فِيْهَا۔ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اتَّقٰى فِيْهَا رَبَّهٗ وَنَصَحَ نَفْسَهٗ وَقَدَّمَ تَوْبَتَهٗ وَاَخَّرَ شَهْوَتَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْفِظَهُ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ فَيُصْبِحَ فِيْ بَطْنِ غَبْرَاءَ مُدْلَهِمَّةٍ ظَلْمَاءَ۔ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَزِيْدَ فِيْ حَسَنَةٍ وَلَا اَنْ يَنْقُصَ مِنْ سَيِّئَةٍ۔ ثُمَّ يُنْشَرُ فَيُحْشَرُ اِمَّا اِلٰى جَنَّةٍ يَدُوْمُ نَعِيْمُهَا۔ اَوْ نَارٍ لَا يَنْفَدُ عَذَابُهَا۔

(کشکول ص۱۰۶)

جو دنیا کے ساتھ خالص محبت رکھے یہ اس کو دھوکا دے جاتی ہے۔ جو اس کی اطاعت کرے اُس کو گمراہ کر دیتی ہے۔ جو اس کے سامنے تسلیم ہو جائے، اسے راہ راست سے ہٹا دیتی ہے۔ کامیاب وہ ہے جو اس سے اعراض کرے۔ تباہ وہ ہے جو اس میں اُلجھ جائے۔ خوشخبری ہے اُس کے لئے جو دنیا کے بارے میں خدا سے ڈرا۔ عبرت پکڑی، توبہ کی اور دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے خواہشات چھوڑ دیں۔ پھر تو وہ تنگ و تاریک قبر میں پڑ جائے گا۔ نہ نیکی کر سکے گا۔ نہ گناہوں کو گھٹا سکے گا۔ پھر زندہ ہو کر دوام کی نعمتوں، یا نہ ختم ہونے والے عذاب میں پڑ جائے گا۔

(۲۱)

مال کی محبت انسان کی سرشت میں رکھدی گئی ہے۔ بڑے بڑے مدعیان زہد و ورع کے سامنے جب مال کا مسئلہ پیش آتا ہے تو ان کو بھی بسا اوقات جادۂ اعتدال سے منحرف ہونا پڑتا ہے۔

میدانِ جنگ میں جب دو فریق آپس میں لڑ رہے ہوتے ہیں، اندھیر نگری ہوتی ہے، بیش قیمت چیزیں ادھر اُدھر بکھری پڑی رہتی ہیں۔ جو چیز جس کے ہاتھ پڑ گئی ہے اُٹھا کر لے جاتا ہے اور بلا استحقاق اسے اپنا بنا لیتا ہے۔ حضورؐ اکرم کے مبارک زمانہ میں بھی دو چار مرتبہ ایسے واقعات پیش آئے تھے کہ دشمن کی فوج سے بعض چیزیں چھین لی گئیں، مگر قاعدہ کے مطابق سٹور میں جمع نہ ہوئیں۔ آنحضرتؐ کو اس خود غرضی اور بددیانتی کا علم ہوا، تو آپ نے خیانت کے بارے میں تقریر کی، اور اس کا بُرا انجام سمجھا کر آخر میں فرمایا:۔

لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا۔	ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم میں سے کسی کی گردن پر (خیانت کا) بڑبڑاتا ہوا اُونٹ سوار ہو، اور کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں اور مجھے کہنا پڑے کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔

قَدْ اَبْلَغْتُكَ ۞

میں نے تبلیغ کر دی تھی ۞

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ۞

ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم میں سے کسی کی گردن پر ہنہناتا ہوا گھوڑا سوار ہو۔ اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کریں۔ اور مجھے یہ کہنا پڑے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تبلیغ کر دی تھی ۞

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ۞

ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم میں سے کسی کی گردن پر چیخنے والی بکری سوار ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کریں، اور میں کہوں کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تبلیغ کر دی تھی ۞

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ۞

ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم میں سے کسی کی گردن پر نعرے لگانے والا نفس (غلام یا مقتول) سوار ہو اور کہے، یا رسول اللہ میری مدد کریں، اور مجھے کہنا پڑے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تبلیغ کر دی تھی ۞

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

ایسا نہ ہو، کہ قیامت کے دن کسی کی گردن پر لہرانے والے پارچے جات ہوں اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کریں اور مجھے کہنا پڑے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں سمجھا دیا تھا ۞

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ۞

(مسلم ج ۲ ص ۱۲۲)

ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم میں سے کسی شخص کے ذمے (خیانت کا) مال ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کریں اور مجھے کہنا پڑے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تبلیغ کر دی تھی ۞

Marfat.com

(۲۲)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاتحانہ شان و شوکت اور شاہانہ عظمت و جلال کے ساتھ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے، اُس وقت قریش کے دلوں سے خدا ہی واقف تھا۔ کیونکہ وُہ جانتے تھے، کہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے میں ہم نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔ وہ زبانیں جو آقائے نامدار پر گالیوں کی بارش برسایا کرتی تھیں۔ ہماری ہی زبانیں تھیں۔ ہم ہی آپ کے راہ میں کانٹے بچھایا کرتے تھے۔ حرمِ محترم میں آپ کو خدا کی یاد سے روکنے والے بے سروسامانی کی حالت میں آپ کو وطنِ مالوف چھوڑ دینے پر مجبور کرنے والے اور تیغ و سنان سے آپ کو مجروح کرنے والے ہم ہی لوگ تھے۔ اور جب آپ پر بس نہیں چلتا تھا تو آپ کے متبعین کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اُن کے سینوں کو گرم سلاخوں سے داغنے والے بھی ہم ہی تھے۔ جن کے ساتھ گستاخی کرنے میں ہم نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ آج وُہ ایک شہنشاہ کی حیثیت سے ہمارے شہر میں داخل ہو رہے ہیں اور ہماری جانیں ان کی مٹھی میں ہیں معلوم نہیں اب ہمارا کیا حشر ہو گا۔

Marfat.com

رحمۃ للعالمین صحابہؓ کے جھرمٹ میں شہر کے اندر داخل ہو کر خانہ کعبہ کے پاس تشریف لے گئے سواری پر سات بار بیت اللہ کا طواف کیا، وہاں جس قدر بت تھے، آپ ایک ایک کو چھڑی کی نوک سے ٹھوکے دیتے جاتے، اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے :-

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ — حق آگیا اور باطل مٹ چکا۔ اور

إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ٥ — باطل مٹنے ہی کی چیز تھی ۔

پھر عثمان بن طلحہ حاجب کعبہ سے کنجی لے کر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، وہاں بھی بہت سے بت رکھے تھے۔ آپ نے سب باہر پھینکوا دیئے اور چاشت کی نماز ادا کی۔ پھر خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر آپ نے خدا کی سرمدی شہنشاہی کا اعلان کیا۔ جس کا خطاب صرف اہل مکہ سے نہیں، بلکہ تمام عالم سے تھا۔ اہل مکہ گردنیں جھکائے خوف اور شرمساری کے عالم میں آپ کے سامنے مجرمانہ انداز میں کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا :-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا — اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں،
شَرِيْكَ لَهٗ ۔ صَدَقَ وَعْدَهٗ ۔ — اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اپنے
وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ۔ وَهَزَمَ — بندے کی مدد کی۔ اور تمام جتھوں کو تنہا
الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۔ اَلَا كُلُّ — توڑ دیا (غ۔ وہ احزاب کی تلمیح ہے) ہاں!
مَاْثُرَةٍ اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ — زمانہ جاہلیت کے تمام مفاخر، خون بہا وغیرہ
يُدَّعٰى فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ — کوئیں نے پاؤں کے نیچے مسل دیا ہے مگر
هَاتَيْنِ ۔ اِلَّا سِدَانَةَ — حرم کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو آب رسانی کا

الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ ۔ انتظام بدستور باقی رکھا جائے۔

تَوْضِیح

عرب کا دستور تھا۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کو قتل کر دیتا تھا۔ اور قاتل پر اس کی زندگی میں دسترس حاصل نہ ہو سکتی۔ تو خاندانی دفتر میں مقتول کا نام لکھا جاتا۔ اور جب موقع ملتا مقتول کے وارث قاتل کے بیٹے، پوتے اور خاندان یا قبیلہ کے دوسرے افراد سے بدلہ لیتے۔ اور جب تک انتقام نہ لے لیں۔ چین سے نہ بیٹھتے تھے۔ اگر سبب عداوت یاد نہ رہتا۔ عداوت پھر بھی یاد رہتی تھی۔ بہت سے شخصوں کو فقط اس لئے قتل کرتے تھے۔ کہ ہماری ان سے دشمنی ہے۔ اور ان کا قتل کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ نہیں بتا سکتے تھے، کہ ان سے کیوں دشمنی ہے۔ اس طرح اور بہت سی لغویتیں عرب کے قومی مفاخر میں داخل ہو گئی تھیں۔ اسلام چونکہ ان سب کو مٹانے کے لئے آیا تھا اس لئے آپ نے انتقام، خون بہا اور دوسرے غلط مفاخر پر خط تنسیخ کھینچ کر فرما دیا۔ کہ میں نے ان کو پاؤں سے مسل دیا۔ اور تولیت کعبہ اور حاجیوں کی آب رسانی کی خدمت کو مستثنیٰ کر کے ثابت کر دیا۔ کہ اسلام کو تمام رسوم جاہلیت سے عناد نہیں۔ اگر اس وقت کی کوئی رسم مفید ہو، تو اسلام نہایت فراخدلی سے اس کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کو بدلنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

عرب میں نسل اور خاندان کا بیحد لحاظ تھا۔ نیچ ذات کی اقوام کے ساتھ نہایت برا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اسلام کا اصل الاصول اور حقیقی پیغام مساوات قائم رکھنا تھا۔ یعنی عرب و عجم، شریف و رذیل، امیر و غریب، آقا و

غلام سب کو ایک صف میں لاکھڑا کر دیتا تھا۔ اِس لئے آپ نے سلسلۂ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ	اے قوم قریش! اللہ تعالےٰ
قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ	نے تمہارے زمانۂ جاہلیت کے گھمنڈ اور
الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا	نسب پر فخر کرنے کے دستور کو ختم کر دیا
بِالْاٰبَاءِ۔ اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ	ہے۔ سب لوگ حضرت آدمؑ کی اولاد
وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ٥	ہیں۔ اور آدم مٹی سے بنے تھے ؛

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ	اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور
مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ	عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری شاخیں اور
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔	قبیلے بنائے، تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	میں سے خدا کے نزدیک زیادہ شریف وہ ہے
اَتْقٰكُمْ ؛ (طبری جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)	جو زیادہ پرہیزگار ہے ؛

مکۂ معظمہ کفار عرب کے نزدیک بھی نہایت مقدس شہر تھا۔ اور حرم کعبہ ان کے نزدیک دار الامان تھا۔ جس میں کبھی خونریزی نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر فتح مکہ کے موقع پر قریش کے ایک گروہ نے بقصد مقابلہ حضرت خالدؓ کی فوج پر تیر برسائے تھے۔ جس سے مجبور ہو کر حضرت خالدؓ نے بھی حملہ کیا تھا۔ اور کچھ دیر تک لڑائی جاری رہی تھی۔ چونکہ حرم کے دامن پر یہ خون کا دھبہ مذہب کے ہاتھ سے لگا تھا۔ اس لئے شبہ ہو سکتا تھا، کہ ہمیشہ کے لئے حرم کا

Marfat.com

احترام مٹ جائے۔ اس لئے آپ نے فرمایا :۔

اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ	خدا نے جس دن سے زمین آسمان
اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	پیدا کئے ہیں اسی دن سے اس شہر کو محترم
وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ	قرار دیا ہے۔ پس یہ شہر بحرمتِ خداوندی
بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ	قیامت تک محترم رہے گا۔ مجھ سے
الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ	پہلے کسی کو اس میں لڑائی کی اجازت نہیں
الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ	اور مجھے بھی بجز تھوڑی دیر کے ہرگز
قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا	اجازت نہیں۔ پس وہ بحرمتِ خداوندی
سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ فَهُوَ	قیامت تک محترم ہے۔ نہ اس کے
حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ	کانٹے توڑے جا سکتے ہیں نہ اس کا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ	شکار بدھنکایا جا سکتا ہے۔ اس میں
شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ	گم شدہ چیز کا اٹھانا کسی کے لئے حلال
وَلَا يُلْتَقَطُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا	نہیں۔ ہاں اگر مالک کی جستجو کے لئے اٹھائی
وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا ؛	جائے تو جائز ہے حرم کی گھاس بھی نہیں
(بخاری و مسلم)	کاٹی جا سکتی ؛

اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یا رسول اللہ۔ اذخر نامی گھاس کو اس حکم سے مستثنیٰ فرما دیں، کیونکہ وہ لوہاروں کی بھٹیوں، اور گھروں کی چھتوں کے لئے درکار ہوتی ہے" آپ نے فرمایا "اذخر کاٹ کر لے جانے کی اجازت ہے" ؛

خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے قریش کی طرف دیکھا، اور فرمایا۔
"اے قوم قریش! تم کیا سمجھتے ہو۔ کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟" سب نے جواب دیا: "آپ ہمارے شریف بھائی، اور شریف بھتیجے ہیں۔" یہ جواب سن کر آپ نے فرمایا:۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ — آج تم پر کوئی الزام نہیں،
اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ — جاؤ۔ تم سب آزاد ہو۔

Marfat.com

خطبۂ خیف

(۲۳)

جب مکہ معظمہ فتح ہو چکا، تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ آپ کس جگہ قیام فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا عقیل[۱] رضی اللہ عنہ نے گھر کہاں چھوڑا، کہ اس میں اُتروں۔ اس لئے مقام خیف میں قیام کروں گا خیف منیٰ کے پاس ایک مقام ہے۔ جب قریش نے ایک تحریری معاہدہ کی رو سے اعلان کیا تھا، کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے قرابت نہ کرے، نہ ان کے ہاتھ خرید و فروخت کرے۔ نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے۔ یہاں تک کہ وہ مجبور ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کے لئے ہمارے حوالے کر دیں، تو ابو طالب تمام خاندان بنی ہاشم کو مکہ سے نکال کر وہاں پناہ گزین

---

[۱] عقیل ابو طالب کے صاحبزادے اور حضرت علیؓ کے بھائی تھے، چونکہ شریعت میں مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب ابو طالب کا انتقال ہوا، تو عقیل ہی اس وقت کافر تھے تنہا وارث قرار پائے، انہوں نے تمام موروثی مکانات ابو سفیان کے ہاتھ بیچ ڈالے اس بنا پر آپ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ عقیل نے گھر کہاں چھوڑا۔ جس میں اُتروں ●

ہو گئے تھے۔ اور تین سال تک اس حصار میں نہایت عسرت کی زندگی بسر کی تھی۔

زمانہ کی نیرنگیاں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ خدا کی شان دیکھئے، ایک زمانہ میں آپ اپنی قوم کے شر سے بچنے کے لئے ایک جگہ تنگدستی اور افلاس کے دن کاٹ رہے ہیں۔ اور تھوڑی مدت کے بعد ہی آپ اسی شہر کی تمام پُر فضا اور خوشنما عمارتوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔ اور آپ کی نظر انتخاب پڑتی ہے تو فقط اسی سنسان اور غیر آباد گھاٹی پر جہاں آپ نے تین سال تک سختیاں جھیلی تھیں، اور جس کا نام ان دنوں کے قیام کی مناسبت سے "شعب ابی طالب" پڑ گیا تھا!!

اب عرب کا مرکز، مکہ معظمہ فتح ہو چکا تھا۔ اس لئے آس پاس کے قبائل نہایت سرعت سے دربار نبوی میں حاضر ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ اور دین کے ضروری احکام سیکھ کر واپس جاتے تھے، اسی قیام کے دوران میں ایک موقعہ پر آپ نے ذیل کا خطبہ دیا ہے، جس میں زائرین کو ہدایت کی ہے، کہ وہ سُنے ہوئے احکام شرعیہ کو دوسروں تک پہنچائیں۔ تاکہ آنحضرتؐ کی تعلیم ایک خاص حلقے اور خاص وقت کے ساتھ محدود نہ رہ جائے۔ بلکہ تبلیغ کی ایک مسلسل زنجیر بن جائے، آپ نے فرمایا:-

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا ثُمَّ — اللہ اُس آدمی کو تر و تازہ رکھے، جس نے میری بات سُن کر یاد کی۔ پھر

أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا۔ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ۔ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ۔ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِأُولِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ۔ إِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُونُ مِنْ وَرَائِهِ۔

وَمَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةَ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ۔ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ۔ وَمَنْ كَانَ هَمُّهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللّٰهُ أَمْرَهُ۔ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ۔

(اعجاز القرآن صـ۱۱۳)

اسے ان لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے نہ سنی تھی۔ کیونکہ بہت سے مسئلہ جاننے والے لوگ بھی ناسمجھ ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات لوگ ایک مسئلہ کو ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں، جو ان سے بہت زیادہ سمجھدار ہوتا ہے۔ تین باتیں ایسی ہیں جو مسلمان کا سینہ پاک رکھتی ہیں۔ عمل میں خلوص (مسلمان) حاکم وقت کی خیر خواہی اور ہمیشہ جماعت کا ساتھ دینا کہ ان کی دعا [illegible]

جس کو آخرت کا خیال ہو اللہ اس کے سارے کام درست کردیگا اس کا دل غنی ہوگا۔ اور دنیا ذلیل ہوکر خود اس کے پاس آجائے گی۔ اور جو دنیا کے فکر میں پریشان ہوگا۔ اللہ اس کے سارے کام پراگندہ کردیگا اس کی آنکھیں ہر چیز کو ترستی رہیں گی۔ اور ان تمام کوششوں کے باوجود وہ مقدر سے زیادہ ہرگز نہیں پائے گا۔

(۲۴)

اس خُطبہ میں ذات وصفات باری تعالیٰ سے متعلق پانچ باتیں بیان ہوئی ہیں۔ جن میں مسلمان کے ساتھ خدا کا تعارف کیا گیا ہے اور اس کو بتایا گیا ہے کہ خدا کسی وقت بھی غافل نہیں ہوتا۔ اس نے کچھ اس قسم کا نظام بنایا ہے کہ انسان کا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ وہ نور کے پردوں میں انسانی نظروں سے اوجھل ہے۔ گو انسان کی آنکھیں اس کی طرف اُٹھنے سے خیرہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن وہ سب کچھ دیکھتا ہے، اور تاریکی اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتی :۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ۔ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ۔ وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ۔ (مسلم ج ۱ ص ۹۹)	خدا نہیں سوتا۔ اور نہ سو جانا اس کے شایانِ شان ہے۔ وُہی قسمت کے پلڑے کو پست و بلند کرتا ہے۔ رات کے اعمال اس کو دن سے پہلے پہنچ جاتے ہیں اور دن کے اعمال رات سے پہلے۔ اس کا پردہ نور ہے ؛

خطباتِ رقاق دنیا کی اس پُر الم زندگی میں اتنی دلچسپیاں پڑی ہوئی ہیں کہ کوئی شخص خواہ وہ کسی حالت میں ہو، اس کا فراق گوارا نہیں کرتا۔ اس کی محبت دن بدن دلوں میں جڑیں پکڑتی اور شاخیں پھیلاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا یہ ایک لازمی جزو تھا، کہ آپ دنیوی تعلقات کے جذبہ کو اعتدال پر لاکر لوگوں کو خواہشاتِ نفسانی میں مبتلا ہونے سے بچائیں۔ اس لئے اس موضوع پر آپ نے ضمناً اور مستقل طور پر متعدد خطبے دیئے ہیں۔ ہم چند ایک خطبے ذیل میں نقل کرتے ہیں:-

(۲۵)

ایک مرتبہ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:-

اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ	آگاہ رہو! دنیا موجودہ سامان کا نام
حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْهُ الْبَرُّ	ہے جس کو نیک و بد بھی استعمال
وَالْفَاجِرُ. اَلَا وَاِنَّ	کرتے ہیں۔ اور آخرت کے لئے بلاشبہ
الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ	ایک وقت مقرر ہے، جس میں
وَیَقْضِیْ فِیْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ	قدرت والا بادشاہ فیصلے کرے گا

Marfat.com

اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ
بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ۔
اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ
بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ۔
اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِّنَ
اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا
اَنَّکُمْ مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰی
اَعْمَالِکُمْ۔ فَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ
وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ
شَرًّا یَّرَہٗ ۔

(مشکوٰۃ ص۴۴۲)

آگاہ رہو کہ بھلائی ساری کی ساری
جنت میں ہے، اور بُرائی پُوری
کی پُوری دوزخ میں ہے۔ پس
خدا کے غضب سے بچتے ہُوئے
اعمال کیا کرو۔ اور خوب سمجھ لو،
کہ تمہیں اپنے اعمال کے سامنے
پُہنچنا ہے۔ سو جس نے ذرہ
برابر نیکی کی ہو گی۔ اُسے دیکھ
لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر
بُرائی کی ہو گی۔ اس سے دوچار
ہو کے رہیگا ؎

Marfat.com

خُطبۂ جعرّانہ

(۳۶)

غزوۂ حنین میں جو مالِ غنیمت ہاتھ آیا تھا اس کے متعلق آپ نے حکم دیا، کہ جعرانہ میں محفوظ رکھا جائے۔ اور خود لشکر سمیت طائف کا عزم کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر آپ جعرانہ تشریف لائے۔ غنیمت کا بیشمار ذخیرہ تھا۔ چھ ہزار قیدی، ۲۴ ہزار اونٹ، ۴۰ ہزار بکریاں، اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھی۔ مکہ کے اکثر باشندے جنہوں نے حال میں اسلام قبول کیا تھا، ابھی تک ضعیف الاعتقاد تھے۔ انہی کو قرآن مجید میں مؤلفۃ القلوب کہا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نہایت فیاضی سے انعامات دیئے، تاکہ ان کے دل اسلام پر اچھی طرح جم جائیں ؛

یہ لوگ چونکہ اکثر قریش یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار اور ہم وطن تھے اس لئے انصار کے بعض نوجوانوں کو رنج ہوا، اور اُنہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے اپنے رشتہ داروں اور ہم وطنوں کو بلا استحقاق مال و دولت عطا کی۔ اور ہم کو معمولی حصّہ سے زیادہ کچھ نہ دیا۔ حالانکہ عطیات کے زیادہ مستحق

توہم لوگ تھے۔ کیونکہ ہماری تلواروں سے اب تک قریش کے خون کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ بعض بولے، کہ مشکلات میں ہماری یاد ہوتی ہے۔ اور غنیمت اوروں کو ملتی ہے۔

یہ باتیں آپ کے سمع مبارک تک بھی پہنچ گئیں۔ آپ نے تمام انصار کو ایک خیمہ میں جمع کر کے اصل حقیقت دریافت فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نوخیز جوانوں نے اس قسم کی باتیں ضرور کی ہیں۔ لیکن ہم میں سے کسی سمجھدار شخص کو اس بات کا خیال تک بھی نہیں آیا۔ نہ ہم کو آپ کے متعلق کبھی ایسا گمان ہو سکتا ہے۔ آپ نے اس موقعہ پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ جو بلاغت کے اعتبار سے اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ نے فرمایا :۔

یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ۔ اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ۔ وَکُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ اللّٰہُ بِیْ۔ وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ ۔	اے گروہ انصار! کیا یہ سچ نہیں، کہ تم پہلے گمراہ تھے خدا نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی، تم منتشر اور پراگندہ تھے۔ خدا نے میری وجہ سے تم میں اتفاق پیدا کیا۔ تم مفلس تھے۔ خدا نے میری وجہ سے تم کو غنی کر دیا۔
(بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۲)	

آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ اور ہر فقرہ پر انصار کہتے جاتے تھے۔ "خدا اور اس کے رسول کا ہم پر بہت بڑا احسان ہوا ہے"۔ آپ نے طرزِ خطاب بدل کر فرمایا :۔

اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ	نہیں، بلکہ بخدا تم مجھے جواب دے

فَصَدَّقْتُمْ وَصَدَقْتُمْ	سکتے ہو۔ اور سچا جواب دے سکتے
وَصَدَقْتُمْ۔ اَتَيْتَنَا مُكَذَّبًا	ہو، کہ ساری دُنیا نے تجھ کو جھٹلایا
فَصَدَّقْنَاكَ وَ مَخْذُوْلًا	اور ہم نے تیری تصدیق کی۔ سب نے
فَنَصَرْنَاكَ۔ وَطَرِيْدًا	تجھ کو چھوڑ دیا۔ اور ہم نے پناہ دی،
فَاٰوَيْنَاكَ وَعَائِلًا	تو گھر سے نکالا ہوا تھا۔ ہم نے تجھے گھر دیا
فَوَاسَيْنٰكَ ۔	تو مفلس آیا تھا۔ ہم نے ہر طرح سے
(قسطلانی)	تیری مدد کی ۔

اس کے بعد آپ نے اصل اعتراض کا جواب دیا، اور خوب دیا۔ آپ نے فرمایا :۔

اَتَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ	(لیکن اے انصار کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ
النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ	لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر گھر جائیں
وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ اِلٰى	اور تم پیغمبر کو لے کر اپنے گھر آؤ۔ خدا کی
رِحَالِكُمْ۔ فَوَاللهِ لَمَا	قسم تم لوگ جو چیز لے کر واپس جاتے ہو
تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا	وہ اس سے بہتر ہے جس کو دوسرے
يَنْقَلِبُوْنَ ۔	لوگ لے کر جاتے ہیں ۔

اس پر انصار بے ساختہ پکار اُٹھے۔ ہم پیغمبر کو لے جانے پر رضامند ہیں۔ اکثروں کا یہ حال ہوا، کہ بے اختیار رو پڑے۔ اور آنسوؤں سے اُن کی ڈاڑھیاں تر ہو گئیں ۔

پھر آپ نے فرمایا :۔

Marfat.com

لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا۔ اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ۔ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَةً۔ فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ ۔

(بخاری جلد ۲ ص ۶۲)

اگر ہجرت کا فرق نہ ہوتا۔ تو میں بھی انصار میں ہی شامل ہوتا۔ اگر انصار ایک راستے پر چلیں۔ اور لوگ دوسرا راستہ اختیار کریں۔ تو میں یقیناً انصار کا راستہ اختیار کروں گا۔ انصار قربت اور نزدیکی میں استر کی طرح ہیں اور باقی لوگ چادر کی مانند ہیں۔ اے گروہِ انصار میرے بعد لوگ اغیار کو تم پر ترجیح دیں گے پس تم صبر کا شیوہ اختیار کرو۔ حتیٰ کہ مجھے حوض (کوثر) پر ملو۔

یہ سُن کر انصار کو جس قدر خوشی ہوئی۔ اس کا ہم اجمالی تصوّر تو کر سکتے ہیں۔ مگر الفاظ اس کے بیان کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ پھر آپ نے اُن کو سمجھایا۔ کہ یہ لوگ ابھی تازہ مُسلمان ہوئے ہیں۔ تالیف قلوب کے خیال سے اُن کو زیادہ مال دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ اُن کا حق زیادہ ہے۔

(۲۷)

فتح مکہ کے ساتھ ہی اطرافِ عرب سے دربارِ نبوت میں سفارتیں آنی شروع ہوئیں، اُن میں سے اکثر نے بارگاہ نبوی میں پہنچ کر جو کچھ دیکھا، وہ اُن افواہی باتوں کے بالکل برعکس تھا، جو دشمنوں نے مشہور کر رکھی تھیں۔ چنانچہ جو قبیلہ آجاتا، وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہو کر واپس جاتا۔

ہر قبیلے کے ساتھ اپنا خطیب اور شاعر ہوا کرتا تھا، جو قومی ترانہ گاتا اور اپنے آبا و اجداد کے کارنامے اور مفاخر بڑی رنگ آمیزی سے بیان کیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی کوشش فرماتے، کہ ہر قبیلہ سے انہی کے لہجہ میں گفتگو فرمائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جس قدر فرامین اور خطب نبویہ کتب احادیث وغیرہ میں مروی ہیں۔ انھیں پڑھ کر معلوم ہوتا ہے، کہ آپ صرف حجاز کے باشندے ہی نہیں تھے۔

جب بنی نہد کا وفد دربارِ نبوت یعنی مسجد نبوی میں پہنچا۔ اور باریابی ہوئی، تو اُن کے خطیب طہفہ بن ابی زہیر نہدی نے کھڑے ہو کر [illegible]

دردناک لہجہ میں اپنے علاقہ کی کیفیت بیان کی، وہاں کی خشک سالی اور بے آب و گیاہ بیابانوں کا ذکر کیا۔ پھر سفر کی صعوبتوں کو بیان کرکے اپنے قبیلہ کی طرف سے مسلمان ہوجانے کا اعلان کیا۔ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل خطبہ دیا۔ جس میں آپ نے کافی حد تک اسی لہجہ اور اسی طرز بیان کو اختیار کیا ہے، جو انہیں بہت زیادہ محبوب تھا۔ اور جس کا سمجھنا اُن کے لئے نہایت آسان تھا۔ آپ نے فرمایا :۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَحْضِهَا وَمَخْضِهَا وَمَذْقِهَا. وَابْعَثْ رَاعِيَهَا فِي الدَّثْرِ وَافْجُرْ لَهُ الثَّمَدَ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي الْمَالِ وَالْوَلَدِ. مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ كَانَ مُسْلِمًا وَمَنْ آتَى الزَّكٰوةَ كَانَ مُحْسِنًا. وَمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَانَ مُخْلِصًا. لَكُمْ يَا بَنِي نَهْدٍ وَدَائِعُ الشِّرْكِ وَوَضَائِعُ الْمُلْكِ. لَا يُلْطَطُ فِي الزَّكٰوةِ وَلَا يُلْحَدُ فِي الْحَيٰوةِ وَلَا يُتَثَاقَلُ عَنِ الصَّلٰوةِ۔ (شفا ج ۱ ص ۵۵)

اے خدا ان کے دودھ چھاچھ اور لسّی میں برکت ڈالدے اور اُن کو بہت سا مال مویشی عطا فرما جسے ان کا چرواہا پھرتی سے چرایا کرے اور اس کو سیر کردے اور اے خدا ان کے مال و اولاد میں برکت ڈالدے جس نے نماز ادا کی وہ مسلمان ہے جس نے مال کی زکوٰۃ نکالی، اُس نے نیک عمل کیا، اور جس نے توحید کی صدا بلند کی اُس نے نجات پائی۔ اے بنی نہد زمانہ جاہلیت کی رکھی ہوئی امانتیں[1] تمہاری ہوچکیں اور تمام اپنے ٹیکس تم کو معاف کردیئے گئے دیکھو زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر نہ ہو حق بات سے روگردانی نہ کرنا اور نماز میں کبھی سستی نہ کرنا۔

۱؎ زمانہ جاہلیت میں کفار نے جو اموال اُن کے پاس امانت رکھے تھے، وہ اُن کے لئے حلال قرار دیئے، کیونکہ غیر معاہد کافر کا مال اگر بدوں کسی شرط کے ہاتھ آجائے، تو مسلمان ازروئے شرع اس کا مالک ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

(٢٨)

جب بنو مراد کا وفد بارگاہ نبوت میں باریاب ہوا، تو اُن کے خطیب ظبیان بن کُدادہ نے کھڑے ہو کر تقریر کی جس میں عرب کی قدیم تاریخ قبل نوحؑ سے لے کر عاد و ثمود کا ذکر کیا اور یہ بتایا، کہ طائف اور اُس کے گردو نواح کی سرسبز و شاداب زمینیں کسی زمانے میں ہماری تھیں، جن کو بنو ازد ہم سے چھین کر اپنے تصرف میں لے آئے۔ اور ہم تنگ بدر ہو کر ساحلی مقامات میں بسنے پر مجبور ہوئے۔ اخیر میں کہا، کہ یا رسول اللہ اب جب کہ اسلام نے ظالم سے مظلوم کا حق چھین لینے کا اعلان کیا ہے۔ آپ ہمارے آبائی وطن کو بنو ثقیف سے چھین کر ہمیں دلوا دیجئے۔

اتفاق سے اُس وقت بنو ثقیف کے دو سردار اخنس بن شریق اور اسود بن مسعود ثقفی موجود تھے۔ اسود نے کھڑے ہو کر ایک پُر مغز اور مؤثر تقریر کی۔ جس میں واقعات کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اُس نے کہا، کہ طائف اور بطن وج ہمارا آبائی وطن ہے جسے ازمنۂ قدیم

میں ہمارے اسلاف نے بزورِ شمشیر فتح کیا تھا۔

اُن کا یہ بے معنی جھگڑا دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیل کا خطبہ دیا۔ جس میں حسبِ دستور وُہی لہجہ اختیار کیا گیا۔ جو دُوسرے وفدوں کے ساتھ آپ کا مخصوص شیوہ تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

إِنَّ نَعِيمَ الدُّنْيَا أَقَلُّ وَ	دُنیوی نعمتیں خدائے تعالیٰ کے نزدیک
أَصْغَرُ مِنْ خَرْبَصِيصَةٍ	ریت کے چمکدار ذرات سے بھی
وَلَوْ عَدَلَتْ عِنْدَ اللّٰهِ	کمتر اور ذلیل ہیں۔ اور اگر خدا کے پاس
عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ ذُبَابٍ لَمْ	مکھی کے پَر کے برابر بھی اُن کی توقیر
يَكُنْ لِمُسْلِمٍ كَاجٍ ؟ وَلَا	ہوتی تو کوئی مُسلمان محتاج نہ
لِكَافِرٍ بِهَا بَرَاحٌ وَلَوْ عَلِمَ	رہتا ؟) نہ کوئی کافر یہاں عیش کرتا
الْمَخْلُوقُ مِقْدَارَ يَوْمِهِ	اگر لوگوں کو اپنی اجل مقررہ معلوم ہو
لَضَاقَتْ عَلَيْهِ بِرَحْبِهَا	جائے، تو اُن پر عرصۂ حیات تنگ
وَلَمْ يَنْفَعْهُ حُبُورٌ وَلَا	ہو جائے۔ اور عیش و عشرت اُنہیں بالکل
خَفْضٌ۔ وَلٰكِنَّهُ غُمَّ عَلَيْهِ	راست نہ آئے لیکن اجل مخفی رکھی گئی
الْأَجَلُ وَمُدَّ لَهُ فِي الْأَمَلِ۔	ہے، اور خواہشات پھیلائے گئے ہیں۔
وَإِنَّمَا سُمِّيَتِ الْجَاهِلِيَّةُ	زمانۂ جاہلیت کو اس نام سے اسی لیے نامزد
لِضَعْفِ أَعْمَالِهَا وَجَهَالَةِ	کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کے اعمال بے بنیاد تھے
أَهْلِهَا۔ فَمَنْ أَدْرَكَهُ	اور وُہ مذہب سے کورے تھے۔ پس جو شخص
الْإِسْلَامُ وَفِي يَدِهِ خَرَابٌ	اسلام کے عہدِ میمون سے مشرف ہوا اور اس کے

وَعِمْرَانُ فَهُوَ لَهُ عَلَىٰ وَظَفِ زَكَاتِهِ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ خِلْصِيٍّ وَمُعَاهِدٍ ذِمِّيٍّ ۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ عَبَدُوا غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُمْ اَعْمَالٌ يَنْتَهُوْنَ اِلٰى مُدَّتِهَا ۔ وَيَصِيْرُوْنَ اِلٰى نِهَايَتِهَا مُؤَخَّرٌ عَنْهُمُ الْعِقَابُ اِلٰى يَوْمِ الْحِسَابِ اَمْهَلَهُمْ بِقُدْرَتِهِ وَجَلَالِهِ وَعِزَّتِهِ فَغَلَبَ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَاَكَلَ الْكَثِيْرُ مِنْهَا الْاَقَلَّ ۔ وَاللّٰهُ الْاَعْلٰى الْاَجَلُّ فَمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ مِّنْ سَفْكِ دَمٍ وَانْتِهَاكِ مُحَرَّمٍ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ([illegible])

قبضہ میں جو بنجر یا آباد زمین ہو، وہ شریعت کا مقررہ حصہ ادا کرنے کے بعد اس کی سمجھی جائے گی۔ یہ حصہ (عشر یا خراج) ہر مسلمان اور معاہد ذمی پر مقرر ہو چکا ہے۔

جاہلیت والے غیر اللہ کو پوجتے رہے وہ اپنے اعمال کی سزا ضرور بھگتیں گے ان کا عذاب روزِ قیامت تک مؤخر کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت جلال اور غلبہ کے باوجود ان کو موقعہ دیا۔ سو طاقتور لوگ کمزوروں پر غالب آئے۔ اور بڑی قوموں نے چھوٹی جماعتوں کو ہڑپ کر لیا۔ خدا بہت بڑا اور بزرگ ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے تمام خون بہا اور ناجائز معاملات ملیامیٹ ہو چکے۔ جو گذر چکا، وہ اللہ نے معاف کر دیا۔ اور جو کوئی آئندہ ایسا کرے اللہ اس کو سزا دے گا۔ اللہ غالب اور سزا دینے والا ہے۔

Marfat.com

عسکری خُطبہ

(۲۹)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوج کو کسی مہم پر روانہ فرماتے، تو سردار لشکر کو خاص طور پر پرہیزگار رہنے اور اپنے رفقاء کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی ہدایت فرماتے۔ پھر تمام فوج کی طرف مخاطب ہو کر اسلامی اصول جنگ کے متعلق ہدایات صادر فرماتے۔ ذیل میں آپ کا اسی قسم کا ایک خطبہ درج کیا جاتا ہے جس میں آپ نے فوج اور امیر فوج کو اصول جنگ کی تلقین کی ہے :-

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ	خدا کا نام لے کر خدا کی راہ میں کفار
سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ قَاتِلُوْا مَنْ	سے لڑنا۔ بدعہدی اور خیانت نہ کرنا
كَفَرَ بِاللّٰهِ ۔ اُغْزُوْا وَلَا	مُردوں کے ناک کان نہ کاٹنا۔ بچوں
تَغْدِرُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا	کو قتل نہ کرنا۔ اور جب کافر
تَمْثِلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا	دشمنوں سے مقابلہ ہو تو ان کے
وَاِذَا اَنْتَ لَقِيْتَ عَدُوَّكَ	سامنے (بقیہ بعد دیگرے)

Marfat.com

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِلَالٍ اَوْ (قَالَ) خِصَالٍ - فَاَيَّتُهُنَّ اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ۔

تین باتیں پیش کیا کرنا۔ جن میں سے کسی ایک کو بھی مان لیں، تو ان سے ہاتھ روک لینا۔

اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ - فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ - ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَاَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ اَبَوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

پہلے ان کو اسلام کی دعوت دینا، اگر منظور کر لیں، تو ان سے ہاتھ روک لینا۔ پھر ان سے کہہ دینا، کہ اپنا ملک چھوڑ کر مہاجرین کے پاس آ کر سکونت اختیار کر لیں۔ اور ان کو بتا دینا، کہ ایسا کرنے پر ان کے ساتھ مہاجرین جیسا برتاؤ کیا جائے گا اگر وہ ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو انکو بتلا دینا کہ وہ دوسرے دیہاتی مسلمانوں کی طرح سمجھے جائیں گے اور مسلمانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے تمام احکام ان پر جاری ہوں گے لیکن مال غنیمت میں سے اس وقت تک حصہ نہیں پا سکیں گے جب تک خود جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ شریک کار نہ ہوں۔

فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ۔ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ۔

پس اگر وہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار نہ ہوں، تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کرو۔ اگر مان جائیں، تو ان سے ہاتھ روک لو۔ ورنہ خدا کا نام لے کر اُن کے خلاف لڑائی شروع کردو۔

وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ

اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کر لو اور وہ لوگ اللہ اور رسول کو ذمہ دار ٹھہرا کر تم سے امان طلب کریں، تو اس بات کو قبول نہ کرنا۔ بلکہ اپنے اپنے باپ دادا اور رفقاء کی ذمہ داری پر پناہ دیا کرنا۔ کیونکہ اگر کسی وقت عہد شکنی ہو جائے، تو آباو اجداد اور رفقاء کی عہد شکنی، اللہ اور رسول کا ذمہ توڑ دینے سے آسان ہے۔

وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ يَنْزِلُوا

اسی طرح اگر قلعہ کے محصورین خدائی فیصلہ کی شرط پر صلح ڈالنے پر آمادہ ہو جائیں

Marfat.com

عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ فَلَا
تُنْزِلْھُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ
وَلٰکِنْ اَنْزِلْھُمْ عَلٰی حُکْمِکَ
فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ
فِیْھِمْ حُکْمَ اللّٰہِ اَمْ لَا۔
(ابن ماجہ باب وصیۃ الامام)

تو راضی نہ ہونا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے
فیصلہ کی شرط پر امان دیا کرنا،
کیونکہ معلوم نہیں، تم اُن کے متعلق
صحیح خدائی فیصلہ معلوم کر بھی سکتے
ہو کہ نہیں۔

عسکری خُطبہ (جیش موتہ کے سامنے)

(۳۰)

تبلیغی فرامین کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شاہ بصریٰ کے نام حارثؓ بن عمیر کے ہاتھ ایک خط بھیجا جس کو شرجیل بن عمرو حاکم بلقاء نے راہ میں قتل کر دیا تھا۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے آپ نے تین ہزار مسلمانوں کی فوج تیار کر کے ملک شام کی طرف روانہ کیا حضرت زید بن حارثہ کو (جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے) اس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر کیا۔ اور ارشاد فرمایا، کہ اگر وہ شہید ہو جائیں، تو جعفرؓ سپہ سالار ہوں اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہؓ بن رواحہ سردار لشکر بنیں۔ اگر وہ بھی شہید ہو گئے، تو پھر سپاہی جس کو پسند کریں اپنا سردار بنالیں۔

حضرت جعفرؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حقیقی بھائی تھے۔ اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ معزز انصاری اور مشہور شاعر تھے اس لئے لوگوں میں چرچے ہو گئے کہ ان دو جلیل القدر ہستیوں کے ہوتے ہوئے ایک آزاد شدہ غلام کو کس بنا پر افسر مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن مساوات کے علمبردار پیغمبرؐ نے ان کی باتوں کی قطعاً پرواہ نہ کی۔

Marfat.com

اور مقام ثنیۃ الوداع تک خود فوج کی مشایعت کے لئے ساتھ تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر اُن کے سامنے مندرجہ ذیل خطبہ دیا، اور پھر اُن کو رخصت کر کے واپس تشریف لے آئے:۔

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ۔	اللہ کا نام لے کر خدا کے دشمنوں
فَقَاتِلُوْا عَدُوَّ اللّٰہِ وَ	اور اپنے دشمنوں سے ملک شام
عَدُوَّکُمْ بِالشَّامِ۔ وَ	میں لڑائی لڑو۔ وہاں تمہیں
سَتَجِدُوْنَ فِیْھَا رِجَالًا	خانقاہوں میں گوشہ نشین
فِی الصَّوَامِعِ مُعْتَزِلِیْنَ	(راہب) ملیں گے۔ خبردار
النَّاسَ فَلَا تَتَعَرَّضُوْا	ان سے تعرض نہ کرنا۔
لَھُمْ۔	

وَ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ	ان کے علاوہ بعض ایسے ملیں گے
لِلشَّیْطٰنِ فِیْ رُءُوْسِھِمْ	جن کی کھوپڑیوں میں شیطان
مَفَاحِصُ فَافْلَعُوْھَا	نے گھونسلے بنا رکھے ہیں، تلوار
بِالسُّیُوْفِ۔ لَا تَقْتُلُنَّ	سے ان کا قلع قمع کر دو۔ دیکھو!
امْرَاَۃً وَلَا صَغِیْرًا ضَرَعًا	عورت، شیر خوار بچے اور بوڑھے
وَلَا کَبِیْرًا۔ وَلَا تَقْطَعُنَّ	کو قتل نہ کرنا۔ نہ کھجور یا دوسرا کوئی
نَخْلًا وَلَا شَجَرًا وَلَا	درخت کاٹنا۔ نہ کوئی عمارت
تَھْدِمُنَّ بِنَاءً۔	مسمار کرنا۔

جب شرحبیل کو اس فوج کی خبر ملی، تو اس نے کم و بیش ایک لاکھ فوج سے ان کا

Marfat.com

مقابلہ کیا۔ میدان جنگ میں حضرت زیدؓ۔ حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ یکے بعد دیگرے دادِ شجاعت دے کر شہید ہو گئے۔ پھر اسلامی جھنڈا حضرت خالد بن ولید نے ہاتھ میں لیا۔ اور نہایت بہادری سے لڑتے رہے یہاں تک کہ لشکر کو دشمنوں کی زد سے بچا لائے۔ آنحضرتؐ کو یہ تمام واقعہ بذریعہ کشف معلوم ہو گیا، تو آپ نے اُسی وقت تمام مسلمانوں کو جمع کیا۔ اور مسجد میں مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ خطبہ دیتے وقت فرطِ غم سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

لے ان تینوں سپہ سالاروں نے میدان جنگ میں جس طرح شجاعت کی داد دی ہے اس کی تفصیل یہ ہے، کہ حضرت زید لڑتے اور کفار کو تہ تیغ کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔ کفار نے چاروں طرف سے اُن کو گھیر لیا۔ یہاں تک کہ وہ برچھیاں کھا کر شہید ہو گئے۔ ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے علم ہاتھ میں لیا۔ گھوڑے سے اُتر کر پہلے خود اپنے گھوڑے کے پاؤں پر تلوار ماری، کہ اس کی کونچیں کٹ گئیں۔ اور پیادہ دُشمنوں سے لڑنے لگے۔ کفار نے ان کو بھی نرغہ میں لے لیا۔ بالآخر ان کا دایاں ہاتھ کٹ کر الگ جا پڑا۔ تو اُنہوں نے بائیں ہاتھ سے جھنڈے کو تھام لیا۔ جب وُہ بھی کٹ گیا۔ تو عَلم کو گردن سے لگا کر سینے سے سنبھالے رہے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ حضرت عبداللہؓ ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے ان کی لاش پر تلواروں اور برچھیوں کے ۹۰ زخم گِنے تھے۔ لیکن سب کے سب سامنے کی جانب تھے، پشت نے یہ داغ نہیں اُٹھایا تھا۔ پھر عبداللہؓ بن رواحہ نے بڑھ کر علم کو اپنے ہاتھ میں پکڑا۔ تھوڑی دیر لڑ کر یہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر حضرت خالدؓ نے عَلم ہاتھ میں لیا وہ میدانِ جنگ میں بجلی کی طرح کوندرہے تھے۔ شام تک تین ہزار مسلمانوں کو ایک لاکھ رُومی فوج سے اس بے جگری سے لڑایا، کہ خود اُن کے ہاتھ میں آٹھ تلواریں ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں۔ اور ان کو بچا کر واپس لے آئے۔

کشفی خطبہ

(۳۱)

آپ نے فرمایا :-

اُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هٰذَا	میں تمہارے غازی لشکر کی نسبت خبر
الْغَازِیْ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا فَلَقُوا	دیتا ہوں کہ انہوں نے جا کر دشمنوں کا
الْعَدُوَّ۔ فَقُتِلَ زَيْدٌ شَهِيْدًا۔	مقابلہ کیا۔ پہلے زید شہید ہوا،
ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ فَشَدَّ	تو جعفر علم ہاتھ میں لے کر دشمن پر
عَلَى الْقَوْمِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا	حملہ آور ہوا حتّٰی کہ وہ بھی شہید ہوئے
ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ	پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا
رَوَاحَةَ فَاَثْبَتَ قَدَمَيْهِ	اور خوب قدم جمائے۔ حتّٰی کہ جام
حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا ثُمَّ اَخَذَ	شہادت نوش کر گئے۔ پھر خالد بن
اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ لَمْ يَكُنْ	ولید نے جھنڈا اٹھایا۔ اور سب سے
مِنَ الْاُمَرَاءِ مِثْلُهُ هُوَ اَقَرَّ نَفْسَهُ	بڑھ کر کام کیا۔ اور میدان میں جما رہا
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِكَ	اے اللہ وہ تیری تلواروں میں سے ایک
فَاَنْتَ تَنْصُرُهُ	تلوار ہے۔ اس کی امداد فرما

Marfat.com

خطبۂ تبوک

(۳۲)

غزوۂ موتہ کے بعد شام کے ایک قافلہ نے آکر بتایا۔ کہ رومیوں نے شام میں ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے۔ جس میں لخم، جذام اور غسان کے تمام عرب شامل ہیں۔ وہ عنقریب مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ آپ نے مناسب سمجھا، کہ اس فوج کی مدافعت عرب کی سرزمین میں داخل ہونے سے پہلے کر لی جائے۔ تاکہ ملک کے اندرونی امن میں خلل واقع نہ ہو۔ اس بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ چند دنوں میں تیس ۳۰ ہزار اسلام کے پروانے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔

چونکہ یہ مقابلہ ایسی سلطنت سے تھا، جو تقریباً نصف دنیا پر حکمران تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے دل کھول کر چندہ دیا۔ اور باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا۔ سفر دور و دراز کا تھا۔ لیکن جان نثاروں نے جانے میں کسی قسم کی پس و پیش نہیں کی۔ البتہ عبداللہ بن اُبی مشہور منافق نے اپنے لوگوں کو یہ کہہ کر روک لیا۔ کہ اب محمدؐ اور اس کے ساتھی مدینہ واپس نہیں آسکیں گے قیصر

انہیں قید کر کے مختلف ممالک میں بھیج دے گا۔ اور ان کی تحریک کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس لئے ان کے ساتھ چلے جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ الغرض تیس ہزار کی جمعیت لے کر آپ تبوک پہنچے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا، کہ وہ خبر صحیح نہ تھی۔ وہاں آپ نے صحابہؓ کے سامنے ایک بلیغ وعظ فرمایا، جو جوامع الکلم کا بہترین نمونہ ہے۔ حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا:۔

اَمَّا بَعْدُ - فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ -	اما بعد۔ ہر ایک کلام سے خدا کی کتاب سچائی میں بڑھ کر ہے۔
وَاَوْثَقُ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی -	سب سے بڑھ کر مضبوط کڑا تقویٰ کا کلمہ ہے
وَخَیْرُ الْمِلَلِ مِلَّۃُ اِبْرٰہِیْمَ -	سب ملتوں سے بہتر حضرت ابراہیم کی ملت ہے
وَخَیْرُ السُّنَنِ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ	سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے
وَاَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ	اللہ کے ذکر کو سب باتوں پر شرف حاصل ہے
وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ	سب بیانات سے بہتر یہ قرآن ہے
وَخَیْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُھَا -	بہترین کام اولوالعزمی کے کام ہیں
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا -	بدعات بدترین چیزیں ہیں۔
وَاَحْسَنُ الْھَدْیِ ھَدْیُ الْاَنْبِیَاءِ -	انبیاء کی روش سب روشوں سے اچھی ہے
وَاَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّھَدَاءِ	سب سے بہتر موت شہیدوں کی موت ہے۔
وَاَعْمَی الْعَمٰی الضَّلَالَۃُ بَعْدَ الْھُدٰی	ہدایت کے بعد گمراہی سب سے بڑھ کر اندھا پن ہے
وَخَیْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ -	بہترین کام وہ ہیں جو مفید ہوں۔
وَخَیْرُ الْھُدٰی مَا اتُّبِعَ -	بہترین روش وہ ہے جس کی پیروی ہو سکے۔

وَشَرُّ الْعَمٰی عَمَی الْقَلْبِ۔ — بدترین کوری، دل کی کوری ہے۔

وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی۔ — بلند (دینے والا) ہاتھ، پست (لینے والے) ہاتھ سے اچھا ہے۔

وَمَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْہٰی۔ — تھوڑا اور کافی مال غفلت میں ڈالنے والی مالداری سے اچھا ہے۔

وَشَرُّ الْمَعْذِرَۃِ حِیْنَ یَحْضُرُ الْمَوْتُ — بدترین عذر وہ ہے جو بحالت نزع کیا جائے۔

وَشَرُّ النَّدَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ — قیامت کی ندامت سب سے بدتر ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا یَاْتِی الْجُمُعَۃَ اِلَّا دُبُرًا۔ — بعض لوگ جمعہ پڑھنے آتے ہیں مگر ان کے دل پیچھے لگے رہتے ہیں۔

وَمِنْہُمْ مَنْ لَّا یَذْکُرُ اللّٰہَ اِلَّا ھُجْرًا۔ — اور بعض لوگ بہت کم کم خدا کا ذکر کرتے ہیں۔

وَمِنْ اَعْظَمِ الْخَطَاءِ اللِّسَانُ الْکَذُوْبُ۔ — جھوٹی زبان سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔

وَخَیْرُ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ — نفس کی فارغ البالی بہترین فارغ البالی ہے۔

وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی۔ — بہترین توشہ تقویٰ ہے۔

وَرَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ — خدا سے ڈرتے رہنا دانائی کا بھید ہے۔

وَخَیْرُ مَا وُقِرَ فِی الْقُلُوْبِ الْیَقِیْنُ۔ — یقینی بات خوب دلنشین ہوتی ہے۔

Marfat.com

وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ۔	شک پیدا کرنا کفر کی علامت ہے
وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔	مُردے پر نوحہ کرنا جاہلیت کی یادگار ہے۔
وَالْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ۔	خیانت کرنا جہنم کا سامان تیار کرنا ہے
وَالسُّكْرُ كَيٌّ مِنَ النَّارِ۔	بدمست ہونا آگ میں جلنا ہے۔
وَالشِّعْرُ مِنْ اِبْلِيْسَ۔	(بیہودہ) شعرگوئی شیطانی کام ہے
وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ۔	شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔
وَشَرُّ الْمَاٰكِلِ مَاٰكُلُ مَالِ الْيَتِيْمِ۔	یتیم کا مال کھا جانا بدترین روزی ہے۔
وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ	سعادت مند دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے
وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ	بدبخت ماں کے پیٹ میں ہی بدبخت ہوتا ہے
وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ۔	ہر شخص کو چار ہاتھ زمین (قبر) میں جانا ہے۔
وَالْاَمْرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ۔	کام کا انجام دیکھنا چاہیئے۔
وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ۔	عمل کا مدار انجام پر ہے۔
وَشَرُّ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْكَذِبِ۔	جھوٹا خواب بدترین خواب ہوتا ہے۔
وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ۔	ہر آنے والی چیز قریب ہے۔
وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ۔	مومن کو گالی دینا فسق ہے۔
وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔	اور اس سے لڑنا کفر کی علامت ہے
وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ	مومن کی غیبت کرنا اللہ کی معصیت ہے۔

وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ۔	مومن کا مال اس کی جان کے برابر محترم ہے۔
وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ۔	جو خدا سے استغنا کرتا ہے۔ خدا اُسے جھٹلاتا ہے۔
وَمَنْ يَّغْفِرْ يُغْفَرْ لَهٗ۔	جو لوگوں کی عیب پوشی کرتا ہے خدا اُس کی عیب پوشی کرتا ہے۔
وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ۔	جو معافی دیگا خدا اُس کو معاف کرتا ہے۔
وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ۔	جو غصہ پی جاتا ہے، خدا اُس کو اجر دیتا ہے۔
وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ۔	جو نقصان پر صبر کرتا ہے، خدا اس کو عوض دیتا ہے۔
وَمَنْ تَتَبَّعَ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ۔	جو لوگوں کے عیوب پھیلاتا ہے خدا اُس کو رسوا کر دیتا ہے۔
وَمَنْ يَّصْبِرْ يُضَاعِفِ اللّٰهُ لَهٗ	صابر کو خدا دُگنا اجر دیتا ہے۔
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ	نافرمان کو خدا عذاب دیتا ہے۔

(زاد المعاد ج ۱ ص ۶۲)

پھر تین دفعہ استغفار پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ختم فرمایا۔

(۳۳)

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ازدشنوءة کے ایک آدمی عبداللہ بن لُتبیہ کو قبیلہ بنو سلیم کا تحصیلدار مقرر کرکے بھیجا۔ جب وہ صدقات وصول کرکے واپس آیا۔ تو حساب دیتے وقت کچھ مال علیحدہ رکھ کر کہنے لگا۔ یہ ان لوگوں نے مجھے تحفے تحائف دیئے ہیں۔ اس لئے یہ میرا اپنا مال ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر یہ سچ ہے کہ انھوں نے تمہیں تحفے عطا کئے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ جب تم اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہتے تھے، تو وہ لوگ تمہارے پاس کتنے ہدیے بھیجتے تھے۔ پھر آپ نے عام لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ جس میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا:۔

أَمَّا بَعْدُ۔ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ — اما بعد! جب میں تم میں سے کسی
الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ — شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجتا
مِمَّا وَلَّانِي اللهُ فَيَأْتِينِي — ہوں۔ تو وہ واپس آکر کہتا ہے۔
فَيَقُولُ: هٰذَا مَالُكُمْ وَ — کہ یہ تمہارا مال ہے۔ اور یہ

هٰذا هدية أهديت لي - أفلا جلس في بيت أبيه وأمه حتى تأتيه هديته إن كان صادقًا والله لا يأخذ أحد منكم شيئًا بغير حقه إلا لقي الله تعالى يحمله يوم القيامة فلا عرفن أحدًا منكم لقي الله يحمل بعيرًا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر

میرے تحفے اور ڈالیاں ہیں۔ اگر وہ سچ کہتا ہے، تو کیوں اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھتا۔ جہاں لوگ اُسے ڈالیاں بھیجتے رہیں۔ خدا کی قسم، جو شخص ناجائز طور پر کوئی چیز لے لے گا۔ قیامت کے دن اُسے اٹھائے ہوئے دربارِ خداوندی میں حاضر ہوگا۔ میں تم میں سے اُن شخصوں کو پہچانوں گا جو ایک بڑبڑاتے ہوئے اونٹ، یا آواز دینے والی گائے یا ممیاتی ہوئی بکری اٹھائے خدا کے سامنے پیش ہوں گے

پھر آپ نے دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا:-

اللّٰھم ھل بلغت (مسلم ج ۲ ص ۱۲۱) کیوں؟ میرا فریضہ تبلیغ ادا ہو چکا؟

آنحضرتؐ کے نزدیک کسی سرکاری افسر کے لئے رعایا سے تحفے قبول کرنا ممنوع تھا۔ کیونکہ ایسا افسر انصاف کرنے کی طاقت کھو بیٹھتا ہے اور شعوری یا غیر شعوری طور پر تحفے دینے والوں کی طرف جھک پڑتا ہے۔

حکام کے پاس جو تحفے بھیجے جاتے ہیں۔ وہ دراصل رشوت ہوتی ہے ورنہ لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ اپنا مال دوسروں کو دیا کریں۔ اس خطبے میں اس مسئلے کو نہایت خوبصورت اور دلنشیں پیرایے میں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

(۳۴)

عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ روایت کرتے ہیں، کہ ایک دن میں مسجد حرام میں آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص خانہ کعبہ کے سایہ میں لوگوں کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہیں۔ میں بھی آکر بیٹھ گیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ ایک مرتبہ کسی سفر میں ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ ایک پڑاؤ پر اتر کر ہم قیام و طعام کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ کوئی خیمہ نصب کر رہا تھا کوئی اپنی سواری کے لئے آب و دانہ کا انتظام کر رہا تھا۔ کہ اتنے میں منادی نے ندا کی۔ لوگو! نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ آواز سن کر ہم سب چلے آئے۔ تو آپؐ نے ذیل کا خطبہ دیا :-

اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ	مجھ سے پہلے بھی ہر پیغمبر پر یہ
اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَدُلَّ	مقرر تھا، کہ وہ اپنی امت کو بھلائی
اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ	کی تعلیم دے۔ اور برائی کرنے
لَھُمْ۔ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا	سے ڈرائے۔ اور میری امت کی

يَعْلَمُهٗ لَهُمْ۔ وَاِنَّ
اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ
عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا۔ وَ
سَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ
وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْئُ
فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا
بَعْضًا وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ
فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
مُهْلِكَتِيْ۔ ثُمَّ تَنْكَشِفُ
وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ
الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ۔
فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ
عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ
الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ
وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ۔ وَلْيَاْتِ اِلَى
النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ
يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ
اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ

ابتدا میں آرام و عافیت ہے اور
آخری حصہ میں فتنے آنے والے
ہیں۔ جن میں سے ہر پچھلا فتنہ
پہلے کی نسبت زیادہ سخت ہوگا
جب ایک فتنہ آئے گا تو مومن
کہیں گے۔ یہ فتنہ ہم کو ہلاک کر
دے گا۔ پھر وہ کھل جائے گا۔
اور دوسرا فتنہ آجائے گا، تو
مومن لوگ اسی کو آخری فتنہ
سمجھ لیں گے۔ پس جو یہ چاہے
کہ دوزخ سے بچ کر جنت میں
داخل ہو جائے۔ وُہ ہر وقت
اپنے ایمان پر نظر رکھے، اور
لوگوں سے وُہی سلوک کرے،
جس کی ان سے توقع رکھتا ہے
جس نے ایک امام کی بیعت
کر لی۔ اُس نے جان و مال اس
امام کے ہاتھ میں دے دیئے
پس حتی الوسع اس کی متابعت

Marfat.com

بِيَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ	کرے۔ اگر کوئی دُوسرا اُس کے
فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ۔	مقابلہ پر نکل کر بغاوت کرے
فَإِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ	تو سب مل کر اُس کی گردن
فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ۔	مار دو۔

حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مَیں نے اُن کے قریب پہنچ کر کہا۔ کیا واقعی آپ نے یہ حدیث رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اُنہوں نے ہاتھوں سے کان اور دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ہاں اس حدیث کو میرے کانوں نے سُنا۔ اور دل نے محفوظ رکھا ہے۔ مَیں نے کہا۔ یہ تمہارا چچا زاد بھائی معاویہ (جو سریر آرائے خلافت ہے) ہمیں حکم دیتا ہے، کہ ہم ناجائز طور پر ایک دُوسرے کا مال کھائیں۔ اور ایک دُوسرے کی جان لیں۔ حالانکہ خداوند تعالےٰ کا حکم ہے :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا	اے ایمان والو! ایکدوسرے کا
تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ	مال ناجائز طریقوں سے نہ کھایا
بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ	کرو۔ بجز اس کے کہ باہمی رضامندی
تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ	سے لین دین ہو۔ اور اپنے آپ کو
وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ۔	ہلاک نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ تم پر
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۔	مہربان ہے۔

(بتاؤ۔ ایسے حاکم کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ یا نہیں؟) حضرت عبداللہ نے کچھ دیر سکوت فرما کر جواب دیا :۔

Marfat.com

اَطِعْہُ فِی اِطَاعَۃِ اللّٰہِ	جائز امور میں اس کی
وَاعْصِہٖ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ	متابعت کرو۔ اور ناجائز میں
عَزَّ وَجَلَّ ۔	نافرمانی ۔

(مسلم ج ۲ صفحہ ۱۲۶)

اس خطبے میں اطاعت امیر کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اسلام کا بہت بڑا رکن ہے۔ اور مسلمانوں کی شیرازہ بندی کا تنہا ذریعہ ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن کے سوال اور حضرت ابن عباسؓ کے جواب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اطاعت امیر اس وقت تک ضروری ہے۔ جب تک امیر خدا و رسول کے احکام کی اطاعت کرتا رہے۔ ورنہ جب ان دونوں کی باہم ٹکر ہونے کا اندیشہ ہو، تو پھر حکم یہ ہے۔ کہ "لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق"۔

(٣٥)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین کی ایک مجلس میں تشریف لائے، تو اُن کی طرف خطاب کرکے فرمایا:-

يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ	اے گروہ مہاجرین! میں خدا سے
خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ	تمہارے لئے پانچ باتوں میں پڑنے
وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ	سے پناہ مانگتا ہوں ۔
لَمْ يَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ	جب کسی قوم میں برملا فحش کام ہونے
قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا	لگتے ہیں، تو وہ لوگ طاعون،
بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ	اور دوسری ایسی گوناگوں بیماریوں
الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ	میں مبتلا ہوجاتے ہیں جن سے
الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ	ان کے اسلاف محض ناآشنا
أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا ۔	اور بے خبر تھے ۔

وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ ۔

اور جب کوئی قوم ماپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے، تو وہ قحط سالی، سخت محنت، اور مظالم سلطانی میں پھنس جاتی ہے ۔

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكٰوةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا ۔

اور جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اُن پر بارش بند ہو جاتی ہے اگر اُن کے چوپائے نہ ہوں، تو ان پر مینہ کی ایک بُوند بھی نہ برسے ۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ۔

اور جب کوئی قوم اللہ اور رسُول کے ساتھ عہد شکنی کرتی ہے، تو اللہ اُن پر دُشمن مسلّط کر دیتا ہے، جو اُن کے اموال چھین لیتا ہے ۔

وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ۔

اور جب کبھی مُلک کے حُکّام احکام خداوندی کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیتے ہیں، تو اللہ تعالےٰ اُس قوم میں پھوٹ ڈال دیتا ہے ۔

(ابن ماجہ باب العقوبات)

Marfat.com

(۳۶)

عرب کے مشہور داتا حاتم طائی کے بیٹے حضرت عدیؓ کا بیان ہے کہ میں اسلام لانے کی غرض سے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے جا کر سلام کیا۔ فرمایا "کون؟" میں نے کہا عدی بن حاتم۔ آپ مجھے لے کر اپنے گھر کی طرف چلے۔ راستہ میں ایک بڑھیا ملی۔ اس نے آپ کو دیر تک ٹھہرا لیا۔ اور ادھر اُدھر کی باتیں کرتی رہی۔ آپ اُس کی لمبی داستان باطمینان سُنتے رہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں پہنچے۔ اور چمڑا کے ایک گدیلے پر جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ بیٹھ گئے۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے خدائے برتر کی تعریف کے بعد فرمایا:-

مَا يُفِرُّكَ اَيُفِرُّكَ اَنْ — تم کس چیز سے بھاگتے رہے؟

تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — لا الٰہ الا اللہ کہنے سے؟

Marfat.com

فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰہٍ سِوَی اللہِ ؟	کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہو سکتا ہے ؟
اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ یُّقَالَ اَللہُ اَکْبَرُ وَھَلْ تَعْلَمُ شَیْئًا اَکْبَرَ مِنَ اللہِ ؟	تم اللہ اکبر کہنے سے بھاگتے رہے تو کیا اللہ سے بھی کوئی بڑا تم کو معلوم ہے ؟

پھر آپ نے فرمایا "اے عدی یہود پر غضب ہو چکا ہے۔ اور نصاریٰ گمراہ ہو چکے ہیں"۔ میں نے کہا۔"یارسول اللہؐ۔ میں یہودیت اور نصرانیت دونوں کو چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں"۔ میرے اس جملہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر بشاشت اور فرحت نمایاں ہوئی ؛

پھر آپ نے مجھے ایک انصاری کے گھر ٹھرا لیا۔ جہاں سے میں صُبح شام آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کرتا تھا۔ ایک دن میں خدمت اقدس میں حاضر تھا، کہ کچھ لوگ امداد طلب کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے نماز کے بعد صحابہؓ کو تلقین کی، کہ ان غریب نوواردوں کی امداد کریں۔ پھر آپ نے فرمایا :-

اَیُّھَا النَّاسُ: اِرْضَخُوْا مِنَ الْفَضْلِ وَلَوْ بِصَاعٍ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ بِقَبْضَۃٍ وَلَوْ بِنِصْفِ قَبْضَۃٍ یَقِیْ اَحَدُکُمْ وَجْھَہٗ حَرَّ	لوگو! بچے ہوئے مال میں سے غریبوں کی امداد کرو۔ زیادہ نہ ہو تو ایک صاع غلہ ہی سہی۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو، تو آدھا صاع، ورنہ ایک مٹھی یا آدھی مٹھی اٹھا کرے دیا کرو۔ تم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو آتش

Marfat.com

جَهَنَّمَ اَوِالنَّارِ ۔ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقَى اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ۔ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَّوَلَدًا۔ فَيَقُوْلُ بَلٰى ۔ فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَتَّقِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ ۔ لِيَتَّقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى

دوزخ سے ایک کھجور یا نصف کھجور ہی دے کر بچا لے۔ اگر اتنا بھی نہ بن سکے، تو نرم جواب دے کر سائل کو ٹال دے۔ کیونکہ تمہیں خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ وُہ تم سے یہی کہے گا۔ کہ کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد نہیں دیئے تھے۔ بندہ عرض کرے گا۔ ہاں خداوند دیئے تھے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ بتاؤ۔ پھر تم نے اپنے لئے کیا رکھ چھوڑا ہے! اس وقت بندہ آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا۔ مگر دوزخ کی گرمی سے بچنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے گا۔

پس کم از کم نصف خرما دے کر دوزخ سے بچنے کا سامان کرو۔ ورنہ ملائم جواب دے دیا کرو۔ کیونکہ مجھے یہ خوف بالکل نہیں، کہ تم فاقہ کشی کرو گے۔ کیونکہ خدا تمہارا ناصر ہے۔ اور وُہی دینے والا ہے۔

Marfat.com

تَسِيْرُ الظَّعِيْنَةُ مَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرِقَ ۔	(اسلامی سلطنت کو اتنا عروج حاصل ہو جائے گا کہ) تنہا ایک عورت مدینہ اور حیرہ کے درمیان سفر کرے گی، اور اس کو چور چکار کا کوئی خطرہ نہ ہو گا ۔
(زاد المعاد جلد ا صفحہ ۴۵۵)	

حضرت عدیؓ فرماتے ہیں، کہ جس وقت میں نے یہ ارشاد مبارک سُنا، تو مجھے خیال ہوا۔ کہ اُن دنوں بنو طے کے چور کہاں گئے ہوں گے (یعنی کچھ ہو، مگر وہ چوری اور ڈاکہ زنی سے باز نہیں آئیں گے) مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ ایک عورت قادسیہ سے سفر کر کے حرم تک آتی ہے۔ اور اُس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا ۔ (بخاری)۔

نوٹ:۔ حاتم طائی کے فرزند نے حدیث بھی روایت کی، تو ایسی جس میں فیاضی اور سخاوت پر زور دیا گیا ہے ۔

Marfat.com

(۳۷)

طارق بن عبداللہ روایت کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ میں مکہ کے مجاز نامی بازار میں سودا سلف لے رہا تھا۔ اتنے میں ایک شخص جبہ اوڑھے ہوئے آیا۔ جو پکار پکار کر کہتا تھا:۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا ۔ لوگو! توحید کا اقرار کرو۔ نجات پاؤ گے۔

اتنے میں اس کے پیچھے ایک دوسرا شخص آیا، جو پتھر اٹھا اٹھا کر اُسے مارتا تھا۔ اور کہتا تھا:۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ لَا تُصَدِّقُوْا فَاِنَّهٗ کَذَّابٌ ۔ لوگو! اس کی بات نہ مانو۔ یہ شخص جھوٹا ہے۔

میں نے یہ عجیب واقعہ دیکھ کر کسی سے دریافت کیا "یہ کون لوگ ہیں؟" اس نے کہا۔ یہ پہلا شخص وہ ہاشمی ہے جو اپنے کو پیغمبر بتاتا ہے۔ اور یہ دوسرا شخص اس کا چچا عبد العزی (ابولہب) ہے۔ بھتیجا گلیوں میں پھر کر لوگوں کو

اپنی طرف بُلاتا ہے۔ اور چچا لوگوں کو اس کے گرد جمع ہونے سے روکتا ہے

اس واقعہ کو برسوں گذر گئے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت فرمائی۔ اتّفاق سے ایک دفعہ مَیں اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ کھجور خریدنے کے لئے ربذہ سے مدینہ چلا گیا۔ جب ہم آبادی کے قریب پہنچے، تو کپڑے بدلنے کے لئے باہر اُتر پڑے، اتنے میں ہمارے پاس ایک شخص آیا۔ جس نے دو پُرانی چادریں پہن رکھی تھیں۔ اس نے سلام کر کے ہمارا مسکن اور منزل مقصود پوچھا ہم نے کہا۔ ربذہ سے یہاں کھجور لینے آئے ہیں۔ ہمارے پاس ایک سُرخ اونٹ تھا، جو اُس کو پسند آیا۔ کہنے لگا۔ یہ اُونٹ بیچتے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہاں! اتنے کھجوروں کے عوض دیدیں گے۔ اس نے تکرار کیئے بغیر مُہار تھام لی۔ اور چل دیا۔

اس کے مُنہ پر تو ہم لحاظ کے مارے کچھ نہ کہہ سکے لیکن جب وُہ آبادی میں پہنچ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تو ہم نے آپس میں کہا۔ کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ ایک انجان آدمی کو اونٹ دے دیا۔ اور اس سے قیمت وصُول کرنے کا کوئی انتظام نہ کیا۔

ہم ابھی باتیں کر رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے آکر کہا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے اُونٹ کی قیمت کی کھجور میرے ہاتھ بھیجی ہے، اسے ناپ کر پُورا کر لو۔ تمہاری ضیافت کی کھجور الگ ہے۔ ہم نے کھجور وصُول

کر لی۔ جب ضروریات سے فارغ ہوئے، تو شہر کا رُخ کیا مسجد نبوی کے پاس پہنچ کر دیکھا۔ ہمارا وُہی خریدار منبر پر کھڑا وعظ کر رہا ہے۔ ہم نے آپ کی زبان مبارک سے حسب ذیل الفاظ سُنے۔ آپ نے فرمایا:۔

تَصَدَّقُوْا فَاِنَّ الصَّدَقَةَ	لوگو! خیرات دیا کرو۔ خیرات دینا
خَيْرٌ لَّكُمْ۔ اَلْيَدُ الْعُلْيَا	تمہارے لئے بہتر ہے۔ دینے والا
خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔	ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
اُمَّكَ وَاَبَاكَ۔ وَاُخْتَكَ	ماں کو، باپ کو، بہن کو، بھائی
وَاَخَاكَ وَاَدْنَاكَ اَدْنَاكَ۔	کو، پھر قریبی رشتہ داروں کو
(زاد المعاد ج ۱ صفحہ ۵۰۴)	حسب مراتب دیا کرو۔
(مواہب لدنیہ ج ۱ صفحہ ۲۴۴)	

Marfat.com

(۳۸)

حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں۔ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے منادی کرائی، کہ سب لوگ نماز کے لئے جمع ہو جائیں۔ یہ آواز سُن کر میں بھی مسجد میں پہنچ گئی۔ اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ مُسکراتے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور فرمایا۔ سب آدمی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں، اس کے بعد فرمایا۔ جانتے ہو، کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ	میں نے کسی ترغیب یا ترہیب کے
لِرَغْبَۃٍ وَّلَا لِرَھْبَۃٍ وَّ	لئے تمہارے اجتماع کی خواہش نہیں
لٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمَانِ	کی۔ بلکہ واقعہ یہ ہے، کہ تمیم داری
الدَّارِیَ کَانَ رَجُلًا	ایک عیسائی تھا۔ اس نے آج
نَصْرَانِیًّا فَجَآءَ فَبَایَعَ وَ	اسلام قبول کر کے بیعت کر لی۔

Marfat.com

أَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔

حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ ۔

قَالُوا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟

قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ۔

انہوں نے دجال کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا ہے، جو اُن ربانی تعلیمات کے مطابق ہے جو میں دجال کے متعلق تمہارے سامنے بیان کرتا رہا ہوں۔

تمیم داری کا بیان ہے کہ وہ قبائل لخم و جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ جہاز پر سوار ہوئے، طوفان کی وجہ سے ایک مہینہ تک موجوں کے خوفناک تھپیڑے کھا کھا کر وہ ایک دن مغرب کے قریب کسی (نامعلوم) جزیرہ میں پہنچے۔ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر ساحل پر اترے اور جزیرہ میں داخل ہوئے۔ وہاں انہیں ایک عجیب قماش کی عورت ملی جس کے بدن پر اس کثرت سے لمبے لمبے بال تھے کہ آگے پیچھے کی تمیز نہیں ہو سکتی تھی۔

انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟

کہنے لگی: میں جساسہ یعنی مخبرہ ہوں۔

Marfat.com

قَالُوْا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ ؟
قَالَتْ: يَا اَيُّهَا الْقَوْمُ
انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ
فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ
بِالْاَشْوَاقِ ۔
قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا
فَرِقْنَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً
قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا
فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ
قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا
مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ
مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى
كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ ۔
قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ ؟
قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى
خَبَرِىْ فَاَخْبِرُوْنِىْ مَا اَنْتُمْ ؟
قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ
الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِىْ سَفِيْنَةٍ

اُنہوں نے کہا۔ "جساسہ کیا ہوتی ہے؟"
اُس نے کہا۔ "تم لوگ سامنے والے
دیر میں جاؤ۔ وہاں ایک شخص
تمہارے حالات سُننے کا بہت
مُشتاق ہے"۔
تمیم کہتا ہے۔ جب اُس نے آدمی کا
ذکر کیا۔ تو ہم ڈرے، کہ یہ بھوت پریت
نہ ہو۔ بہرحال ہم نے دیر کا رُخ کیا
وہاں پہنچ کر ایک اتنا بڑا قوی ہیکل مرد
دیکھا، کہ اس سے پیشتر اس قدوقامت
کا انسان کہیں نظر سے نہ گذرا تھا،
یہ شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا،
اس کے ہاتھ گھٹنوں اور ٹخنوں کے بیچ میں
سے نکل کر گردن سے بندھے تھے۔
ہم نے متحیر ہو کر پُوچھا۔ "تو کون ہے؟"
وہ۔ "میں اپنے تئیں تم سے مخفی نہ
رکھوں گا، لیکن پہلے تم بتاؤ، کون ہو؟"
ہم۔ ہم عرب کے رہنے والے
ہیں۔ سمندر میں سفر کر رہے تھے

بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفَنَا الْبَحْرُ
حِيْنَ اغْتَلَمَ۔ فَلَعِبَ بِنَا
الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلٰى
جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا
فِيْ أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ
فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ
كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا
قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ قُلْنَا وَيْلَكِ
مَا أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا
الْجَسَّاسَةُ۔ قُلْنَا: وَمَا
الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتِ اعْمِدُوْا
إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ
فَإِنَّهٗ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ
فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَ
فَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ
أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً ۞

ایک مہینہ تک طوفان میں گھر کر
بحالت تباہ اس جزیرہ کے قریب
پہنچے۔ تو کشتیوں میں بیٹھ کر کنارے
پر آئے۔ جہاں ایک عجیب قسم کا جا
ملا۔ جس کے گھنے بالوں نے
اس کو نظروں سے اوجھل کر دیا تھا
ہم نے پوچھا: کون؟" اُس نے
کہا: "جساسہ"۔ ہم نے کہا۔
"جساسہ کیا ہوتی ہے؟" اُس نے
کہا: "تم لوگ اُس شخص کی
طرف جاؤ۔ جو دَیر میں ہے۔"
پس ہم لوگ عجلت سے تیرے
پاس پہنچے۔ مگر ہم ڈر رہے
تھے۔ کہ کہیں یہ بھوت پریت
کی قسم میں سے نہ ہو ۞

فَقَالَ۔ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ
نَخْلِ بَيْسَانَ ؟
قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟

وہ۔ "اچھا یہ بتاؤ۔ کہ بیسان کے
نخلستان کا کیا حال ہے؟"
ہم۔ "تم کیسا حال پوچھتے ہو؟"

قَالَ : اَسْئَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ ؟	وہ ۔"میرا مطلب یہ ہے، کہ اس نخلستان میں پھل لگتا ہے یا نہیں؟"
قُلْنَا : نَعَمْ ۔	ہم :۔"ہاں !"
قَالَ : اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ لَا تُثْمِرَ ۔	وہ :۔"یاد رکھو۔ وہ درخت عنقریب بے ثمر ہو جائیں گے۔"
قَالَ : اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ ۔	"اچھا بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟"
قُلْنَا : عَنْ اَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟	ہم ۔"کیسا حال ؟"
قَالَ : هَلْ فِيْهَا مَاءٌ ؟	وہ ۔"اس میں پانی موجود ہے"
قَالُوْا : هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ ۔	ہم ۔"اس میں تو پانی با فراط موجود ہے"
قَالَ : اَمَا اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ ۔	وہ ۔"عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔"
قَالَ : اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ ؟	"اچھا یہ بتاؤ کہ چشمہ زغر کا کیا حال ہے ؟"
قَالُوْا : عَنْ اَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟	ہم ۔"یعنی ؟"
قَالَ : هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ ؟	وہ :"کیا اس چشمہ میں پانی آرہا ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے زراعت کر رہے ہیں ؟"
قُلْنَا لَهٗ : نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ	ہم ۔"اس میں پانی کی بہتات ہے

الماءِ وأهلها يزرعون من ثمارها۔	اور لوگ اس سے اپنی زمینوں کو خوب سیراب کر رہے ہیں۔
قال: أخبروني عن نبيّ الأمّيّين ما فعل؟	وہ۔ اچھا یہ بتاؤ۔ کہ اُمیوں کے نبی (خیر البشر) نے ظاہر ہو کر کیا کچھ کیا ہے؟
قلنا: قد خرج من مكّة ونزل يثرب۔	ہم۔ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آبسے ہیں۔
قال: أقاتله العرب؟	وہ۔ کیا عرب اُن سے لڑائیاں لڑ چکے ہیں؟
قلنا: نعم۔	ہم۔ ہاں!
قال: كيف صنع بهم؟	وہ۔ لڑائیوں کا انجام کیا ہوا؟
فأخبرناه أنّه ظهر على من يليه من العرب وأطاعوه۔	ہم۔ وہ سب پر غالب آئے۔ اور لوگوں نے اُن کی اطاعت قبول کر لی ہے۔
قال۔	پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قال لهم۔ قد كان ذاك؟	اس نے کہا کیا واقعی ایسا ہو چکا؟
قلنا نعم۔	انہوں نے کہا۔ ہاں۔ ہم بالکل سچ کہتے ہیں
قال: أما إنّ ذاك خير لهم أن يطيعوه۔ وإنّي مخبركم عنّي۔ أنا المسيح الدّجّال وإنّي أوشك	اس نے کہا ہاں اُن کے لئے اطاعت ہی بہتر ہے۔ اب میں اپنی نسبت بھی بتا دوں کہ میں مسیح دجال ہوں، اور مجھے عنقریب یہاں سے

اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ۔	نکلنے کی اجازت ملے گی میں
فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ	چالیس دن میں روئے زمین کا دورہ
فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا	کروں گا۔ باستثناء مکہ اور طیبہ
فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ	کے، کہ ان دو شہروں میں مجھے
وَطَيْبَةَ۔ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ	داخلہ کی اجازت نہیں ہے جب
عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ	میں مکہ یا طیبہ میں داخل ہونے کی
اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا	کوشش کروں گا، تو ایک فرشتہ
اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ	شمشیر برہنہ لے کر میرے اقدام
السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ	میں مزاحم ہوگا۔ اور اُن کے ہر
عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ	نقب پر محافظ فرشتے مقرر
مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا	ہیں۔

(مسلم ج ۲ صفحہ ۴۰۵)

یہ واقعہ بیان فرما کر سرورِ کائنات ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر تین مرتبہ فرمایا۔ یہی طیبہ ہے۔ یہی طیبہ ہے۔ یہی طیبہ ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں دجال کی بابت خبر نہیں دی تھی؟ سب نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔ وہ بحرِ شام یا بحرِ یمن میں ہے۔ پھر مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ ادھر سے نکلے گا۔

Marfat.com

خُطبہ دربارۂ دجّال

(۳۹)

حضرت ابوامامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ جس کا اکثر حصہ دجّال سے متعلق تھا۔ اس خطبہ میں آپ نے ارشاد فرمایا :۔

إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي	
الْأَرْضِ مُنْذُ ذَرَأَ اللّٰهُ ذُرِّيَّةَ	اولادِ آدم پر جو سب سے بڑا فتنہ آنے والا ہے
آدَمَ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ	وہ دجّال کا ظہور ہے۔ اس لئے کوئی
وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا	ایسا پیغمبر نہیں ہوا۔ جس نے اپنی
إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ	اُمّت کو دجّال کے فتنے سے نہ ڈرایا
وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ۔ وَأَنْتُمْ	ہو۔ چونکہ میں آخری نبی ہوں، اور
آخِرُ الْأُمَمِ۔ وَهُوَ خَارِجٌ	تم آخری اُمّت ہو، اس لئے
فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ۔ وَإِنْ يَخْرُجْ	وہ لامحالہ تم میں ظاہر ہوکر رہے گا
وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ فَأَنَا	پس اگر میری موجودگی میں ظاہر
	ہوا۔ تو میں ہر مسلمان کا وکیل

حَجِيجُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنْ
يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي فَكُلٌّ
حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ
خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ
بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ
فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ
شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ
فَاثْبُتُوا فَإِنِّي سَأَصِفُهُ
لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِيَّاهُ
نَبِيٌّ قَبْلِي۔ إِنَّهُ يَبْدَأُ
فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ۔ وَلَا نَبِيَّ
بَعْدِي۔

ہوں۔ اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا، تو ہر شخص اپنی ذات کا کفیل آپ ہے۔ اور میں مسلمانوں کو اللہ پر چھوڑے دیتا ہوں۔

وہ شام اور عراق کے درمیانی صحرا سے نمودار ہو کر دائیں بائیں فساد کرتا ہوا آگے بڑھے گا۔ پس اے خدا کے بندو، تم ثابت قدم رہو۔ میں تمہیں اس کی وہ نشانیاں بتاتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائیں۔ وہ پہلے کہے گا، کہ میں پیغمبر ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ
وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوتُوا
وَإِنَّهُ أَعْوَرُ۔ وَإِنَّ رَبَّكُمْ
لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ
كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ، أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ

پھر کہے گا۔ میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے۔ نیز دجال یک چشم ہے اور تمہارا رب عیوب سے پاک ہے۔ اور اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر خواندہ اور اُمی شخص پڑھ سکے گا۔

Marfat.com

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ اس کے پاس جنت اور آگ ہوگی لیکن اس کی آگ درحقیقت جنت ہے اور اس کی جنت فی الواقع دوزخ ہے پس جو اس کی آگ میں مبتلا ہو وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھ لے جن کے اثر سے وہ آگ اس پر حضرت ابراہیم کی طرح ٹھنڈی اور بے ضرر ہو کر رہ جائے گی۔

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَقُولَانِ: يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ۔

اس کی ایک چال یہ ہوگی کہ ایک گنوار سے کہے گا۔ اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دکھاؤں، تو کیا تم میری خدائی کا اقرار کرو گے؟ وہ کہے گا ہاں ضرور کروں گا۔ تو وہ دو شیطانوں کو اس کے ماں باپ کی شکل میں لا کر کھڑا کر دے گا وہ دونوں اس سے کہیں گے اے بیٹا اس شخص کی پیروی کرو کیونکہ یہی تیرا پروردگار ہے۔

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلٰى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ

اس کی ایک طرح آزمائش یہ ہوگی کہ ایک آدمی کو پکڑ کر اس کے

فَيَقْتُلُهَا وَيَنْشُرُهَا بِالْمِنْشَارِ | سے چیر دے گا۔ حتیٰ کہ وہ دو ٹکڑے
حَتّٰى يُلْقِي شِقَّتَيْنِ۔ ثُمَّ | ہو کر گر پڑے گا۔ پھر حاضرین سے
يَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِي | کہے گا۔ میرے اس (نا شکر) بندے
هٰذَا۔ فَاِنِّي اَبْعَثُهُ الْاٰنَ۔ | کو دیکھو۔ میں ابھی اسے دوبارہ زندہ
ثُمَّ يَزْعَمُ اَنَّ لَهُ رَبًّا | کرتا ہوں۔ لیکن یہ پھر بھی میری ربّانیت
غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ۔ وَ | کا اقرار نہیں کرے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ
يَقُوْلُ لَهُ الْخَبِيْثُ مَنْ | اپنی قدرت سے اس شخص کو زندہ کردیگا
رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ۔ | تو وہ خبیث اس سے دریافت کریگا بتاؤ،
وَاَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ۔ اَنْتَ | تیرا خدا کون ہے؟ جواب ملیگا۔ میرا پروردگار
الدَّجَّالُ۔ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ | اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجّال ہے۔ خدا
بَعْدُ اَشَدَّ بَصِيْرَةً بِكَ | کی قسم! میں نے آج (اس استدراج کی وجہ سے)
مِنِّي الْيَوْمَ | تجھ کو اچھی طرح پہچان لیا ہے

ابو سعید کی روایت ہے۔ کہ اس وقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِي | میری اُمّت میں سے اس آدمی کا
دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ | رُتبہ سب سے زیادہ بلند ہو گا۔

فاروق اعظم کی شہادت تک ہم یہی سمجھ رہے تھے، کہ اُمّتِ محمدی میں سے دجّال کا اس طرح مقابلہ کرنے والے حضرت عمرؓ ہی ہوں گے۔ کیونکہ ایسی کڑی آزمائش میں ثابت قدم رہنا انہی کا کام تھا۔ مگر ان کی شہادت کے بعد ثابت ہوا۔ کہ حق و باطل کی اس زبردست جھڑپ کے لئے اللہ تعالےٰ کسی دوسرے

Marfat.com

فاروق کو پیدا کرے گا۔ اور یہ فخر اُسی کے حصّے میں آئے گا۔ آگے چل کر آپ نے فرمایا :۔

وإن من فتنته أن يأمر السماء أن تمطر فتمطر۔ ويأمر الأرض أن تنبت فتنبت۔	اس کا ایک فتنہ یہ ہے، کہ آسمان سے پانی برسائے گا، اور زمین سے سبزہ اُگائے گا۔
وإن من فتنته أن يمر بالحي فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة إلا هلكت	اس کا ایک فتنہ یہ ہے، کہ جو قبیلہ اُس کو جھٹلائے گا، اُس کے سارے مویشی مر جائیں گے۔
وإن من فتنته أن يمر بالحي فيصدقونه فيأمر السماء أن تمطر فتمطر ويأمر الأرض أن تنبت فتنبت حتى تروح مواشيهم من يومهم ذلك أسمن ما كانت وأعظمه وأمده خواصر وأدره ضروعا۔	اور جو قبیلہ اس کی تصدیق کرلے گا۔ تو وہ اپنے حکم سے اُن پر پانی برسائے گا۔ اور سبزہ اُگائے گا حتیٰ کہ ان کے مویشی اس دن سے نہایت فربہ، موٹے اور شکم سیر ہو کر بہت زیادہ دودھ دینے لگ جائیں گے۔
وإنه لا يبقى شيء من الأرض إلا وطئه وظهر	وہ مکہ اور مدینہ کے سوا تمام زمین کا چکر لگائے گا۔ اور ہر جگہ

عَلَيْهِ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَا يَأْتِيهَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ الظَّرِيبِ الْأَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبْخَةِ. فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ. فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَيُدْعَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْخَلَاصِ۔

کامیاب ہوگا۔ مگر ان دو شہروں میں جس دروازے سے داخل ہونے کا ارادہ کرے گا، تو برہنہ شمشیریں لیے ہوئے فرشتے اس کو روکیں گے۔ حتیٰ کہ وہ زمین شور کے سرخ ٹیلے پر کھڑا ہو جائے گا، تو مدینہ میں تین زلزلے آجائیں گے۔ جن سے ڈر کر سارے منافق اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ اور مدینہ سے خباثت ایسی نکل جائے گی جیسے بھٹی میں لوہے کا میل دُور ہو جاتا ہے۔ اور وہ دن "یوم آزادی" کے نام سے موسوم ہوگا۔

اس پر ام شریک بنت ابی العکر نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اُس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:۔

هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ۔ وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ

عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے وہ بھی اکثر بیت المقدس میں ایک نیک اور پرہیزگار آدمی

Marfat.com

فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ
يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ
عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ
يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى
لِيُقَدِّمَ عِيسَى يُصَلِّيْ۔
فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهُ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ
تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا
لَكَ أُقِيْمَتْ۔ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ
إِمَامُهُمْ فَإِذَا انْصَرَفَ
قَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
افْتَحُوا الْبَابَ فَيُفْتَحُ وَ
وَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ
سَبْعُوْنَ أَلْفَ يَهُوْدِيٍّ
كُلُّهُمْ ذُوْ سَيْفٍ مُحَلًّى
وَسَاجٍ۔ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ
الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا
يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

کی قیادت میں ہوں گے۔ ایک دن
جب کہ ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے
کے لئے مصلّے کی طرف بڑھے گا،
حضرت عیسٰیؑ بن مریم اتر پڑیں گے
اس پر وہ حضرت عیسٰی کو امامت سپرد
کرنے کے لئے پیچھے ہٹ جائے گا
لیکن حضرت عیسٰیؑ اس کے مونڈھے
پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، آپ خوشی
سے نماز پڑھائیں۔ چنانچہ وہی امام
لوگوں کو نماز پڑھاوے گا جب
نماز ہو چکے گی۔ تو حضرت عیسٰیؑ
فرمائیں گے۔ کہ مسجد کا دروازہ
کھول دو۔ جب دروازہ کھلے
گا۔ تو دجال ستر ہزار یہودیوں
کے ساتھ نظر آئے گا۔ جن کے
ہاتھوں میں جبڑاؤ تلواریں
ہوں گی۔ جب دجال کی نظر
حضرت عیسٰیؑ پر پڑے گی تو
پگھلنے لگے گا۔ اور بھاگ کھڑا

Marfat.com

وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا۔ وَيَقُوْلُ
عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِنَّ لِیْ فِيْكَ ضَرْبَةً لَنْ
تَسْبِقَنِیْ بِهَا فَيُدْرِكُهٗ
عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِیِّ
فَيَقْتُلُهٗ ۔ فَيَهْزِمُ اللّٰهُ
الْيَهُوْدَ۔ فَلَا يَبْقٰى شَیْءٌ
مِّمَّا خَلَقَ يَتَوَارٰى بِهٖ
يَهُوْدِیٌّ اِلَّا اَنْطَقَ اللّٰهُ
ذٰلِكَ الشَّیْءَ لَا حَجَرٌ وَّلَا
شَجَرٌ وَّلَا حَائِطٌ وَّلَا
دَابَّةٌ (اِلَّا الْغَرْقَدَةَ
فَاِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا
تَنْطِقُ) اِلَّا قَالَ يَا عَبْدَ
اللّٰهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا يَهُوْدِیٌّ
فَتَعَالَ اُقْتُلْهُ۔

ہوگا۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام اس کو پکار کر فرمائیں گے۔ ٹھہرو! مجھے تجھ پر ایک بھرپور وار کرنا ہے جس سے تو کسی حالت میں بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ اس کو "لد" نامی شرقی دروازے میں پاکر قتل فرماویں گے۔ پس اللہ تعالٰے سارے یہودیوں کو شکست دے دیگا۔ اب وہ جس چیز سے پناہ ڈھونڈھیں گے۔ پتھر ہو، یا درخت، دیوار ہو یا جانور، وہ پکار کر کہے گا۔ اے اللہ کے مسلمان بندے۔ آؤ۔ یہاں ایک یہودی چھپا ہوا ہے۔ اس کو قتل کر دینا فقط غرقدہ نامی درخت کے پیچھے وہ پناہ پاسکیں گے، کہ یہ درخت بولا نہیں کرتا۔

پھر آپ نے فرمایا :-

وَاِنَّ اَيَّامَهٗ اَرْبَعُوْنَ
سَنَةً۔ اَلسَّنَةُ كَنِصْفِ

دجال ۴۰ سال تک رہیگا۔ جس کا پہلا سال ۶ ماہ کے برابر ہوگا،

اَلسَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ	اور دوسرا ایک ماہ کے برابر اور مہینہ
وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَاٰخِرُ	ایک ہفتہ کے برابر، اور اس کے
اَيَّامِهٖ كَالشَّرَرَةِ يُصْبِحُ	آخری دن اتنے چھوٹے ہوں گے
اَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ	کہ ایک آدمی صبح کے وقت مدینہ
فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْاٰخَرَ	کے ایک دروازے سے چل پڑیگا
حَتّٰى يُمْسِيَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا	تو دوسرے دروازہ تک پہنچنے سے
رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ	پہلے پہلے شام ہو جائے گی کسی
فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ الْقِصَارِ.	نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ اُن دنوں
قَالَ: تُقَدِّرُوْنَ فِيْهَا	میں ہم نماز کس طرح ادا کرسکیں گے آپ نے
الصَّلٰوةَ كَمَا تُقَدِّرُوْنَهَا	فرمایا ۔ تم آج کل کی طرح اُن دنوں بھی
فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الطِّوَالِ.	اندازہ لگا لگا کر نماز پڑھ سکو گے ۔

اس بیان کے بعد نماز کا وقت ہوا ۔ تو آنحضرت ؐ نے نماز پڑھائی ۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے سلسلۂ کلام کو یوں شروع کیا :۔

فَيَكُوْنُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	پھر عیسٰے بن مریم علیہ السلام میری
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اُمَّتِيْ	اُمّت میں عادل، حاکم اور منصف
حَكَمًا عَدْلًا وَّاِمَامًا	امام ہو کر رہیں گے ۔ صلیب کو
مُقْسِطًا ۔ يَدُقُّ الصَّلِيْبَ	توڑیں گے ۔ سُور کو ذبح کریں
وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيْرَ ۔ وَيَضَعُ	گے ۔ جزیہ اور زکوٰۃ لینا بند
الْجِزْيَةَ ۔ وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ	کردیں گے ۔ نہ کسی سے بکری

فَلَا يَسْعٰى عَلٰى شَاةٍ وَّلَا
بَعِيْرٍ۔ وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ
وَالتَّبَاغُضُ وَ تُنْزَعُ
حُمَّةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَّةٍ
حَتّٰى يُدْخِلَ الْوَلِيْدُ
يَدَهٗ فِى الْحَيَّةِ فَلَا
تَضُرُّهٗ وَتُضِرُّ الْوَلِيْدَةُ
الْاَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا۔ وَ
يَكُوْنُ الذِّئْبُ فِى الْغَنَمِ
كَاَنَّهٗ كَلْبُهَا۔ وَتَمْلَأُ
الْاَرْضُ مِنَ الْمُسْلِمِ كَمَا
يُمْلَأُ الْاِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ
وَتَكُوْنُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً
فَلَا يُعْبَدُ اِلَّا اللّٰهُ وَتَضَعُ
الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا۔ وَتُسْلَبُ
قُرَيْشٌ مُلْكَهَا۔ وَتَكُوْنُ
الْاَرْضُ كَفَاثُوْرِ الْفِضَّةِ
تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ
اٰدَمَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ

لیں گے نہ اونٹ۔ اور ساری عداوت
اور بغض سینوں سے نکل جائیں گے
اور ہر زہریلے جانور کا زہر ختم ہو
جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک لڑکا
سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا
مگر ضرر نہ پائے گا۔ اور ایک لڑکی
شیر کو دھتکارے گی۔ مگر وہ اسے
نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور
بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح
رہے گا۔ گویا ان کا رکھوالا کتا ہے
اور زمین مسلمانوں سے ایسی بھر
جائے گی، جیسے پانی سے برتن،
اور سب کا کلمہ ایک ہو گا۔ خدا کے
سوا کوئی نہیں پوجا جائے گا۔ لڑائی
ختم ہو جائے گی۔ اور حکومت قریش
سے چھین لی جائے گی۔ اور زمین
نما اس چاندی کی طرح عہد آدمؑ
کے پھل اور سبزہ اگائے گی،
انگور کا ایک گچھا اور ایک انار

عَلَی الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ — پورے کنبہ کے لئے کافی ہوگا
فَیُشْبِعُھُمْ وَیَکُوْنُ — بیل بہت مہنگے ہو جائیں گے
الثَّوْرُ بِکَذَا وَکَذَا مِنَ — اور گھوڑوں کی قیمت چند درہم
الْمَالِ۔ وَتَکُوْنُ الْفَرَسُ — ہو کر رہ جائے گی۔
بِالدُّرَیْھِمَاتِ۔

صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ، گھوڑے کیوں سستے ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ اس لئے کہ لڑائی کا سوال درمیان سے اٹھ جائے گا۔ صحابہؓ نے کہا۔ اچھا، تو بیل کیوں اتنے مہنگے ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ کھیتی باڑی کے لئے مطلوب ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا:۔

وَاِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ — اور ظہور دجال سے
ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ — پہلے تین سال تک سخت
یُصِیْبُ النَّاسَ فِیْھَا — قحط پڑے گا۔
جُوْعٌ شَدِیْدٌ۔

یَاْمُرُ اللّٰہُ السَّمَآءَ فِی السَّنَۃِ — پہلے سال اللہ تعالیٰ کے
الْاُوْلٰی۔ اَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ — حکم سے آسمان سے ایک
مَطَرِھَا۔ وَیَاْمُرُ الْاَرْضَ — تہائی بارش رک جائے گی۔
فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِھَا ثُمَّ — اور زمین سے اسی قدر سبزہ
یَاْمُرُ السَّمَآءَ فِی الثَّانِیَۃِ — کم اگنے لگے گا۔ دوسرے سال
فَتَحْبِسُ ثُلُثَیْ مَطَرِھَا — دو تہائی بارش اور اسی قدر

وَيَأْمُرُ الْاَرْضَ، فَتَحْبِسُ	گیاہ کی کمی ہو جائے گی،
ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ـ ثُمَّ يَأْمُرُ	اور تیسرے سال نہ آسمان
اللّٰهُ السَّمَآءَ فِي السَّنَةِ	سے بارش کا کوئی قطرہ
الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا	برسے گا۔ اور نہ زمین سے
كُلَّهٗ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةٌ	کوئی گھاس اُگ سکے گی،
وَيَأْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ	اس سے اکثر مویشی
نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا تُنْبِتُ	بھوک کے مارے مر
خَضْرَآءَ فَلَا تَبْقٰى ذَاتُ	جائیں گے ؛
ظِلْفٍ اِلَّا هَلَكَتْ اِلَّا	
مَا شَآءَ اللّٰهُ ،	

کسی نے عرض کی یارسُول اللہؐ۔ اُس زمانہ میں لوگ کس چیز پر بسراوقات کریں گے۔ آپ نے فرمایا :۔

اَلتَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ، اللہ اکبرؐ،
التَّسْبِيْحُ ـ وَالتَّحْمِيْدُ،	سُبحان اللہ اور الحمدُ للہ
يُجْزِئُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْزِئ	کہنے پر۔ یہ ذکر اُن کے لئے خورد
الطَّعَامِ ؛ (ابن ماجہ ص۳۰۸)	ونوش کا کام دے گا ؛

اس حدیث کے متعلق عبدالرحمٰن محاربی فرمایا کرتے تھے، کہ اُسے مکاتب کے معلّموں کو سکھا دیا جائے، تاکہ وہ بچّوں کو پڑھا کر ثواب حاصل کریں ؛

خطبۂ نکاح :-

(۴۰)

یہ خطبہ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقعہ پر پڑھا گیا ہے۔ آپ کی محبوب ترین صاحبزادی کے نکاح کے موقعہ پر اس زمانہ کے اکثر لوگ بہت سی رسوم کی ادائیگی کے منتظر ہوں گے۔ لیکن انہیں حضرت انس رض کی زبان سے یہ واقعہ سُن کر حیرت ہوگی۔ کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ کہ تم جا کر حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض حضرت عثمان رض، حضرت عبدالرحمٰن رض بن عوف اور چند انصار کو بُلا لاؤ۔ جب وہ سب حاضر ہوئے، تو آنحضرت ص نے ذیل کا خطبہ دیا :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ	تعریف ہے اُس خدا کی جو نعمتیں بخشنے
اَلْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ اَلْمُطَاعِ	والا، بڑی قدرت اور سلطنت والا ہے،
بِسُلْطَانِهٖ ۔ اَلْمَرْهُوْبِ مِنْ	جس کے عذاب اور سطوت سے
عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ اَلنَّافِذِ	ہر وقت ڈرنا چاہئے۔ اس کا حکم
اَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ	آسمان اور زمین میں نافذ ہے

Marfat.com

الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِہٖ
وَمَیَّزَھُمْ بِاَحْکَامِہٖ فَاَعَزَّھُمْ
بِدِیْنِہٖ وَاَکْرَمَھُمْ بِنَبِیِّہٖ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَ
تَعَالٰی عَظْمَتُہٗ جَعَلَ
الْمُصَاھَرَۃَ سَبَبًا لَاحِقًا
وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا ۔ اَوْشَجَ
بِہِ الْاَرْحَامَ ۔ وَاَلْزَمَ بِہِ
الْاَنَامَ ۔ فَقَالَ عَزَّ مِنْ
قَائِلٍ : وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ
مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ
نَسَبًا وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ
قَدِیْرًا ۔ فَاَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی
یَجْرِیْ اِلٰی قَضَائِہٖ وَقَضَاۤئُہٗ
یَجْرِیْ اِلٰی قَدَرِہٖ ۔ وَلِکُلِّ
قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِکُلِّ اَجَلٍ
کِتَابٌ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاۤءُ
وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ ۔

اُس نے اپنی قدرت سے مخلوقات کو پیدا کیا
پھر احکام بھیج کر اُن میں بُرے بھلے کی تمیز
کر دی ۔ اور دین کی بدولت اُن کو عزت دی اور
اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے
اُن کو کرامت بخشی ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے
ازدواجی رشتہ کو قرابت کا ذریعہ مقرر کیا
ہے، اور ایک ضروری امر قرار دیا ہے جس سے
رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے اور تمام لوگوں
کو عقد ازدواج پر فطرتاً مائل بنایا ہے،
چنانچہ ارشاد فرمایا ہے، خدا وہ ذات ہے،
جس نے پانی سے انسان کو پیدا کر کے
اس کے لئے نسب اور دامادی کے دو رشتے
مقرر کئے اور تیرا پروردگار بڑی قدرت
والا ہے ۔ پس اوامر الٰہی کا تعلق قضاء الٰہی
سے ہے، اور قضاء الٰہی تقدیر پر منتج ہوتی
ہے ۔ ہر قضاء کے لئے قدر ہے اور ہر
قدر کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے
اور ہر کام کا وقت مقرر لکھا جا چکا ہے جس کو
خدا چاہتا ہے مٹا تا ہے اور جس کو چاہتا ہے

Marfat.com

ثُمَّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ
اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ
مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ.
فَاشْهَدُوْا اَنِّیْ زَوَّجْتُهَا
عَلٰی اَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالِ
فِضَّةٍ اِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ
عَلِیٌّ ؞

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ فاطمہؓ کا نکاح علی ابن ابی طالب سے باندھ دوں۔ پس تم سب گواہ رہو، کہ میں نے ۴۰۰ مثقال چاندی کے عوض ان کا عقد کر دیا ہے۔ بشرطیکہ علیؓ رضامند ہوں ؞

پھر آپ نے خرما کا ایک طباق منگوا کر حاضرین میں تقسیم کرایا، اتنے میں حضرت علیؓ بھی آ گئے، تو آپ نے مسکرا کر ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ چار سو مثقال چاندی کے عوض فاطمہؓ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔ تجھے منظور ہے؟ حضرت علیؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے منظور ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

جَمَعَ اللهُ شَمْلَكُمَا۔ وَ
اَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ
عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا
كَثِيْرًا طَيِّبًا ؞

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو جمع رکھے۔ تمہاری کوششیں بار آور ہوں، اور تمہاری اولاد کثیر اور نیک ہو ؞

(مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۹)

(۴۱)

ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابو جہل کی لڑکی جویریہ نامی کے ساتھ نکاح کرنا چاہا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور کہنے لگیں:۔ ابا جان! لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی اولاد کے لئے کبھی کسی پر غصہ نہیں کرتے۔ جبھی تو حضرت علیؓ نے ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کر لینے کا ارادہ کیا ہے۔"

یہ سُن کر آپ کو سخت رنج ہوا۔ اور مسجد میں آکر عام مسلمانوں کے سامنے خطبہ دیا۔ حمد و تشہد کے بعد آپ نے فرمایا :۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَنْکَحْتُ	اما بعد! میں نے اپنی ایک صاحبزادی
اَبَا الْعَاصِ ابْنَ الرَّبِیْعِ	ابو العاص بن ربیع کو بیاہی تھی
فَحَدَّثَنِیْ وَصَدَقَنِیْ وَ	سو اُس نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا اُسے
وَعَدَنِیْ فَوَفٰی لِیْ۔	سچ کر دکھایا، اور اس نے اپنی بات رکھ لی۔
وَاِنَّ فَاطِمَۃَ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ۔	فاطمہؓ میرا لختِ جگر ہے،

وَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّسُوْءَھَا — جس بات سے اُس کو دُکھ پہنچتا ہے اس سے
وَاللّٰہِ لَا یَجْتَمِعُ بِنْتُ — مجھ کو بھی اذیت ہوتی ہے۔ خدا کی قسم!
رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ — رسول اللہ اور عدو اللہ کی لڑکیاں
اللّٰہِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ — ایک شخص کے گھر میں نہیں رہ سکتیں۔

(بخاری جلد ا ص۵۲۸)

حضور اقدس کا یہ ارشاد سُن کر حضرت علیؓ اس ارادہ سے باز آ گئے، اور جب تک خاتونِ جنّت زندہ رہیں۔ اُنہوں نے دُوسرا نکاح نہ کیا۔

نوٹ:۔ حضرت ابو العاص سے آنحضرتؐ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ بیاہی تھیں۔ جب غزوہ بدر میں دوسرے مُشرکین کے ساتھ ابو العاص گرفتار ہو کر آئے، تو اُن کو اس شرط پر رہا کر دیا گیا، کہ مکہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کو آنحضرتؐ کے پاس مدینہ بھیج دیں۔ ابو العاص نے مکہ پہنچ کر حسب وعدہ اپنے بھائی کنانہ کے ساتھ اُن کو بھیج دیا۔ آنحضرتؐ نے اس خطبہ میں حضرت ابو العاص کے اس برتاؤ کی تعریف کی ہے۔

یہ بات واضح نہیں ہو سکی، کہ حضرت علیؓ، ابو جہل کی بیٹی سے کیوں نکاح کرنا چاہتے تھے۔ غالباً اُن کی خواہش یہ ہو گی۔ کہ اس طرح اسلام کے سب سے بڑے دشمن کے خاندان کے ساتھ رشتہ جوڑا جائے، اور مسلمانوں کو اُس کے شر سے محفوظ کیا جائے۔

Marfat.com

(۴۲)

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے سفر شام کے دوران میں مقام جابیہ پر صحابہ رضؓ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! آج میں تمہارے سامنے وہی بات کہنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں جو ایک موقعہ پر آنحضرت ؐ نے تقریر کرتے ہوئے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

أُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔ ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ ۔	میں اپنے صحابہ رضؓ کے بارے میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ پھر ان کے بارے میں جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بارے میں جو ان کے جانشین ہوں گے ان کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا۔ آدمی بغیر کسی تقاضا کے قسم اٹھائے گا اور بغیر مطالبہ کے گواہیاں دے گا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے ورنہ ان میں تیسرا شیطان ہوگا۔

عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ اَبْعَدُ۔ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ ؛

جماعت کا ساتھ دو، افتراق سے بچو۔ شیطان تنہا آدمی کا ساتھی ہوتا ہے۔ دو آدمیوں سے وُہ کچھ دُور ہی رہتا ہے۔ جس کو جنّت کی وسعت پسند ہو۔ وُہ جماعت کا ساتھ دے ؛

مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ۔

جس کو نیکی سے خوشی اور بُرائی سے، غم پہنچتا ہو، وُہی مُسلمان ہے۔

(ترمذی باب لزوم الجماعۃ)

حدود میں سختی

(۴۳)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک عورت نے تماشہ کیا۔ چند گھروں میں چلی گئی، اور ان کے دوستوں اور واقف کاروں کے نام لے لے کر ان سے زیورات سمیٹ لائی۔ پھر ان کو بیچ کھایا، وہ پکڑی گئی، اور آنحضرتؐ کے سامنے پیش کی گئی۔ اس کے رشتہ داروں نے حضرت اُسامہ بن زید سے سفارش کے لئے کہا۔ جب حضرت اسامہ نے آنحضرتؐ سے ذکر کیا، تو آپ کا رنگ مبارک بدل گیا۔ اور فرمایا:۔

اَتَشْفَعُ اِلَیَّ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ ؟ — تم میرے سامنے حدِ شرعی کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟

حضرت اُسامہؓ نے ندامت کے ساتھ عرض کی:۔

اِسْتَغْفِرْلِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ — اے رسُول اللہ میرے لئے خدا سے معافی مانگ لیجئے۔

پھر اسی شام کو آپ نے تقریر فرمائی۔ جس میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا:۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا ھَلَكَ — اما بعد پچھلی اُمتیں اس لئے بھی

النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
إِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ
تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ
فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ
اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

(نسائی)

ہلاک ہوئیں، کہ جب ان میں سے
کوئی شریف آدمی چوری کر لیتا تو اسے
چھوڑ دیتے۔ اور جب کوئی کمزور
آدمی چوری کر لیتا تو اس پر حد جاری
کر دیتے۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری
جان ہے، اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ (خدا نہ چاہے)
بھی چوری کر لے، تو اس کا ہاتھ کاٹ
لیا جائے گا۔

پھر آپ نے حسب قانون شریعت اس کا ہاتھ پہونچے پر سے کٹوا دیا۔ (نسائی)

آنحضرتؐ حدود قائم کرنے میں بہت زیادہ نرمی برتتے تھے۔ ذرا ذرا سے شبہے پر ملزم کو چھوڑ دیتے تھے۔ خود ملزم بھی اگر اقرار جرم کر لیتا تو آپ اس سے منہ موڑ لیتے تھے۔ اور جب تک وہ بار بار غیر مبہم الفاظ میں اپنے جرم کا اقرار نہ کرتا۔ آپ اس کے خلاف فیصلہ صادر نہ فرماتے۔ مگر جب جرم قطعی طور پر ثابت ہو جاتا، تو پھر کسی کی سفارش نہ سنتے، اور اسے سزا دینا امر ضروری سمجھتے تھے۔

(۴۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ بریرہؓ میرے پاس آئی۔ پہلے وہ لونڈی تھی۔ پھر مالک نے اسے مکاتب بنا دیا تھا۔ یعنے اس کے ساتھ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ اگر وہ نو اوقیہ کہیں سے لاکر ادا کر دے، تو وہ آزاد ہے میں نے اس سے کہا، کہ یہ رقم میں یکمشت ادا کر دوں گی۔ مگر بعد میں تیرا حق ولاء (وہ حقوقِ وراثت جو آزاد کرنے والے اور آزاد شدہ غلام کے درمیان ہوتے ہیں) ان کو نہیں، بلکہ مجھ کو حاصل ہو گا۔ مالک نے اس شرط کو مان لینے سے انکار کیا۔ اور کہا، کہ حق ولاء بہر صورت مجھ کو حاصل ہو گا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرتؐ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا:۔ "منظور کر لو۔" میں نے ان کی شرط مان لی۔ اور بریرہؓ آزاد ہو گئی۔ پھر آپ نے اس موضوع پر لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ — لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، کہ وہ (معاملات میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو قرآن کے

Marfat.com

اللّٰہِ۔ کُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ۔ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ٭

(ابن ماجہ باب المکاتب)

خلاف ہوتی ہیں۔ وہ شرطیں جو قرآن میں موجود نہ ہوں، سب باطل ہیں۔ چاہے سو شرطیں کیوں نہ ہوں۔ خدا کی کتاب کا حکم سب پر مقدم ہے، اور اس کی مقرر کی ہوئی شرطیں زیادہ درست ہیں حق ولا آزاد کرنے والے کو حاصل ہے ٭

(۴۵)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ لوگوں نے آنحضرت صلعم کے سامنے خشک سالی کی شکایت کی۔ آپ نے ان کے لئے ایک تاریخ مقرر فرمائی، اُس دن عیدگاہ میں منبر شریف رکھا گیا۔ اور سب لوگ وہاں پہونچ گئے، چاشت کے وقت آپ نکلے، اور منبر پر رونق افروز ہو کر خدا کی تعریف کی، پھر فرمایا:۔

إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ۔

تم لوگوں نے خشک سالی کی شکایت کی ہے اور یہ کہ امسال وقت پر بارش نہیں ہوئی۔ ایسے موقعوں پر خداوند تعالیٰ نے تم کو دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے، اور یہ وعدہ کیا ہے، کہ وہ تمہاری دُعا، سُنے گا۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ۔ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ۔ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

سب تعریف خدا کی ہے جو مخلوق کا پالنے والا رحمٰن ورحیم ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وُہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، الٰہی تُو ہی خداوند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر رحمت کی بارش نازل فرما، اور اسے ہمارے لئے قوت اور روزی کا وسیلہ قرار دے۔

پھر آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اتنے اوپر اُٹھائے کہ بغلوں کی سپیدی نظر آنے لگی۔ پھر لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر تحویل[1] رداء کی، پھر لوگوں کی طرف مُنہ کیا، اُترے اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ اتنے میں بادل آیا گرجا، چمکا اور خدا کے حکم سے برسا۔ ابھی آپ مسجد تک نہیں پہونچے تھے، کہ نالے بہہ پڑے۔ جب آپ نے لوگوں کو جلدی جلدی سے گھروں کی طرف جاتے دیکھا، تو انسانی فطرت پر مُسکرا پڑے، اور فرمایا:—

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ۝ (ابوداود رفع الیدین فی الاستسقاء)

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے، اور میں اُس کا بندہ اور رسُول ہوں۔

---

[1] استسقاء کی نماز میں چادر کو ایک خاص طریقے سے اُلٹ لیتے ہیں، پھیرا مسنون ہے اس کو تحویل رداء کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۴۶)

ایک دن آپ خُطبہ دے رہے تھے۔ اثنا خطبہ میں آپ نے فرمایا:۔

إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ ؛	بیشک اللہ تعالٰی نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے ؛

ایک شخص نے دریافت کیا۔ ہر سال؟ آپ نے جواب نہیں دیا۔ اُس نے دوبارہ اور سہ بارہ پُوچھا، تو آپ نے فرمایا:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَ	اگر مَیں کہہ دُوں "ہاں"! تو فرض ہو
لَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا۔	جائے گا۔ اور اگر فرض ہو جائے، تو تم اسے
ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا	ہرگز ادا نہ کر سکو گے جب تک مَیں
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ	بیان نہ کر دوں، تم مت پُوچھا کرو۔ تم سے
بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ	پہلے لوگ اپنے اپنے پیغمبروں سے زیادہ
عَلَىٰ أَنْبِيَائِهِمْ۔ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ	پُوچھنے اور اختلافات کرنے پر ہلاک ہوئے ہیں
بِالشَّيْءِ فَخُذُوْا بِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ	تو جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دُوں تو اس کو بجا لاؤ

Marfat.co

وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ   اور جس کام سے روک دُوں، اُس سے
فَاجْتَنِبُوْہُ ۔ (نسائی)   رُکے رہو، اور بس ۔

آنحضرتؐ غیر ضروری باتیں پُوچھنے سے ہمیشہ صحابہؓ کو منع فرماتے تھے، اور ان کو اس بات کی تعلیم دیتے تھے، کہ وہ آنحضرتؐ کے ارشادات پُوری توجہ سے سُن کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اور ہر مسئلے کو "بَنی اسرائیل کی گائے" نہ بنائیں۔ تحقیق اور تدقیق میں پڑ جانا، اور بات بات میں بال کی کھال اُتارنا آپ کو بے حد ناپسند تھا۔ قرآن مجید میں بھی ساتویں پارے میں مسلمانوں کو بہت زیادہ پُوچھتے رہنے سے منع کیا گیا ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں، کہ وہ علماء سے مسائل دریافت ہی نہ کریں۔ جہاں عمل کے لئے علم کی ضرورت ہو۔ بلا تکلف پُوچھ لیں۔ مگر تفننِ طبع کے طور پر یا آزمائش کی خاطر پوچھنا مناسب نہیں۔

Marfat.com

خُطبۂ حج اکبر

(۴۷)

غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد وفودِ عرب اس کثرت سے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تھے۔ کہ آپ مدینۂ منورہ سے باہر نہیں جا سکتے تھے اس لئے جب حج کا موسم آیا۔ تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو امیرالحج بنا کر تین سو مسلمانوں کا ایک قافلہ مدینہ منورہ سے حج کے لئے روانہ فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ کی روانگی کے بعد سورۂ برأۃ کی پہلی چالیس آیتیں نازل ہوئیں۔ جن میں یہ حکم تھا۔ کہ اس سال کے بعد مشرکین مسجدِ حرام کے قریب نہ جائیں۔ اور یہ اعلان حج کے موقعہ پر ضروری تھا۔ آپ نے حضرت علیؓ مرتضٰے کو یہ آیتیں دے کر اپنی اونٹنی پر سوار کرا کر روانہ کیا، اور حکم دیا کہ یوم النحر کو مقام منیٰ میں کھڑے ہو کر سب کو سنا دینا۔ حضرت علیؓ نے ذوالحلیفہ پہنچ کر قافلہ کو جا لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے دریافت کیا، کہ تم امیر ہو کر آئے ہو، یا مامور۔ کہا مامور ہو کر آیا ہوں۔ امیر آپ ہی رہیں گے۔ مجھے صرف ایک اعلان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس حج کو قرآن مجید نے حج اکبر کہا ہے۔ کیونکہ یہ پہلا موقع تھا کہ رسم حج اصل ابراہیمی سنت میں جلوہ گر ہوئی، اور عہد جاہلیت کے رسوم و عادات کا ابطال کر دیا گیا۔

مختصر یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کو عرفہ میں مناسک حج کی تعلیم دی۔ یوم النحر میں خطبہ دیا جس میں حج کے مسائل بیان کئے۔ پھر حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر آنحضرتؐ کی طرف سے ذیل کا اعلان کر دیا:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ	اے لوگو! میں تمہاری طرف رسول اللہ
رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ بِأَنْ لَا	کا فرستادہ ہوں۔ اعلان کرتا ہوں کہ
يَدْخُلَ الْبَيْتَ كَافِرٌ وَلَا	کوئی کافر خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو
يَحُجَّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ	سکے گا۔ کوئی مشرک حج کر سکے گا
يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ	نہ کوئی برہنہ ہو کر طواف کر سکے گا۔
وَمَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ	[illegible]
اللّٰهِ فَلَهُ عَهْدُهُ إِلٰى مُدَّتِهِ	تک وہ ان سے بار ... کے بعد لوٹ
وَمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ فَلَهُ ...	... جن سے عہد نہیں ہوا
بَقِيَّةُ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ۔	ان کو اشہر حرم کے باقی دنوں کی مہلت ہے۔

پھر آپ نے سورۂ براءۃ کی پہلی چالیس آیتیں تلاوت فرمائیں جن میں مذکورہ احکام پوری وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں:-

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	اے مسلمانو! جن مشرکین سے تم نے معاہدہ
إِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ	کیا، ان کی طرف اللہ اور اس کے رسول کی

الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝

طرف سے کوئی ذمہ داری نہیں اب اے مشرکین! چار مہینے کی تم کو مہلت ہے اس میں تم ملک میں چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، اور اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اور حج اکبر کے دن خدا اور اس کے رسول کا اعلان عام ہے کہ خدا اور رسول ان مشرکوں سے بیزار ہیں پس اگر تم توبہ کرو، تو تمہارے لئے بہتر ہے، اور اگر اب بھی رُوگردانی کرو گے، تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اے پیغمبر، کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دیجئے

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

لیکن وہ مشرکین جنہوں نے تمہارے ساتھ معاہدہ کیا، اور انہوں نے اس کی کچھ خلاف ورزی نہ کی۔ نہ انہوں نے تمہارے مقابلہ میں تمہارے دشمنوں کی امداد کی۔ تو تم معاہدہ کا زمانہ پورا کر لو، خدا پرہیزکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ
فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ
وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ
وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ
كُلَّ مَرْصَدٍ ۔ فَاِنْ تَابُوْا
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا
الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى
يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ
مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝
كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ
عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ
فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ

اشہر حرم کے بعد ان مشرکین کو
جہاں پاؤ، قتل کرو۔ اور اُن کو
پکڑلو، روک لو۔ اور اُن کی
تاک میں لگے رہو۔ اگر توبہ
کریں۔ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ
ادا کریں، تو ان کا راستہ چھوڑ
دو۔ اللہ بخشنے والا مہربان
ہے
اور اگر اُن میں سے کوئی مشرک تم سے
پناہ مانگے، تو اُس کو پناہ دے دو
یہاں تک کہ اللہ کا کلام سُنے، پھر اُسے
امن کے مقام تک پہنچا دو، کیونکہ
یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔
بجز اُن کے جن سے تم نے مسجد حرام کے
پاس معاہدہ کر لیا ہے۔ دوسروں کا
اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ
کیونکر معاہدہ ہو سکتا ہے۔ سو جب تک
وہ اپنے عہد پر قائم رہیں، تم بھی قائم
رہو۔ بے شک خدا پرہیزگاروں کو

Marfat.com

يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝

دوست رکھتا ہے۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ۝

معاہدہ ہو تو کیسے ہو۔ اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے رشتہ اور عہد کا کچھ لحاظ نہ کریں۔ زبانی جمع خرچ سے تم کو راضی کرتے ہیں (ورنہ) اُن کے دل منکر ہیں اور اُن میں سے اکثر فاسق ہیں۔

اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۔ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی قیمت لے کر لوگوں کو راہِ حق سے روکا۔ یہ لوگ بہت برا کرتے ہیں۔

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝

وہ کسی مسلمان کے رشتے اور معاہدے کے قائل نہیں، اور یہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس اعلان کا یہ اثر ہوا، کہ جزیرۃ العرب کے تمام قبائل عام طور سے کفر و شرک، گمراہی اور بے دینی چھوڑ کر اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے - (طبری)

(۴۸)

سنہ ۱۰ھ میں آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ نے وفات پائی، اتفاق سے اُسی دن سورج گرہن ہوا۔ عرب کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی بڑا شخص مرجاتا ہے، تو چاند یا سورج میں گہن لگ جاتا ہے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ ابراہیمؓ کی موت کا اثر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے صلوٰۃ کسوف باجماعت ادا کرنے کے بعد ایک بلیغ خطبہ دیا۔ حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا :۔

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ	سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں
مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ	کسی کے مرنے اور جینے سے اُن میں
لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ	گرہن نہیں لگتا۔ جب گہن نظر
فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا	آئے، تو اللہ سے دُعا مانگو،
اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ	تکبیریں کہو، نماز پڑھو اور
تَصَدَّقُوْا - يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ	صدقہ دیا کرو۔ اے اُمتِ محمدؐ!

وَاللّٰہِ مَا اَحَدٌ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُہٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُہٗ۔

اللہ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں کہ وہ اپنے غلام اور لونڈی کو زنا کرتے دیکھ لے، اور ناراض نہ ہو۔

یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا۔

اے محمدؐ کی اُمّت! خدا کی قسم، جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو بہت کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے۔

اثنائے نماز میں ایک مرتبہ آپ نے کسی چیز کو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور پھر فوراً پیچھے ہٹے تھے، اس کے متعلق فرمایا:۔

لَقَدْ رَاَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا کُلَّ شَیْءٍ وُّعِدْتُمْ بِہٖ حَتّٰی لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اُرِیْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّۃِ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَیْتُ جَھَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ مِنْھَا۔

اس وقت میرے سامنے وہ تمام مقامات پیش ہوئے جن میں تمہیں جانا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے چاہا جنت میں سے کچھ پھل توڑ لوں جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تھا۔ لیکن مجھے دوزخ کی آگ پیچ وتاب کھاتی ہوئی نظر آئی، اس لئے تم نے دیکھا، کہ میں پیچھے ہٹ آیا میں نے آج کی طرح خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا تھا۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

Marfat.com

وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِ — میں نے دوزخ میں زیادہ تر
النَّارِالنِّسَاءَ۔ — عورتوں کو دیکھا۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا۔ کفر (انکار) کی وجہ سے کسی نے عرض کیا۔ کیا وہ خدا کا انکار کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَوَیَکْفُرْنَ — وہ اپنے خاوند اور اُس کے احسانات
الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰی — کا انکار کرتی ہیں۔ اگر ہمیشہ ایک عورت
اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَکُلَّہٗ — کے ساتھ احسان کرتے رہیں اور
ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا۔ قَالَتْ — کسی وقت بھی کوتاہی ہو جائے تو کہے گی کہ
مَارَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ۔ — میں نے تم سے بھلائی کبھی نہیں دیکھی۔

پھر خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ — مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں
فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ (قَالَ) — ویسے آزمائے جاؤ گے جس طرح دجال
قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ — سے آزمائے جاؤ گے۔
یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ۔ فَیُقَالُ — تمہارے پاس ایک آنے والا آکر پوچھیگا
لَہٗ۔ مَاعِلْمُکَ بِھٰذَا — کہ اس شخص (آنحضرت صلعم) کی نسبت
الرَّجُلِ۔ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ — کیا جانتے ہو، تو یقین والے کہیں گے
قَالَ الْمُوْقِنُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ — یہ محمدؐ ہیں، یہ خدا کے پیغمبر ہیں، جو
رَسُوْلُ اللّٰہِ جَاءَنَا بِالْبَیِّنٰتِ — نشانیاں اور ہدایت لے کر ہمارے پاس
وَالْھُدٰی فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا — آئے۔ ہم نے اُن کی بات مانی،

Marfat.com

وَاتَّبَعْنَا۔ فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا۔	اور اُن کی پیروی اختیار کی، تو اس کو کہہ دیا جائے گا، آرام سے سو جا، معلوم ہوا، کہ تو مومن تھا۔
وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ۔	منافق اور مذبذب آدمی کہے گا، مَیں نہیں جانتا۔ دُوسرے لوگ جو کہتے تھے۔ وُہ مَیں نے بھی کہہ دیا۔

(زاد المعاد جلد ا ص۱۲۸)

Marfat.com

(۴۹)

یہی خطبہ دوسری روایت میں یُوں منقول ہے، کہ نماز سے فارغ ہوکر آپ نے خطبہ دینا شروع کیا۔ حمد و ثنا اور کلمۂ شہادت کے بعد آپ نے فرمایا :۔

أَيُّهَا النَّاسُ! أَنْشُدُكُمْ	لوگو! میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر
بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ	پوچھتا ہوں، کہ آگر میں نے پیغام
أَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ	الٰہی کے پہنچانے میں کسی قسم
تَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ۔	کی کوتاہی کی ہو، تو مجھے
لَمَا أَخْبَرْتُمُوْنِيْ بِذٰلِكَ۔	بتلا دو۔

ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا : "ہم گواہ ہیں، کہ آپ نے اللہ تعالےٰ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا ہے اور اپنی اُمت کی ہر طرح خیر خواہی کی ہے اور آپ نے حق ادا کر دیا ہے۔" آپ نے فرمایا :۔

أَمَّا بَعْدُ. فَإِنَّ رِجَالًا	اما بعد! بعض لوگ

Marfat.com

يَزْعُمُونَ أَنَّ كُسُوفَ هٰذِهِ	گمان کرتے ہیں کہ سُورج اور چاند
الشَّمْسِ وَكُسُوفَ هٰذَا	کو جو گرہن لگتا ہے، یا جو ستارے
الْقَمَرِ وَزَوَالَ هٰذِهِ	ڈوبتے ہیں۔ یہ کسی بڑے آدمی کی
النُّجُومِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ	موت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ
رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ أَهْلِ	گمان قطعاً غلط ہے۔ یہ تو خدا کی
الْأَرْضِ۔ وَقَدْ كَذَبُوا۔	نشانیاں ہیں، جس سے اس کے
وَلٰكِنَّهَا آيَاتٌ مِّنْ آيَاتِ	سمجھدار بندے عبرت حاصل کرتے
اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى	ہیں۔ اور اُن کے ذریعہ اللہ
يَعْتَبِرُ بِهَا عِبَادُهُ فَيَنْظُرُ	تبارک وتعالیٰ دیکھنا چاہتا
مَنْ يُحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً	ہے کہ کون گناہوں سے توبہ کرتا
وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ	ہے۔ اور خدا کی قسم مجھے وہ تمام
مُنْذُ قُمْتُ أُصَلِّي مَا	امور دکھلائے گئے، جو تمہیں
أَنْتُمْ لَاقُوهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ	دُنیا اور آخرت میں پیش آنے
وَآخِرَتِكُمْ۔ وَإِنَّهُ وَاللّٰهُ	والے ہیں۔ اور قیامت اُس وقت
أَعْلَمُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ	تک نہیں آئے گی، جب تک
حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا	تیس جھوٹے (مدّعیانِ نبوّت)
آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ	ظاہر نہ ہوں۔ ان میں آخری کذّاب
مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى	یک چشم دجّال ہوگا جس کی بائیں آنکھ
كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي تَحْيٰى	چوپٹ ہو گی۔ ابو تحییٰ کی آنکھ کی طرح

Marfat.com

لِشَيْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِنَّهٗ
مَتٰى يَخْرُجُ فَاِنَّهٗ يَزْعَمُ
اَنَّهٗ اللّٰهُ فَمَنْ اٰمَنَ بِهٖ
وَصَدَّقَهٗ وَاتَّبَعَهٗ لَمْ
يَنْفَعْهُ صَالِحٌ مِّنْ عَمَلِهٖ
سَلَفَ۔
وَمَنْ كَفَرَ بِهٖ وَكَذَّبَهٗ لَمْ
يُعَاقَبْ بِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ
سَلَفَ۔ وَاِنَّهٗ سَيَظْهَرُ
عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا الْحَرَمَ
وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ فَاِنَّهٗ
يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ فَيَتَزَلْزَلُوْنَ
زِلْزَالًا شَدِيْدًا ثُمَّ
يُهْلِكُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
وَجُنُوْدَهٗ حَتّٰى اَنَّ اَصْلَ
الْحَائِطِ لَيُنَادِيْ يَا مُسْلِمُ
يَا مُؤْمِنُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ

ابو تحیہ ایک انصاری بوڑھا تھا،
جو اس وقت آپ کے اور حضرت عائشہ
کے حجرہ کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔
وہ ظاہر ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے گا
سو جس نے اس کی تصدیق اور پیروی
کی، اس کے تمام پچھلے اعمال حسنہ
ضائع ہو جائیں گے۔
اور جس نے اس کے دعویٰ کو جھٹلایا۔
اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے
جائیں گے۔ وہ حرم اور بیت المقدس
کے سوا تمام زمین پر غالب آئے گا
وہ بیت المقدس میں تمام مسلمانوں
کو محصور کر لے گا۔ جہاں انہیں
سخت مصیبتیں جھیلنی پڑیں گی پھر
اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکر
کو ہلاک کر دے گا۔ حتیٰ کہ اس وقت
ہر دیوار سے آواز آئے گی۔ کہ
اے مسلمان! اے مومن! دیکھو
یہاں ایک یہودی (یا کافر)

أَوْ قَالَ هٰذَا كَافِرٌ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ۔

ہے۔ جلدی آؤ۔ اُسے قتل کر دو۔

وَلَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَرَوْا أُمُوْرًا يَتَفَاقَمُ بَيْنَكُمْ هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِّنْهَا ذِكْرًا حَتّٰى تَزُوْلَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا ثُمَّ عَلٰى أَثَرِ ذٰلِكَ الْقَبْضُ۔

(زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ و صفحہ ۱۲۹)

دجال کے خروج سے پہلے تم میں بڑے بڑے فتنے برپا ہوں گے، جن کے متعلق تم ایکدوسرے سے دریافت کرو گے۔ کہ کیا نبی کریمؐ نے اس کی بابت کچھ ارشاد فرمایا تھا یا نہیں؟ ان فتنوں کی وجہ سے پہاڑ (جیسے اولوالعزم لوگ بھی) اپنی جگہوں سے ٹل جائیں گے اس کے بعد نوع انسانی کا بس خاتمہ ہے۔

Marfat.com

خُطبہ حجّۃ الوداع

(۵۰)

۱۰ھ میں آنحضرت نے حج کا ارادہ کیا۔ یہ خبر تمام ملک میں پھیل گئی اور اطراف کے ہزارہا مسلمان آپ کی ہمرکابی کے لئے آ پہنچے۔ ۲۶ ذیقعدہ کو آپ مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور ۵ ذوالحجہ کو مکہ معظمہ پہونچے۔ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر کوہ صفا پر چڑھے اور کعبہ کی طرف رُخ کرکے فرمایا:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَحْدَہٗ	خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ	اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے
وَلَہُ الْحَمْدُ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ	اور تعریف اسی کے لئے ہے، وہ ہر
شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ خدا کے
وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ۔ وَ	سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ
نَصَرَ عَبْدَہٗ۔ وَھَزَمَ	پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے
الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ۔	سارے جتھوں کو شکست دی ۔

Marfat.com

پھر آپ مناسک حج ادا کرتے رہے۔ ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں تشریف لے گئے۔ دوپہر کے بعد قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر خیمہ سے نکل آئے اور سواری کی حالت میں حج کا خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِيْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَتُوْبُ اِلَيْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ۔ وَمَنْ يُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاَحُثُّكُمْ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَاَسْتَفْتِحُ بِالَّذِیْ ھُوَ خَيْرٌ۔ اَمَّا بَعْدُ! اَيُّھَا النَّاسُ : اِسْمَعُوْا	سب تعریف خدا کی ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت چاہتے ہیں، اسکے سامنے توبہ کرتے ہیں اس کے امن میں اپنے نفس کی خرابیوں اور اپنے بُرے اعمال سے پناہ چاہتے ہیں جس کو خدا ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جس کو وہ گمراہ کرے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے، اے خدا کے بندو! میں تمہیں خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اس کی اطاعت کا حکم دیتا ہوں۔ اور نیکی کی بات سے شروع کرتا ہوں۔ اما بعد۔ لوگو! سنو!

Marfat.com

مِنِّیْ اُبَیِّنْ لَکُمْ۔ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا۔

مَیں تمہیں وضاحت کے ساتھ بتاتا ہُوں۔ کیونکہ شاید مَیں اس سال کے بعد اس جگہ تم سے نہ مل سکُوں۔

اس کے بعد آپ نے مسلمانوں کی جان و مال کی حُرمت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا :۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ۔ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ۔ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا، فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا۔

لوگو! تمہارا خون اور تمہارا مال تمہارے لئے حرام ہے، یہاں تک کہ قیامت میں خدا کے سامنے پیش ہو۔ جیسے کہ یہ دن، اس مہینہ میں، اس شہر میں تمہارے لئے حرام (قابل احترام) ہے۔

اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟

بتاؤ! کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا؟

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

اے خُدا۔ تو گواہ رہنا۔

فَمَنْ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَانَةٌ فَلْیُؤَدِّهَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَهٗ عَلَیْهَا۔

تو جس کے پاس امانت کی کوئی چیز رکھی ہو، وہ اُسے مالک کو ادا کر دے۔

اس اعلان کی ضرورت اس لئے خاص طور پر محسوس ہوئی کہ جاہلیت کے زمانے میں ان لوگوں میں خاندانی جھگڑے اور خون کے بدلے برابر چلے

Marfat.com

آتے تھے۔ اور یہ اندیشہ تھا، کہ مسلمان ہونے کے بعد بھی یہ عداوتیں بدستور قائم رہیں گی۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ آج سے تمام پرانی عداوتیں ختم ہوگئیں۔ اور تمہارے لئے مذہب کی برکت سے ایک نیا دور شروع ہوگیا۔

عربستان میں سُودی لین دین کا عام رواج تھا۔ اور اُن کے نزدیک تجارت اور سُود میں کوئی فرق نہ تھا۔ آپ نے سُود کی حرمت کا اعلان کرنا چاہا، تو سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی سُودی رقم معاف کردی۔ اور فرمایا:۔

وَاِنَّ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ	جاہلیت کا سُودی کاروبار آج سے
مَوْضُوْعٌ وَاِنَّ اَوَّلَ رِبًا	ممنوع قرار دیا جاتا ہے، اور سب سے پہلے
اَبْدَأُ بِهٖ رِبَا عَمِّي	میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب
الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ	کی سُودی رقم معاف کرتا ہوں۔

جب دوسروں کے خون کو باطل کرنا چاہا، تو سب سے پہلے اپنے رشتہ دار عامر بن ربیعہ کا خون معاف کردیا۔ (عامر بنو لیث کی آبادی میں رہتے تھے۔ جہاں بنو ہذیل نے ان کو قتل کیا تھا):۔

وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ نَضَعُهٗ	اور سب سے پہلے میں عامر بن
دَمُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ	ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ	خون معاف کرتا ہوں۔

پھر آپ نے اُس زمانے کی ایک دوسری خرابی "آبائی مفاخر" کے دور

Marfat.com

کرنے کا اعلان کیا۔ مگر بعض کاموں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے فرمایا، کہ اسلام صرف بری اور لایعنی باتوں کی قلع قمع چاہتا ہے، اس کو رسوم سے بلاوجہ کوئی بیر نہیں :۔

وَاِنَّ مَاٰثِرَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ غَيْرَ السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ۔

اور جاہلیت کے تمام مفاخر بند کیے جاتے ہیں۔ صرف کعبہ کی نگرانی اور حاجیوں کو (زمزم کا) پانی پلانے کے عہدے باقی رہیں گے

پھر اس نکتے کی وضاحت کی۔ کہ گذشتہ قتلوں کو ہدا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ آئندہ بھی قتل کا بدلہ نہ لیا جائے۔

وَالْعَمْدُ قَوَدٌ۔ وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَا قُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ۔ وَفِيْهِ مِائَةُ بَعِيْرٍ۔ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

ارادہ کا بدلہ قصاص ہے۔ عمد کے مشابہ قتل ہے، جو لاٹھی یا پتھر سے وقوع میں آجائے اس کی دیت سو اونٹ مقرر ہے۔ جو زیادہ چاہے گا وُہ اہل جاہلیت میں سے ہوگا۔

پھر آپ نے اسلام کے لازوال اور غیر فانی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ان کو شیطان کے دھوکوں سے بچنے کی تلقین فرمائی :۔

اَيُّهَا النَّاسُ : اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ۔ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رَضِيَ اَنْ يُّطَاعَ فِيْمَا

لوگو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا، کہ اس سرزمین میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن اس بات پر بھی راضی ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی

سِوٰی ذٰلِكَ مِمَّا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ۔ — باتوں میں اس کے اشاروں کی تعمیل کی جائے۔

قریش کا دستور تھا، کہ وہ حج کے مہینے بدلتے رہتے تھے، اور اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ حج ہمیشہ اس موسم میں ہوا کرے، جب کھجور پک چکیں۔ تاکہ ان کو تجارت میں خسارہ نہ ہو۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا:۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَاِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ

لوگو! مہینے کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا کفر میں (کچھ اور) بڑھا دینا ہے کافر اس سے گمراہی میں پڑتے ہیں۔ ایک سال اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ جو گنتی اللہ نے رکھی ہے اسے پورا کر لیں۔ اور زمانہ گھوم پھر کر اسی جگہ آ گیا۔ جہاں سے کائنات کی پیدائش کے دن شروع ہوا تھا، اور مہینوں کی گنتی خدا کے پاس بارہ مہینے ہیں، خدا نے اس دن کو اپنی کتاب میں لکھ دیا، جس دن آسمان اور زمین پیدا ہوئے تھے ان میں سے چار محترم ہیں۔ تین

مُتَوَالِيَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ۔ وَرَجَبُ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔

پے درپے ہیں، اور چوتھا الگ ہے، ذیقعد، ذوالحجہ، محرم اور رجب، جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ — آگاہ رہو، کہ میں نے تبلیغ کر دی

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ — اے خدا۔ گواہ رہنا۔

عربوں کے نزدیک، اگر کوئی حقیر اور ذلیل چیز تھی، تو عورت تھی۔ آپ نے ان کے حقوق پر زور دیتے ہوئے فرمایا :۔

أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا۔ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقٌّ۔ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ وَلَا يُدْخِلْنَ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ بُيُوْتَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِكُمْ۔ وَلَا يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ۔ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَعْضُلُوْهُنَّ وَتَهْجُرُوْهُنَّ

لوگو! عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ اور تمہارے ان پر حقوق ہیں تمہارے حقوق یہ ہیں کہ تمہارے بستر پر کسی دوسرے کو نہ سلائیں، اور تمہاری اجازت کے بغیر ایسے لوگوں کو گھر میں نہ آنے دیں، جن کو تم ناپسند کرو۔ اور فحش کام نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں، تو خدا نے تمہیں ان کو جدا کرنے۔ ان سے الگ سونے۔ اور ... اجازت

فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوهُنَّ | تک مارنے کی اجازت دے
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ۔ فَإِنِ | رکھی ہے۔ اگر ایسا کرنے سے وہ
انْتَهَيْنَ وَأَطَعْنَكُمْ | رُک جائیں، اور تمہاری اطاعت
فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ | شروع کردیں، توان کا اوسط کھانا
كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ | پینا اور لباس تمہارے ذمہ ہے
وَإِنَّمَا النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ | تمہارے پاس عورتیں عاجز ہوتی
عَوَانٍ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ | ہیں۔ خود کچھ نہیں کرسکتیں،
شَيْئًا، أَخَذْتُمُوهُنَّ | تم ان کو خدا کی امانت کے طور پر
بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ | لیتے ہو۔ اور اس کے نام سے ان کو
فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ | اپنے لئے حلال کرتے ہو۔ پس
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ | ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو،
وَاسْتَوْصُوا بِهِنَّ خَيْرًا۔ | اور ان کے لئے بھلائی سوچا کرو۔
أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ | کیا مَیں نے تبلیغ کردی ؟
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔ | اَے خُدا۔ گواہ رہنا۔

آئندہ کے لئے بُرائیوں سے بچنے کے لئے کلام اللہ کی اتباع پر زور دیا :۔

أَيُّهَا النَّاسُ ؛ إِنَّمَا | لوگو! سب مومن بھائی بھائی
الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ۔ وَلَا | ہیں۔ کسی مومن کے لئے اپنے
يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالُ أَخِيهِ | بھائی کا مال اُس کی مرضی

اِلَّا عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ	بغیر لینا جائز نہیں ۔
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟	آگاہ رہو، کیا میں نے تبلیغ کر دی ؟
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔	اے خدا۔ گواہ رہیو۔
فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ	میرے بعد کافر رہو کر ایک
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ	دوسرے کے قتل کے درپے
رِقَابَ بَعْضٍ ۔ فَاِنِّیْ	نہ ہو جانا ۔ کیونکہ میں تمہارے
قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ	پاس ایسی چیز چھوڑتا ہوں
اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا	جس پر عمل کرنے سے تم کبھی گمراہ
بَعْدَهٗ ۔ كِتَابَ اللّٰهِ ۔	نہ ہوگے ۔ وہ چیز کلام اللہ ہے ۔
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟	کیا میں نے تبلیغ کر دی ؟
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔	اے خدا ۔ گواہ رہیو ۔

عرب میں نسلی امتیازات کا بہت زیادہ لحاظ رکھا جاتا تھا جس نے معمولی خاندانوں کے لوگوں کے لئے ترقی کی راہیں مسدود کر دی تھیں اسلام جو مساوات کا علمبردار ہے، اس صورت حال کو برداشت نہیں کرسکتا تھا، چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا :۔

اَيُّهَا النَّاسُ : اِنَّ رَبَّكُمْ	لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے،
وَاحِدٌ ۔ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ	اور تمہارا باپ ایک ہے، تم
كُلُّكُمْ لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ	سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی
تُرَابٍ ۔ اَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	سے بنے تھے، خدا کے نزدیک معزز

Marfat.com

اَتْقَاكُمْ۔ وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔	وُہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے کسی عربی کو کسی عجمی پر۔ تقویٰ کے سوا۔ کوئی برتری حاصل نہیں۔
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟	کیا مَیں نے تبلیغ کردی ؟
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔	اَے خُدا۔ گواہ رہنا۔

حاضرین نے جواب دِیا۔ بے شک آپ نے تبلیغ کا حق ادا کردِیا۔
اس پر آپ نے فرمایا :۔

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔	حاضرین کو چاہئے، کہ وُہ یہ باتیں دُوسروں تک پہنچادیں۔

پھر آپ نے میراث اوراس سے متعلق باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :۔

اَيُّهَا النَّاسُ : اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَلَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ وَلَا يَجُوْزُ وَصِيَّةٌ فِيْ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ۔	لوگو! خدا نے میراث میں سے ہر وارث کا جُداگانہ حصّہ مقرّر رکیا ہے۔ وارث کے حق میں کوئی وصیّت نہیں ہوسکتی۔ اور وصیّت ایک تہائی سے زیادہ میں نہیں چلتی۔
وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔	بیٹا نکاح والے کا ہے اور زنا کار کے گود میں پتھر رکھ دینا چاہئے۔

مَنِ ادَّعیٰ اِلٰی غَیرِ اَبِیۡہِ اَوۡ تَوَلّٰی غَیرَ مَوَالِیۡہِ فَعَلَیۡہِ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ وَالۡمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ۔ لَا یُقۡبَلُ مِنۡہُ صَرۡفٌ وَّلَا عَدۡلٌ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ۔

جو اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کو باپ بتائے۔ یا جو آزاد شدہ غلام اپنے آقا کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ نسبت قائم کرے۔ اُس پر خدا، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور (قیامت کے دن) اس سے کوئی بدلہ قبول نہیں ہوگا۔ تم پر سلامتی ہو، اور خُدا کی رحمتیں۔

(جمہرۃ الخطب ص۵۵)

اس خطبہ میں جن سات گناہوں سے بچے رہنے کی تلقین کی گئی ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔ شرک، جادو، بے گناہ قتل، سُود خوری، یتیم کا مال کھانا، جہاد میں دُشمن کے سامنے سے بھاگ جانا، اور باعفت مُسلمان عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری و مُسلم)

ان گناہوں سے بچنے کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ان کے علاوہ دُوسرے گناہوں کے مرتکب جنّت میں بے روک ٹوک جاسکیں گے یہاں صرف موقعہ اور محل کے مطابق ان کی اہمیت جتانی منظور ہے، اور بس!

(۵۱)

حضرت ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرتؐ منبر پر رونق افروز تھے۔ امام حسنؓ آپ کی گود میں بیٹھے تھے۔ آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے۔ اور کبھی امام حسنؓ کی طرف اور فرماتے تھے:۔

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ	میرا یہ بیٹا سردار ہے، اُمید
وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ	ہے، کہ اس کے ہاتھوں خداوند
بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ	تعالےٰ مُسلمانوں کے دو بڑے
الْمُسْلِمِیْنَ عَظِیْمَتَیْنِ	گروہوں کے درمیان صُلح کرا دے گا۔

(نسائی)

آنحضرتؐ کی یہ پیشینگوئی اُس وقت پُوری ہوئی، جب حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت امام حسنؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اور آپ کو اپنا امیر تسلیم کر لیا۔ آپ نے چند شرطیں منوا کر خلافت امیر معاویہ کو دے دی۔ خود عبادت کے لئے فارغ

Marfat.com

ہو گئے۔ اور مسلمانوں کو تفریق اور خانہ جنگی سے بچا لیا ۔

خطبۂ غدیر خم

(۵۲)

اعمالِ حج سے فارغ ہو کر آپؐ نے مہاجرین و انصار کی معیت میں مدینہ منوّرہ کی طرف مراجعت فرمائی۔ جب موضع غدیر خم میں رونق افروز ہوئے۔ تو حضرت علیؓ کے ہمراہیوں نے ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے شکائتیں بیان کیں۔ (حضرت علیؓ ان دنوں یمن کے حاکم تھے، اور وہاں سے آکر حج میں شریک ہونے تھے) جو اہل یمن کی بعض غلط فہمیوں کے سبب پیدا ہوئی تھیں۔ آنحضرتؐ نے شکایت سُن کر تمام صحابہؓ کو جمع کر کے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں دو باتوں پر زور دیا:

۱۔ آپ نے مسلمانوں کو قرآن کریم پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی اور اس طرح اسلام کی بنیاد کو مضبوط بنا کر اس کو دوسرے مذاہب و ادیان سے ہمیشہ کے لئے ممتاز کر دیا۔

۲۔ حضرت علیؓ مرتضیٰ کی تعریف کر کے لوگوں کے شکوک و شبہات کو رفع کر دیا۔ اور اُن کو اہلِ بیت نبوّت سے محبّت رکھنے کی تلقین

فرمائی ۔ حمد و ثنا کے بعد آپؐ نے فرمایا :۔

أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ۔ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ۔ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ۔ فَخُذُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ وَأَهْلَ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔

(مسلم جلد ۲ ص ۲۷۹)

اما بعد! اے لوگو! میں بھی بشر ہوں ممکن ہے، کہ خدا کا فرشتہ جلد آجائے، اور مجھے (پیغام موت) قبول کرنا پڑے۔ پس میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتاب اللہ جس میں ہدایت اور نور ہے۔ خدا کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں ان کے بارہ میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں۔ اس آخری جملہ کو آپ نے تین دفعہ مکرر فرمایا۔

پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر صحابہؓ سے خطاب فرمایا :۔

أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں پر ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ "ہاں یا رسول اللہ"۔ آپ نے فرمایا :۔

أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ۔

کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر ایک مسلمان پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

صحابہؓ نے کہا۔ "ہاں جانتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا :۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ ؕ	الٰہی! جو میرا دوست ہے، وُہ علیؓ کا بھی دوست ہونا چاہئے، الٰہی جو علیؓ سے محبت رکھے اسے تو بھی محبت رکھ اور جو علیؓ سے عداوت رکھے اس سے تُو بھی عداوت رکھ ؕ

(مسند احمد۔ ماخوذ از مشکوٰۃ)

حضرت عمرؓ نے آپؐ کی اس تقریر کے بعد حضرت علیؓ کو مبارکباد دی، اور فرمایا، کہ آج سے آپ میرے خصُوصی دوست ہو گئے، اور حضرت بریدہؓ جن کی وجہ سے یہ سارا واقعہ بروئے کار آیا تھا۔ بقیۃ العُمر آپ کی محبّت اور متابعت کا دم بھرتے رہے۔ بالآخر جنگِ جمل میں حضرت علیؓ مرتضٰے کی حمایت کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

Marfat.com

(۵۳)

حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد ایک مرتبہ آپ شہدائے اُحد کے قبرستان پر تشریف لے گئے۔ ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور رقت انگیز طریقہ سے ان کو الوداع کیا۔ اس کے بعد مسجدِ نبویؐ میں آکر منبر پر بیٹھے اور مذکورہ ذیل خطبہ دیا :-

اِنِّی فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ	مَیں تم سے پہلے حوض (کوثر) پر جا رہا ہوں
عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی	اور مَیں تمہاری تصدیق کر لینے کا گواہ ہوں
حَوْضِیَ الْاٰنَ۔ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ	بخدا مجھے اس وقت اپنا حوض دکھائی
مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ	دے رہا ہے، مجھے تمام خزانوں کی
(قَالَ) مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ	کُنجیاں دی گئی ہیں۔ مجھے اس بات کا
وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا	خوف نہیں، کہ میرے بعد تم شرک کروگے
بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ	لیکن اس سے ڈرتا ہوں، کہ دنیا میں
اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْہَا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۷۹)	نہ مبتلا ہو جاؤ۔

Marfat.com

(۵۴)

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں۔ مَیں لوگوں سے حوضِ کوثر کی بابت باتیں سُنا کرتی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبان مبارک سے اس بارہ میں سُننے کا موقع نہیں ملا تھا۔ ایک دِن مشّاطہ میرے بال گوندھ رہی تھی، کہ اتنے میں مجھے آپ کی آواز سُنائی دی اَیُّھَا النَّاسُ (اَے لوگو!) مَیں نے مشّاطہ سے کہا۔ چھوڑ دو، کہ آپ کا وعظ سُن سکوں۔ اس نے کہا۔ آپؐ نے تو مَردوں کے گروہ کو مخاطب کیا ہے مَیں نے کہا۔ آپؐ نے عام لوگوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ جن میں سے مَیں بھی ہُوں میں نے کان لگا کر سُنا، تو آپ فرما رہے تھے:۔

اِنِّیْ لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی	میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیشرو ہوں
الْحَوْضِ فَاِیَّایَ لَا یَاْتِیَنَّ	خبردار! تم ایسے نہ بنو کہ میرے
اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ	پاس آنا چاہو، تو اس طرح دھکے
کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ	ہٹا دیئے جاؤ، جیسے پرایا اونٹ۔

فَاَقُوْلُ فِیْھِمْ ھٰذَا۔ فَیُقَالُ: اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا۔

(مسلم ج ۲ ص ۲۵۰)

اور جب میں دریافت کروں، کہ ان سے یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے تو مجھے جواب دیا جائے کہ آپ کے بعد انہوں نے جو وطیرہ اختیار کیا تھا آپ کو معلوم نہیں، اور میں بھی کہوں کہ ہلاک ہو جائیں

Marfat.com

(۵۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص خاص موقعوں اور مقدس ایام کی تقاریب پر صحابۂ کرام کے سامنے جو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ اس میں مختصر طریقہ سے اس موقعہ کے متعلق ایک مکمل روئدادِ عمل اُن کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے رمضان شریف کے متعلق صحابہؓ کے سامنے ذیل کا خُطبہ دیا ہے۔ جس میں روزے کے فضائل ومحاسن بیان فرمائے ہیں، اور اس بارے میں غریبوں اور زیردست غلاموں کو جو رُکاوٹیں پیش آسکتی تھیں، اُن کو دُور کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش فرمائی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک بار آنحضرتؐ نے ماہِ شعبان کی آخری تاریخ کو خُطبہ دیا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا:۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ۔ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ۔ شَهْرٌ مُبَارَكٌ	لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آرہا ہے،

Marfat.com

شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ وِقَايَةً مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے اس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ مہینہ باہمی غمخواری اور ہمدردی کا ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے۔ جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا، اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور آتش دوزخ سے نجات پائے گا۔ اور اسی روزہ کے برابر ثواب پائے گا، بغیر اس کے کہ اس (غریب) کے ثواب سے کچھ گھٹا دیا جائے۔

ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کو اتنا میسر نہیں ہوتا جس سے کسی کو افطار کرا سکیں۔ آپ نے فرمایا:۔

Marfat.com

يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ۔ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهٗ وَ اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(مشکوٰة)

اللہ تعالٰے یہ ثواب ہر اُس شخص کو دے گا۔ جو کسی روزہ دار کو فقط لسّی، کھجور، یا پانی کا ایک گھونٹ پلا دے، اور جس نے روزہ دار کو کھلا کر سیر کیا۔ اللہ تعالٰے اُس کو میرے حوض میں سے ایسا پانی پلائے گا، کہ دخولِ جنّت تک پیاسا نہیں ہوگا۔ اس مہینے کا اوّل حصّہ رحمت، درمیانی حصّہ مغفرت اور آخری حصّہ جہنّم سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے جو اس مہینہ میں اپنے غلام کا کام ہلکا کردے، اللہ تعالٰے اُسے بخش دے گا۔ اور آگ سے نجات دلا دے گا۔

Marfat.com

(۵۶)

غزوہ موتہ میں شاہی لشکر نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا تھا، اس نے ان کے حوصلے بہت بڑھا دیئے تھے، اس لئے اس سرحد کی طرف سے جزیرۃ العرب کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً ہر وقت خطرہ لاحق تھا۔ نیز وقتاً فوقتاً تجارتی قافلوں کی زبانی ان کی جنگی سرگرمیوں کی اطلاعات سمع اقدس میں پہنچا کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ نے اس سرحد کو مضبوط کرنے کے لئے صحابۂ کرام کو لشکر تیار کرنے کا حکم دے دیا۔ لشکر تیار ہوا، تو آپ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو سالارِ لشکر بنایا۔ اس تقرر کی بڑی وجہ یہ تھی، کہ حضرت اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ (جو آنحضرتؐ کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ تھے۔) غزوۂ موتہ میں شامیوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اکثر جلیل القدر صحابہ کو حضرت اسامہؓ کی ماتحتی میں روانہ کر دیا گیا۔

حضرت اسامہؓ نے مدینہ منورہ سے ایک کوس چل کر مقام جرف میں قیام کیا۔ اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے۔ اس بنا پر

آگے کوچ نہ کر سکے۔

حضرت اسامہؓ کی سرداری پر بعض لوگوں کو انقباض سا پیدا ہوا کہ تجربہ کار اور جنگ آزمودہ لوگوں کے ہوتے ہوئے ایک نوجوان کو یہ منصب کیوں دیا گیا۔ اس کی بھنک آپ کے سمع مبارک تک پہنچی، تو آپ نے ایک خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا :-

اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهٗ۔	اگر اسامہؓ کی سرداری پر تم کو اعتراض ہے۔ تو اُس کے باپ (زیدؓ) کی سرداری پر بھی تم معترض تھے خدا کی قسم! وہ اس منصب کا مستحق تھا۔ اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور اب اُس کے بعد یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(بخاری ج ۲ صـ ۶۱۲)

مہذب دعویداران مساوات سے پوچھو، کیا تمہارے ہاں اس کی بھی کوئی نظیر موجود ہے؟ -

Marfat.com

(۵۷)

زمانۂ مرض میں جب آپ کو افاقہ ہوتا تھا، تو نماز کے لئے مسجد میں تشریف لاکر صحابہؓ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا کرتے۔ اور کبھی کبھی وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت فضل بن عباس روایت کرتے ہیں، کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخار کی حالت میں سر پر پٹی باندھے ہوئے میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا۔ اے فضل۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مسجد لے چلو، آپ مسجد میں رونق افروز ہوئے، تو لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا:۔

أَيُّهَا النَّاسُ : إِنِّي أَحْمَدُ	لوگو! میں تمہارے سامنے خدائے
إِلَيْكُمُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ	واحد کی تعریف کرتا ہوں، اور
إِلَّا هُوَ وَإِنَّهُ قَدْ دَنَا مِنِّي	(کہتا ہوں کہ) میں تم سے غائب
خُفُوقٌ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ	ہونے والا ہوں۔ تو جس کی پشت
فَمَنْ كُنْتُ جَلَدْتُ لَهُ	پر میں نے کوڑا مارا ہو۔ یہ میری
ظَهْرًا فَهٰذَا ظَهْرِي	پشت حاضر ہے۔ اس سے

Marfat.com

فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ. وَمَنْ كُنْتُ شَتَمْتُ لَهٗ عِرْضًا فَهٰذَا عِرْضِيْ فَلْيَسْتَقِدْ مِنْهُ.

بدلہ لے لے۔ اور جس کو نامناسب بات کہی ہو، وُہ بھی اپنا بدلہ لے لے۔

....

وَمَنْ اَخَذْتُ لَهٗ مَالًا فَهٰذَا مَالِيْ فَلْيَاْخُذْ مِنْهُ وَلَا يَخْشَ الشَّحْنَاءَ مِنْ قِبَلِيْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ شَانِيْ۔

اگر کسی سے مال لیا ہو، تو وہ آج اپنا حق میرے مال میں سے وصول کرلے۔ اور میری طرف سے کینہ جوئی کا وہم نہ کرے، کیونکہ یہ میری عادت نہیں۔

اَلَا وَاِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ مَنْ اَخَذَ مِنِّيْ حَقًّا اِنْ كَانَ لَهٗ اَوْ حَلَّلَنِيْ فَلَقِيْتُ رَبِّيْ وَاَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ۔ وَقَدْ اَرٰى اَنَّ هٰذَا غَيْرُ مُغْنٍ عَنِّيْ حَتّٰى اَقُوْمَ فِيْكُمْ مِرَارًا۔

تم میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے، جو مجھ سے اپنا حق وصول کرلے، یا معاف کردے، تاکہ میں خوش وخرّم اپنے پروردگار سے جا ملوں۔ میں سمجھتا ہوں، کہ اس قدر کہنا کافی نہیں ہے، مجھے چند مرتبہ یہ اعلان کرنا پڑے گا۔

پھر منبر سے اُتر کر آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد دوبارہ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ اور اسی مضمون کو دُہرایا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ ایک دفعہ جناب نے مجھ سے تین درہم

قرض لئے تھے۔ جواب تک ادا نہیں ہوئے۔ آپ نے اس کو وہ درہم دے دیئے۔ پھر فرمایا:۔

اَيُّهَا النَّاسُ: مَنْ كَانَ	لوگو! جس کے پاس کسی کی کوئی
عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهٖ وَلَا	چیز ہو، تو اُسے ادا کر دے اور
يَقُلْ فُضُوحُ الدُّنْيَا۔ اَلَا وَ	دنیا کی فضیحت سے نہ ڈرے۔
اِنَّ فُضُوحُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ	کیونکہ دُنیا کی رسوائی آخرت کی
مِنْ فُضُوحِ الْاٰخِرَةِ۔	رسوائی سے بہت ہلکی ہے۔

(طبری ج ۲ ص ۱۹)

پھر شہدائے اُحد کے لئے مغفرت طلب کر کے آپؐ نے فرمایا:۔

اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ	ایک بندہ کو خداوند تعالیٰ نے اختیار
بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا	دیا ہے، کہ دُنیا لے۔ یا وہ جو
عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا	اللہ کے پاس ہے، تو اس نے وہی
عِنْدَهٗ۔	پسند کیا، جو خدا کے پاس ہے۔

یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ رو پڑے۔ اور کہا ہم اور ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں۔ حاضرین کو تعجب ہوا، کہ آنحضرتؐ تو کسی شخص کا واقعہ بیان کرتے ہیں، اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔ لیکن صدیق اکبرؓ کے ذہن رسا نے تاڑ لیا تھا۔ کہ وہ شخص خود سرورِ عالمؐ ہیں۔ پھر آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ	میں سب سے زیادہ جس کے مال

فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ	اور صحبت کا ممنون ہوں ۔ وہ
اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا	ابو بکرؓ ہیں ۔ اگر میں دُنیا میں
خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ	کسی شخص کو دوست بناتا ، تو
لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ	ابو بکرؓ کو بناتا ۔ لیکن اسلامی
خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ	برادری کافی ہے ۔
الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ ۔	
لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ	ابو بکرؓ کے دریچہ کے سوا مسجد
بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ	کے رُخ کوئی دریچہ باقی نہ رکھا
اَبِيْ بَكْرٍ ۔	جائے ۔

(بخاری ج۱ ص۵۱۶)

Marfat.com

(۵۸)

زمانۂ علالت میں انصار آپ کی عنایات اور مہربانیوں کو یاد کر کے روتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عباسؓ ان کی ایک مجلس پر سے گزرے، انصار کو روتے دیکھا، تو وجہ دریافت کی، انہوں نے کہا، حضورؐ کی صحبتیں یاد آتی ہیں، انہوں نے آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع کرا دی، چنانچہ اسی خطبہ میں آپ نے انصار کی تعریف کر کے مسلمانوں کو ان سے محبت اور عفو و درگزر کرنے کی وصیت بھی کی، آپ نے فرمایا:-

اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ	لوگو! دوسرے لوگ بڑھتے جاتے
یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ	ہیں اور انصار کم ہوتے جاتے ہیں
حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی	یہاں تک کہ انصار اس قدر کم ہو کر
الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِیَ مِنْکُمْ	رہ جائیں گے، جیسے کھانے میں
اَمْرًا یَضُرُّ فِیْهِ اَحَدًا اَوْ	نمک، پس جو تمہارے نفع اور نقصان کا
یَنْفَعُهٗ فَلْیَقْبَلْ مِنْ	متولی ہو اس کو چاہئے کہ ان کے

مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزُ عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔
(بخاری ج ۱ صفحہ ۵۳۶)

نیکو کاروں کی حوصلہ افزائی کرے اور جن سے خطا سرزد ہوئی، اُن کو معاف کیا کرے۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔
(بخاری ج ۱ صفحہ ۵۳۶)

میں انصار کے بارہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ وہ میرے (جسم میں) معدہ (کی مانند) ہیں۔ اور جامہ داں (کی طرح) ہیں (یعنی میرے خیر خواہ اور رازدار ہیں) وہ اپنی طرف سے اپنا فرض ادا کر چکے، اب ان کا حق تم پر باقی ہے پس تم ان کے نیکو کاروں کو قبول کرو، اور خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

(۵۹)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ دوعالم نے خطبہ دیا۔ فرمایا :۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے،
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

یہ کہہ کر آپؐ نے سر جھکا لیا، تو ہم سب نے بھی سر جھکا کر رونا شروع کیا۔ پھر آپؐ نے سر اُٹھایا، تو آپ کا چہرہ کھل گیا تھا۔ یہ دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے، اُس وقت آپؐ نے فرمایا :۔

مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی — جو شخص پنجگانہ نماز ادا
الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسَ وَ — کرے۔ رمضان کے روزے
یَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُخْرِجُ — رکھے۔ زکوٰۃ دے، اور
الزَّکٰوۃَ وَیَجْتَنِبُ — سات بڑے گناہوں

Marfat.com

اَلْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا	سے بچے، اس کے لئے جنّت
فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ	کے سب دروازے کھول دیئے
الْجَنَّةِ ۔ فَقِيْلَ لَهٗ	جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا
اُدْخُلْ بِسَلَامٍ ۔	سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا ۔
(نسائی)	

تعلیم الصّلوٰۃ

(۶۰)

حضرت ابو موسےٰؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے خطبہ دیا۔ جس میں ہمیں آداب عبادت اور نماز ادا کرنے کا طریقہ سمجھایا۔ آپؐ نے فرمایا:۔

اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا	جب نماز پڑھنے لگو، تو صفیں
صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ	سیدھی کرلو۔ پھر ایک آدمی امام
اَحَدُکُمْ۔ فَاِذَا کَبَّرَ	بن جائے۔ جب وہ تکبیر کہے،
الْاِمَامُ فَکَبِّرُوْا۔ وَاِذَا	تب تم تکبیر کہو۔ جب وہ فاتحہ
قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ	ختم کرلے، تو تم آمین کہو، خدا
وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا	تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب
اٰمِیْنَ۔ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَ	وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا
اِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا	جائے، تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے
وَارْکَعُوْا۔ فَاِنَّ الْاِمَامَ	رکوع کرلو۔ بے شک امام

Marfat.com

يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ۔	تم سے پہلے رکوع میں جائے، اور پہلے سر اُٹھائے۔
قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔	
وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔ فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ۔	اور جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے، تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہو، خدا تمہاری سُنے گا، کیونکہ خود اُس نے اپنے پیغمبر کی زبانی بتایا ہے، کہ وُہ تعریف کرنے والوں کی سُنتا ہے جب وُہ تکبیر کہہ کر سجدے میں چلا جائے، تو تم بھی اسی طرح کرلیا کرو۔ امام تم سے پہلے سجدہ میں جائے، اور تم سے پہلے سر اُٹھائے۔
قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔	

Marfat.com

فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ	جب قعدے میں بیٹھ جاؤ،
فَلْيَكُنْ اَوَّلُ قَوْلِ اَحَدِكُمْ	تو پہلے پہل یہ دعا، پڑھو،
اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ	تمام زبانی، قلبی اور عملی نیکیاں
الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ	خدا کے لئے ہیں۔ اے نبیؐ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ	تجھ پر سلامتی ہو، اور خدا
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ	کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہم پر
سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى	اور خدا کے سب نیک بندوں
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ	پر سلامتی ہو۔ میں گواہی
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا	دیتا ہوں، کہ خدا کے سوا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا	کوئی معبود نہیں، اور گواہی دیتا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ سَبْعُ	ہوں، کہ محمدؐ اس کے بندے اور
كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ	رسُول ہیں۔ یہ سات باتیں ہوئیں
الصَّلٰوةِ ۔	اور یہی نماز کی دعا ہے ۔

(نسائی)

تمّت

کتبہ عبدالغفار خوشنویس کیملا

Marfat.com

ملک محمد رفیق پرنٹر و پبلشر
کے اہتمام سے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپ کر
ادبستان لاہور سے شائع ہوئی

Marfat.com

خطباتِ نبوی

مرتّبہ

مولانا محمد ادریس بلوروی

Marfat.com